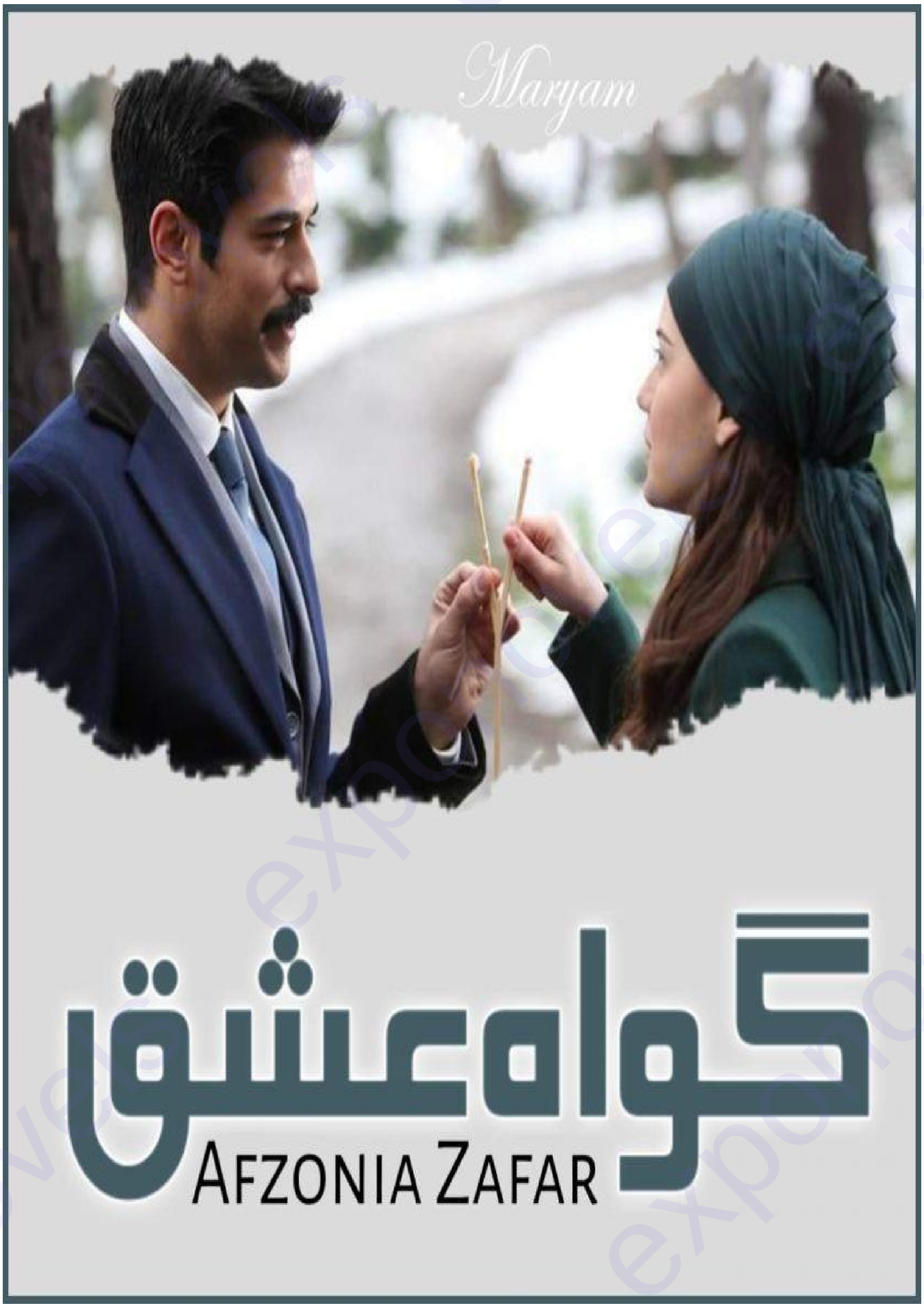
Maryam
گواہ عشق
AFZONIA ZAFAR

اناہیتا اٹھو جلدی ورنہ اس گنجے نے ہمیں نہیں چھوڑنا

دعا نے تقریبا اناہیتا کے اوپر بیٹھتے ہوئے کہا

دعا ہمارے اوپر سے تو اٹھو ہمارا دم گھٹ جائے گا

کمبل کے اندر سے اناہیتا کی گھٹی گھٹی آواز نکلی

دعا جلدی سے اسکے اوپر سے اتری

اناہیتا نے کمبل ہٹا کر گہرے گہرے سانس بھرے پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے اسکے ماتھے پر چمک رہے تھے

For more visit (exponovels.com)

موٹی کہی کی ہمیں مار دینا تھا اج اناہیتا نے دعا کو گھورا جو مکمل طور افس جانے کے لیے ریڈی کھڑی تھی

اور خونخوار نظروں سے اسے گھور رہی تھی

اناہیتا نے ٹایم دیکھا تو سر پر ہاتھ مارا دعا ایم ریلی سوری ہمیں سچ میں اندازہ نہیں ہوا کہ ہم اتنے لیٹ اٹھے گے

اناہیتا نے صفای دینے کی کوشش کی لیکن دعا مسلسل اسے گھور رہی تھی

اب اٹھ بھی جاوں مہارانی صاحبہ ورنہ اس گنجے نے ہمیں گنجا کر دینا ھے

دعا اسے ابھی تک اسی طرح بیٹھے دیکھ کر غصے سے بولی

اناہیتا جلدی سے ہڑبڑا کر اٹھی

انو تم ہمیشہ ہی ایسا کرتی ہو اور ڈانٹ مجھے سننی پڑتی ھے

انو واش روم میں بھی اسکی غصے سے بھری اواز سن کر جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی

انابیتا اور دعا کا اس دنیا میں کوی نہیں تھا اور دونوں میں ایک دوسرے کی جان بستی تھی ایک منٹ بھی ایک دوسرے کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتی تھی

بے شک ان دونوں کا کوی رشتہ نہیں تھا لیکن اس دنیا میں سب سے بڑا رشتہ دوستی کا ان دونوں میں تھا

اور دوست سے بڑا مخلص اس دنیا میں ماں باپ کے علاوہ کوی نہیں ھے

انھوں نے جب سے ہوش سمبھالا تھا وہ تب سے ہی لنڈن کے ایک چایلڈ ہوم میں پایا

لیکن حیرت کی بات یہ تھی ان سے انگش کے ساتھ ساتھ اردو بھی بولا جاتا تھا اور وہ بھی صرف ان دونوں سے ہی

وہ دونوں جب تیرہ سال کی ہوی تو انھیں بغیر کسی وجہ سے چایلڈ ہوم سے نکال دیا

بس ہاتھ میں چند ڈالرز تھما دیے

وہ دونوں ہم عمر تھی اور دونوں ہی نہ سمجھ لیکن انھوں نے سب سے پہلے ان ڈالرز سے ایک رینٹ پر گھر لیا

فلیٹ والی شاید کچھ زیادہ ہی رحم دل تھی اسی لیے انھیں چند ڈالرز پر فلیٹ کرائے پہ دے دیا

اور انھیں اپنی بچیوں کی طرح رکھنے لگی

اور کچھ ماہ بعد انکی بھی ڈیتھ ہوگی لیکن مرتے وقت اپنے کچھ زیور انکے حوالے کرگی تھی

جسکی وجہ سے ان دونوں نے اپنی پڑھائی کو کنٹینیو رکھا اور ساتھ تھوڑا بڑے ہونے کے بعد ایک رپوٹر کے طور پر لنڈن کے ایک چینل میں جوب سٹارٹ کر دی

اناہیتا نے جلدی سے اپنے کپڑے چینج کیے بالوں کو جلدی سے ڈرائے کیا اور باہر ای بیگ پکڑا اور دعا کے سامنے کھڑی ہوگی

چلو ہم ریڈی ہوا نو نے دعا کو باہر چلنے کا اشارہ کیا

انواج تم پھر بھول گی دعا نے کہتے ساتھ ٹیبل کے اوپر سے اسکے لینز پکڑاے

اوہ تھینکس یہ نہ سنڈے انا ہی نہیں چاھیں بندے کی ساری روٹین ایک ہی دن میں خراب کر دیتا ھے

اناہیتا نے لینز پکڑے اور اپنی انکھوں میں لگاے

اناہیتا کی انکھوں کی انکھوں کا کلر بہت خوبصورت تھا اس کی انکھوں میں کافی زیادہ کلرز تھے سواے بلیک اور ریڈ کے

اسکی انکھوں میں دعا کے علاوہ جو بھی دیکھتا وہی مسمرایز ہو جاتا وہ جب چار سال کی تھی تب سے لینز لگا رہی تھی جسکی وجہ سے اسکی ای سایٹ کافی ویک ہو گی تھی

لیکن اب وہ کونٹکٹ لینز یوز کرتی تھی کافی دفعہ ایسا ہو جاتا وہ رات کو جب بازار وغیرہ جاتی ہوا پنے لینز لگانا بھول جاتی جسکی وجہ سب لوگ دور سے ہی اسے دیکھتے رہ جاتے

ایک تو پہلے ہی اتنی خوبصورت تھی اور باقی کی کمی اسکی انکھوں نے پوری کردی

جبکے دعا کی انکھیں گرین کلر کی تھی وہ دونوں جب ساتھ ہوتی تو خوبصورتی کی اعلا مثال لگتی اس سال دونوں کا ستارہواں سال شروع ہوا تھا

اناہیتا کی انکھوں کے علاوہ بھی اس میں بہت سی خوبیاں تھی جو اسے سب سے الگ بناتی

اسکا دماغ باقی کے لوگوں سے دس گنا تیز تھا اور اسکے مقابلے میں دعا دن رات محنت کرتی تب جا کہ اسکی دوسری پوزیشن اتی

جبکے اناہیتا صرف اخری دنوں میں ہی کتاب کھولتی اور فرسٹ ڈویزن لیتی اناہیتا کی سننے کی حس بھی بے حد تیز تھی جسکی وجہ سے اکثر اسکے سر میں درد رہتا

یہ سال اناہیتا کے لیے بہت بھاری شروع ہوا تھا کیونکہ اسکے ساتھ بہت عجیب قسم کے حادثے ہونا شروع ہوے لیکن دعا اسے ہر موڑ پر ریلیکس کرتی وہ خود اناہیتا کے ساتھ ہونے والوں حادثوں کی وجہ سے بے حد پریشان تھی

اناہیتا کو کچھ بھی ہو جاے سب سے پہلے تو دعا کی جان پر بن اتی جسکا اناہیتا بعد میں مزاق بناتی

اناہیتا نے جلدی سے لینز لگاے اور دعا کے ساتھ باہر چل دی

دعا نے اس وقت تو تین کوٹ تو پہنے ہی ہو نگے کیونکہ باہر برف باری ہو رہی تھی

جبکے انو نے صرف ایک ٹی شرٹ پہنی ہوی تھی

گرمی تو بچپن سے ہی انو کو بے حد لگتی تھی جسکی وجہ اتنے برفیلے شہر میں بھی وہ ایسی چلا کر سوتی تھی

لیکن جب سے اسکا سترہواں سال شروع ہوا تھا تب سے اسے بے پناہ گرمی لگتی تھی جسکی وجہ سے اسکے بازو وغیرہ بھی خود ہی جھلس جاتے

اسکے زخموں کو دیکھتے ہوے دعا نے اسکے کمرے میں دو اور اے سی کا اضافہ کروایا اب پتہ نہیں اگے کیا ہونے والا تھا

- -

تمھیں جلد سے جلد اس لڑکی کو ڈھونڈنا ھے

نہیں شاہ میر زوردار چیخ مار کے اٹھا وہ ایک مضبوط وجاہت سے بھرپور مرد تھا لیکن بچپن سے ہی خواب میں وہ بزرگ اتے جو ہمیشہ اسکی مدد کرتے تھے

لیکن بیچ میں بیچ میں اسے وہ لڑکی کی انکھیں بھی دیکھاتے تھے

ان انکھوں سے اسے عجیب سی چڑ ہوگی تھی لیکن وہ اپنی ہر ممکن کوشش کہ بعد بھی اسے ڈھونڈ نہیں پاتا تھا

ایسی انکھیں جو اسکی نیند کو کوسوں دور کر دیتی تھی سارا دن اسے تنگ کرتی تھی لیکن کیا وہ اسے ڈھونڈ پاے گا

میر کیا ہوا ٹھیک ہو فاریہ بیگم میر کی چیخ سن کر جلدی سے بھاگ کر اسکے کمرے میں ای

جہاں وہ بیڈ پر پسینے سے شرابور بیٹھا تھا گوری رنگت سرخ ہوی تھی

لیکن وہ کتنی مجبور تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو چھو بھی نہیں سکتی تھی

شاہ میر کے روم میں بے پناہ ٹھنڈ تھی

تھوڑی دیر بعد ہی اسکے ہونٹ نیلے ہونا شروع ہو گے تھے

اپنے بیٹے کی ایسی حالت دیکھ کر اسکی انکھوں میں ایک بار پھر انسوا گے

اور جلدی سے کمرے میں لگے ہیٹر کو ان کیا

یس موم بس وہ خواب اج پھر ایا اس وجہ سے تھوڑا پریشان ہو گیا

میر نے مسکرا کر فاریہ بیگم کو تسلی دی لیکن وہ ماں تھی کیسے پر سکون ہو جاتی

ایک ہی تو بیٹا تھا پتہ نہیں وہ اتنا الگ کیسے تھا

وہ اکثر ہی ان سے سوال پوچھتا تھا لیکن انکے پاس اس سوال کا کوی جواب نہیں ہوتا تھا

بچپن سے ہی اسے سکول نہیں بھیجا گیا گھر میں ہی سپیشل ٹیچرز کا انتظام کیا تھا

اپنے شوق کو پورا کرتے ہوے اسنے سنگنگ کی راہ چنی جس میں اسنے دن دوگنی رات چگنی ترقی کی اور خودلوگوں سے دور رکھنے کی بے انتہا کوشش کی

مام اپ جاکر سوجاے مجھے بھی نیندا رہی ھیں شاہ میر نے انکی سرخ انکھیں دیکھ کر کہا

جبکہ اسے بھی پتہ تھا اس خواب کے بعد اس نیند تو بالکل نہیں انی تھی

فاریہ بیگم سر ہلا کر باہر چلے گی

انکے جانے کے بعد میر نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جن میں ابھی تک بے تحاشہ ٹھنڈک محسوس ہو رہی تھی

میر نے انکھیں بند کرکے سونے کی کوشش کی کیونکہ صبح اسکا کنسرٹ تھا

یار یہ لڑکی چیز کیا ھے اتنی سردی میں کچھ نہیں پہنا انو جیسے ہی ان لڑکیوں کے پاس سے گزری دونوں نے اپس میں باتیں کرنا شروع کردی

جودعا کو تو نہیں لیکن انو کو صاف سنای دے رہی تھی لیکن اس نے ان دونوں کو ایسے اگنور کیا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو

وہ سیدھا اپنے باس کے افس میں اینٹر ہوی جوان دونوں کا ہی انتظار کررہا تھا

لیکن شاید اج کچھ زیادہ ہی ضروری کام تھا جو اج ان سے کچھ بھی نہیں کہا

دیکھو تم دونوں میری بات غور سے سنو انکے باس نے اپنی بات کا جلدی سے اغاز کیا

جس پر ان دونوں نے شرافت سے سر ہلایا

اج فیمس ینگیسٹ سنگر شاہ میر شہریار کا کنسرٹ ھے تو تم دونوں کو اسکا انٹرویو لینا ھے اج تک بڑے بڑے سے لوگ بھی اسکا انٹرویو نہیں لے سکے

اگر تم دونوں اسکا انٹرویو لینے میں کامیاب ہوگی تو تم دونوں کا پروموشن پکا سمجھو یہ کام میں صرف تم دونوں کو دے رہا ہو کیونکہ اج تک میں نے جو بھی کام دیے ھیں چاھے مجھے تنگ کر کے ہی کیے ہو لیکن کیے ھیں

توجاوں اوراپنا کام شروع کروں اسکا کنسرٹ شروع ہونے میں بس تھوڑی سی ہی دیر ھے

باس کا حکم ملتے ہی دونوں نے اپنا شرافت سے سامان پیک کیا

اور وہاں جانے کی تیاری کرنے لگی

دعا ہم توکہتے تم اکیلیے اندر چلی جانا تمھاری خوبصورت شکل دیکھ کر وہ خود بخود ہی انٹرویو دے گا کیونکہ تمھیں توپتہ ھیں ہمیں وہ سایکو بالکل بھی پسند نہیں ھیں

پتہ نہیں وہ سایکو خود کو سمجھتا کیا ھے اللہ جی نے تھوڑی سی اوازاور شکل کیا پیاری دے پتہ نہیں خود کو سمجھتا کیا ھے انا ہیتا نے انتہای بری شکل بنا کر کہا

جس پر دعا نے حیرت سے ٹوکا جبے تم تھوڑی سی کہہ رہی ہو دیکھا نہیں تم نے کتنا ہینڈسم بندہ ھے ایسا لگتا ھے جیسے اس دنیا کا ھے ہی نہیں اور جب وہ بولتا ھے تو جیسے سب کو مسمرایز کر دیتا ھے

اسکے تعریف کرنے پر انو نے منہ چڑایا اور رخ پھیر گی

دعا نے کچھ غلط بھی تو نہیں کہا تھا

شاہ میر کسی یونانی شہزادے سے کہی زیادہ خوبصورت تھا اتنا ہینڈسم تھا کہ اسکے چہرے کی چمک کی وجہ سے ایک منٹ تو بندہ اپنی نظریں ہی اسے نہ ہٹا پاتا تھا

وہ لوگ جب کنسرٹ میں پہنچے تو وہ لڑکے لڑکیاں بے تابی سے شاہ میر کا ویٹ کر رہی تھی

دعا ہمیں سمجھ نہیں اتا اخر یہ لڑکیاں اس لڑکے پر مرتی کیوں ھیں

انو ایک تو مجھے سمجھ نہیں ارہا ھیں اخر تم اس بیچارے کے پیچھے کیوں پڑگی ہو دعا نے تنگ اکر کہا

ارے تم نے دیکھا نہیں وہ کس طرح اپنی مغرور چال چلتے ہوئے سٹیج پر اتا ھے جیسے پرستان کا شہزادہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اناہیتا کی بات ابھی جاری ہی تھی کہ سامنے سے شاہ میر اپنی مخصوص مغرورانہ چال چلتے ہوئے سٹیج پر ہاتھوں میں ہمیشہ کی طرح گلوز پہنے ہوئے اپنی تمام تر وجاہت چھ فٹ سے نکلتا قد چوڑے سینے کے ساتھ ایا اور مایک سمبھالا

وہاں موجود ہزاروں لڑکیوں کی دلوں کی دھڑکنوں کو بڑھا دیا

اور سبھی اسکے بے پناہ خوبصورت چہرے کی وجہ سے مسمرایز ہو گے

ہر جگہ شاہ میر شاہ میر کی اواز گونج رہی تھی لیکن سب سے بے نیاز اسنے اپنے گانوں کے بولوں کو گانا شروع کیا
faddedsong
کو اپنے انداز میں اس طرح گایا ایک پل کو تو اناہیتا بھی مسمرایز ہو گی

دعا ہمیں کیا لگتا ھے اس بندے کے ہاتھ کالے ھیں دعا جو مست انداز میں اسے رکورڈنگ کرتے ہوئے ساتھ میں جھوم بھی رہی تھی اناہیتا کہ اس طرح کہنے پر جھٹکا کھا کر اسکی طرف مڑی

کیا مطلب دعا نے اسے گھورتے ہوئے کہا

ارے دیکھو نہ کبھی اسکی کسی تصویر یہ کسی بھی لایو کنسرٹ میں تم نے اسکے ہاتھوں کو دیکھا ھے مطلب ہمیشہ ہی گلوز پہنے رکھتا ھے

اور اسکا کلر بھی دیکھو لڑکیوں کے کلر کو بھی پیچھے چھوڑ گیا ھے مجھے لگتا ھے اس نے اپنے چہرے کی سرجری کروای ھے اور جسم پر تو ویسے ہی اسکے کپڑے ہوتے ھیں

اناہیتا کے تفصیل سے بتانے پر ایک پل کو تو دعا بھی سوچ میں پڑ گی کچھ بھی انواب ان باتوں کو چھوڑوں اور سونگ انجوائے کروں بعد میں اسکا انٹرویو بھی لینا ھے

دعا نے کہتے ساتھ ہی اپنے اپ کو پھر سے اسکی طرف متوجہ کرلیا

تبھی اناہیتا کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوی اسکے اردگرد ہوا سر میں اچانک ہی بے تحاشہ درد ہونے لگا

دعا ہمیں پتہ نہیں کیا ہو رہا ھے انا ہیتا نے دعا کا کندھا ہلاتے ہوے کہا

دعا پریشانی سے اسکی طرف مڑی اور اپنے ساتھ اسے کیمرہ سے ریکورڈنگ کرنے کا کہہ کر اسے بھیڑ سے باہر نکال لای

انو شاید وہاں لوگ زیادہ تھے اسی وجہ سے گرمی کی وجہ سے ایسی حالت ہوی ھیں

دعا نے موبایل کے کور سے ہوا کرتے ہوے کہا

اور حیرت انگیز طور انا ہیتا دو منٹ بعد ہی بالکل نارمل ہوگی

ہاں شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو اسکا کنسرٹ ختم ہونے والا ھے ہم اسکے ہوٹل کی طرف جاتے ھیں جہاں اسنے تین دن کا سیٹ کیا ھے

تم باہر ہی اسکا انٹرویو لینے کی کوشش کرنا اگر کامیاب ہوجاو تو ہمیں کال کر دینا ہم واپس اجاے گے ورنہ پھر ہم کوشش کریں گے

وہ لوگ اس وقت سٹیج کی بیک سائیڈ پر تھے جو زمین سے کافی انچا بنایا گیا تھا

دعا نے ہاں میں سر ہلاتے ہوے اسکے مایک اور کیمرہ اسے پکڑایا

انو نے کیمرہ پکڑتے ہی چھلانگ لگای اور ہوٹل کی طرف مڑی

اسے اس طرح چھلانگ لگاتے دیکھ کر دعا نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا لیکن پھر اسے صحیح سلامت بھاگتے دیکھ کر من ہی من میں اسے گالیاں سنای انو اکثر ہی اپنی انہی حرکتوں سے دعا کو ہارٹ اٹیک دیتی رہتی تھی

انہی سوچوں میں وہ پیچھے کی طرف مڑی اور تبھی اسکا پاوں مڑا اور پیچھے زمین کی طرف گرنے لگی

تو کیسی لگی فرسٹ ایپی لائک اور کمینٹ کر کے ضرور بتائیں۔

#Gawahy_ishq#

For more visit (exponovels.com)

#Epi_2#
#wrriter_afzonia_zafar
#dont_copy_paste_without_my_permission#

تبھی کسی نے اسکا بازو پکڑا

دعا کی ڈر کی وجہ سے مکمل طور انکھیں بند تھی اور ادھی نیچے تھی اور ادھی اوپر تھی

اگر وہ نیچے گرتی تو فرش پر سیدھا اسکا سر لگنا تھا

وہ جو کوی بھی تھا لیکن اس بند انکھوں والی پری کے چہرے میں کھو گیا تھا جس کے چہرے پر مکمل طور ڈر ہی ڈر چھایا ہوا تھا

تبھی دعا نے اپنی انکھیں کھولی اور سامنے والے کو دیکھا جس نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے گرنے سے بچایا تھا

لیکن وہ اسکا چہرہ بالکل بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی کیونکہ اسکا چہرہ بلیک ہڈ میں حھپا ہوا تھا

تبھی ایک لڑکی وہاں کال سنتی ہوی ای دونوں نے ہی اسکی اواز پر اسکی طرف دیکھا

For more visit (exponovels.com)

وہ لڑکی جو شور کی وجہ سے سٹیج کے پچھلے حصے کی طرف ای لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر دلخراش چیخ اسکے منہ سے نکلی اور بنا کوی دیر کیے پیچھے کی طرف دوڑ لگا دی

تبھی اسے شخص نے اس اوپر کی طرف کھینچا دعا نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا پھر ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے کوی چیز نظر نہیں ای جس سے کوی ڈرے

یہ لڑکی کیوں ڈر کر بھاگی تھی دعا کے پوچھنے پر سامنے والے نے ہڈ پیچھے کی طرف گرایا جس سے اسکا پورا چہرہ واضح ہوگیا

سامنے والے انتہای حیرت سے اس لڑکی کی طرف دیکھا

لیکن دعا تو جیسے اسکے چہرے میں ہی کھو گی اتنا حسن گہری بولتی نیلی انکھیں جن میں اسے اپنا اپ صاف نظر ارہا تھا

مجھے کیا پتہ سامنے والے نے اپنی حیرت کو چھپاتے ہوے کہا

دعا نے بڑی مشکل سے اپنی نظر اس سے ہٹا ی اور اگے بڑھی

جیسے ہی پاوں پر تھوڑا سہ وزن رکھا ہلکی سے چیخ درد کی وجہ سے نکل گی درد اچانک اتنا شدت سے ہوا تھا کو دعا وہی بیٹھتی چلی گی

- -

کنسرٹ ختم ہو چکا تھا شاہ ویر اپنے گارڑز کے ہمراہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا

اس پاس بے پناہ بھیڑ تھی اور وہ لوگ بھیڑ کو چیر تے ہوے جا رہے تھے

تبھی کسی لڑکی نے اسکا بازو اپنی طرف کھینچا

بازو کو کھینچنے سے اسکا جیکٹ بازو سے تھوڑا اوپر ہو گیا اور وہی اس لڑکی کا ہاتھ اسکے سفید بازو کو چھو گیا

گارڈز نے جلدی سے اسکا بازو چھڑوایا اور اسے کار میں بٹھایا

شاہ میر کے پورے بازو میں بے تحاشہ درد ہونا شروع ہو گیا

ہوٹل صرف دو منٹ کی دوری پر تھا لیکن درد اتنا تھا کہ ضبط سے اسکے جبڑے بھینچ گے اور انکھیں سرخ ہو گی

جیسے ہی ڈرایور نے گاڑی ہوٹل کے سامنے شاہ میر جلدی سے اترا اور اندر لفٹ میں اینٹر ہو کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا

انو ہوٹل میں اینٹر ہوی وہاں سے شاہ میر کے روم کا نمبر پوچھا

وہاں سے نمبر پتہ چلنے پر روم کے سامنے ای لیکن روم لاک تھا

اناہیتا نے لاک کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ لاک نہیں کھولا اسنے ڈپلیکیٹ چابی سے بھی کھولنے کی کوشش کی لیکن یہ روم شاید اس ہوٹل کا سپیشل روم تھا اسی وجہ سے وہ ڈپلیکیٹ چابی سے بھی نہیں کھلا

اناہیتا نے دل سے اللہ پاک سے دعا کی کاش یہ لاک کھل جاے ورنہ اس گنجے نے اتنی انسلٹ کرنی تھی جسکی کوی حد نہیں

اناہیتا نے لاک کو چھوڑا اور واپس جانے کے لیے موڑی تبھی کلک کی اواز ای

انو کو لگا جیسے یہ اسکا وہم ہو لیکن پھر بھی چیک کرنے کے لیے اسنے اہستہ سے ہاتھ بڑھا کر لاک کو گھوما

لیکن حیرت سے اناہیتا کی انکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گی جب دروازہ کھل چکا تھا

howisthatpossible???
اناہیتا منہ ہی منہ میں بڑبڑای اور اندر داخل ہوی

تبھی قدموں کی اواز اسے نزدیک سے سنای دی

انو نے جلدی سے چھپنے کے لیے کوی جگہ ڈھونڈی اس وقت اسکا دماغ ہی کام کرنا بند کر گیا

اور جلدی سے صوفے کے پیچھے چھپ گی

تبھی کمرے کے دروازے کھولنے کی اواز پھر بند ہونے کی

اور جو کوی بھی اندر ایا تھا دھڑام سے نیچے گرا اور اسکے بعد کوی اواز نہیں ای

اناہیتا نے جلدی سے اٹھ کر دیکھا تو شاہ میر الٹا گرا ہوا تھا زمین پر

اناہیتا جلدی سے بھاگ کر اسکی طرف ای

جلدی سے اسکے منہ سے ماسک ہٹایا

اور اسکی ناک کے سامنے انگلی رکھ کر سانسوں کی رفتار جاننی چاہی

شاہ میر کی سانسیں بہت اہستہ چل رہی تھی

اناہیتا نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے سمجھ کچھ نہیں ای

اگر یہ مر گیا نہ تو نام ہمارا ہی اے گا اناہیتا خود سے روہانسی اواز میں بولی

جلدی سے اسکے جیکٹ کی زپ کھولی اوراندر شرٹ کے پہلے دو بٹن کھولے تاکہ اسے ہوا لگے اوراسکی سانس لینے میں اسانی ہو

لیکن اسکی شرٹ کھول کرانا ہیتا نے حیرت سے دیکھا کیونکہ اسکی پوری چھاتی پر زخم ہی زخم تھے

اناہیتا ایک قدم ڈر کر پیچھے ہوی پھر تھوڑی دیر بعد ہمت کرکے اسکے پاس ای اسکے ہاتھ سے گلوز اتارے اسکے ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر مسلنے لگے

اوراسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اسکے ہاتھ تھامنے کی دیر تھی انو کے پورے جسم میں ٹھنڈی لہر دوڑ گی یہ اتنا ٹھنڈا کیوں ہورہا ھے کہی مر تو نہیں گیا

اوراسی ٹایم شاہ میر نے اپنی انکھیں کھولی اورسامنے بیٹھی لڑکی کے پریشان خوبصورت چہرے سے نظریں ٹکڑای

شاہ میر کو ایسا لگا جیسے گرماہٹ سی اسکے اندر بھر گی ہو وہ غصہ کرنا چاہتا اس انجان لڑکی پر جو یوں منہ اٹھا کر اسکے روم میں اگی تھی

لیکن وہ چاہ کر بھی غصہ نہیں کر پا رہا تھا اسنے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اس لڑکی کے ہاتھ میں تھا

شاہ میر نے اسے دھکا دیا اور خود جلدی سے اٹھ کر بیٹھا

تمھاری ہمت کیسے ہوی مجھے ہاتھ لگانے کی شاہ میر نے غصے سے اس پوچھا

ارے عام طور پر تو لڑکی کہتی ہے تمھاری ہمت کیسے ہوی ہمیں ہاتھ لگانے کی لیکن پہلی دفعہ کسی لڑکے کے منہ سے ہم نے یہ سنا ہے حیرت کی بات ہے نہ یہ انو نے جیسے شاہ میر سے ہی سوال کیا

شاہ میر نے حیرت سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا

تم یہاں کیسی ای اور کیوں ای اس دفعہ شاہ میر نے اپنا سوال پوچھتے ہو کہا

تبھی شاہ میر کی نظر اپنے گریبان پر پڑی جو شرٹ کے بٹن کے کھلے ہونے کی وجہ سے صاف نظر ارہی تھی

میر جلدی سے اٹھا اور شیشے میں اپنے سینے کو دیکھا

لیکن سینے پر کسی بھی زخم کا نام و نشان تک نہیں تھا

شاہ میر نے اپنی پوری شرٹ کے بٹن کھول کر دیکھے لیکن کہی بھی کوی زخم یہ کوی نشان باقی نہیں تھا

اناہیتا نے بھی شیشے میں نظر اتے اسکے عکس کو دیکھا جہاں اسکا سینا کسی بھی داغ یہ زخم سے پاک تھا

یہ اپکے زخم اتنی جلدی کہاں چلیے گے انو نے وہی کھڑے کھڑے شاہ میر سے سوال کیا

یہی سوال تو شاہ میر اس لڑکی سے پوچھنا چاہتا تھا

پہلے تم بتاو تم کون ہو اور میرے کمرے میں کیا لینے ای ہو

شاہ میر نے تیز لہجے میں پوچھا

ہم تو بس اپکا انٹرویو لینے اے ہیں اگر اپ نے انٹرویو نہیں دیا تو ہم میڈیا کو بتا دے گیں اپ جادو گر هیں

انا ہیتا نے اپنی طرف سے اسے دھمکی دی اور اسے یقین تھا کہ شاہ میر اسے ضرور دھکے مار کر نکالے گا

لو انٹرویو شاہ میر نے اپنی شرٹ کے بٹن بند کیے اور وہی صوفے پر بیٹھ گیا

ہاں انا ہیتا نے اپنی پوری انکھیں کھول کر شاہ میر کو اتنی اسانی سے مانتے دیکھ کر کہا

آآآں ہمارا مطلب ٹھیک ھے مطلب ہم لیتے ھیں انا ہیتا حیرت میں اگر پتہ نہیں کیا بولی جا رہی تھی

اور پھر جلدی سے اسکا انٹرویو لیا اور دروازے سے باہر اگی لیکن شاہ میر نے اسے روکا تک نہیں
عجیب بندہ ھے

- -

انا ہیتا جلدی سے اسی جگہ پر ای جہاں وہ دعا کو چھوڑ کر گی تھی

لیکن وہاں دیکھا تو دعا وہاں بینچ پر بیٹھی ہوی تھی اور اسی بینچ کے اینڈ پر ایک بلیک سوٹ میں لڑکا بیٹھا ہوا تھا

اوے تم کون ہو اور ہماری دعا کے پاس بیٹھنے کی ہمت کسی کی انابیتا نے وہاں جاتے ہی اس لڑکے پر بھڑکنا شروع کر دیا

اور وہ بیچارہ حیرت سے منہ کھولے انابیتا کو دیکھے جا رہا تھا

انو بات سنو ہماری دعا نے اسکا بازو اپنے طرف کھینچا اور اسے ساری بات بتای اور یہ بھی بتایا کہ شاید اسکے پاوں میں موچ اگی تھی اسی وجہ سے اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا

اسی لیے انو کے انے تک وہ لڑکا یہی بیٹھ گیا

انو کھسیانی تو ہوی لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا

دعا نے دوبارہ سے اپنے پاوں پر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن وہ چاہ کر بھی کھڑی نہیں ہو پای

میرا نام اذلان ہے اذلان نے اپنا گلا کھنکار کر کہا

For more visit (exponovels.com)

جیسے پہ دعا نے تو مسکراتے ہوے اسے دیکھا جبکہ انو کا اندازایسا تھا جیسے کہہ رہی ہو تو ہم کیا کرے

جسے اذلان باخوبی سمجھ گیا لیکن ڈھیٹوں کی طرح وہی کھڑا ہو گیا

اور ایک جھٹکے سے دعا کو اپنی گود میں اٹھایا

جبکہ ان دونوں کا اذلان کی کی حرکت پر منہ ہی کھل گیا

انا ہتیا بہن اب چلنا ھے یہ پھر میں دعا کو ہی لے جاوں اذلان نے اسکے کھلے منہ کو دیکھ کر کہا

ہمارا نام کیسے پتہ چلا تمھیں انو نے شاکڈ ہو کر پوچھا

تمھارے ہاتھ پہ لکھا ہوا ھے اذلان نے انکھ سے اسکے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا

انا ہتیا نے گڑبڑا کر اپنی بازو کو سیدھا کیا

- -

انو چل اج یہ والی مووی دیکھتے ھیں اسکے ٹریلر بہت مزے کے ھیں

اذلان دعا کو پہلے ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے گھر میں چھوڑ کر گیا

جبکہ وہ دونوں بس اسکی کاروای دیکھتی ہی رہ گی

ہاں چلو لگاتے ہی اناہیتا نے مووی کا نام سرچ کیا اور اسے پروجیکٹر پر لگا کر لاونج کی ساری لائیٹس اف کر دی

مووی بہت مزے کی تھی سین بھی اچھے چل رہے تھے

لیکن اچانک ہی مووی کا ساونڈ چینج ہوا اور ہورر ساونڈ انا شروع ہو گیا

صدا کی ڈرپوک اناہیتا دعا کے ساتھ بالکل جڑ کر بیٹھ گی

بہادر تو دعا بھی نہیں تھی لیکن انو سے زیادہ بہادر تھی

تبھی ایک دم سکرین پر چڑیل اتی ہے جس سے دونوں کی دلخراش چیخ پورے لاونج میں گونجنے لگی

دعا نے اپنی چیخ روکی اور انا ہیتا کے منہ پر ہاتھ رکھا

لیکن دعا کو ایسے محسوس ہوا جیسے اسکے ساتھ کوی بیٹھا ہو

دعا نے ڈرتے ڈرتے اہستہ سے اپنی گردن گھوما کر اپنی سایڈ پر دیکھا تو وہاں بلیک کپڑوں میں سچ میں کوی بیٹھا ہوا تھا جو اندھیرا ہونے کی وجہ سے صاف تو نظر نہیں ارہا تھا لیکن کوی اندھا بھی بتا سکتا تھا کہ وہاں کوی بیٹھا ھے اور بہت ہی مگن اندز میں مووی دیکھ رہا تھا

دعا کی تو سٹی گم ہوگی تبھی انو نے تھوڑا سہ اگے ہو کر دعا کے بایں جانب دیکھا

ایک ساتھ دونوں کے گلے سے دلخراش چیخ نکلی

اور انا ہیتا وہی بیہوش ہوگی

جبکے دعا سے تو بھاگا بھی نہیں گیا کیونکہ پاوں میں چوٹ جو لگی تھی

میں ہو اذلان نے چیختی دعا کے منہ پہ ہاتھ رکھا

دعا نے انکھیں پھاڑ کر دیکھا تو وہ سچ میں اذلان ہی تھا

Youscaredme.

دعا نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا

اسکی یہ ادا تو اذلان کے ہوش ہی اڑا گی

اب اسے ہوش میں لاوں لیکن پہلے یہ بتاو تم اندر کیسے اے اور کب اے

جس پر اذلان بس پراسرار سہ مسکرا دیا

اور دعا نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

#Gawahy_ishq
#epi_03

#Writer_afzonia_zafar
#dont_copy_paste_without_my_permission
اذلان نے اپنے ہاتھ کی دونوں انگلیوں کو اناہیتا کے ماتھے پر رکھا

اسکے انگلیاں رکھنے کی دیر تھی اناہیتا نے پٹ سے اپنی انکھیں کھولی اور بھوت بھوت چلانے لگی

انو کوی بھوت نہیں تھا وہ اذلان تھا دعا نے نو کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے بتایا

اچھا اسکے کہنے پر اناہیتا نے سکون کا سانس لیا لیکن یہ اندر کیسے ایا

ہاں بتاو دعا نے بھی اپنا رخ اذلان کی طرف کیا

اذلان نے ان دونوں کے پوچھنے پر اپنا سر جھکایا

میرا اس دنیا میں کوی نہیں ہے میں ایک فلیٹ میں کرایے پر رہتا تھا

لیکن تین مہینے سے اسکا رینٹ نہیں دیا تو اسنے دھکے مارے اور میرے سارے کپڑے پھاڑ کر مجھے فلیٹ سے باہر نکالا اسے بس اپنے رینٹ کی پڑی تھی یہ تو اسنے دیکھا ہی نہیں تھا

کہ میرے پاس کھانے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں ھے اتنے دنوں سے بھوکا ہو

لیکن تمھارے کپڑوں سے کہی سے بھی نہیں لگتا کہ تم اتنے غریب ہوا نونے اسکے کپڑے دیکھتے ہوے کہا جو کوی بھی بتا سکتا تھا کہ کپڑے برینڈڈ ھے

اس دن جب مجھے وہاں سے نکالا تھا تو کسی رحم دل شخص نے میرے اوپر رحم کھایا اور اپنے کپڑے مجھے دے دیے

بتاتے ہوے اذلان کی انکھوں میں انسو بھی اگے تھے جسے دیکھ کر انو تو رونا شروع ہوگی

جبکے دعا تو خود رنجیدہ ہوگی

کوی بات نہیں اذلان اج سے تم ہمارے چھوٹے بھای ہوانونے اذلان کا سر اپنے کندھے پر رکھا

For more visit (exponovels.com)

لیکن بہن میں تو تم سے چار پانچ سال بڑا ہی ہوا ازلان نے اپنے انسو پوچھتے ہوے کہا حالانکہ اس وقت اسے اتنی ہنسی ارہی تھی کوی حد نہیں تھی اور اگر اسکے ماں باپ کو پتہ چل جاتا ازلان نے یہ کہا ھے

تو وہ سچ میں اسکے کپڑے پھاڑ کر اسے اپنے گھر سے دھکے مار کر نکالے گے

تو کیا ہوا اب تم ہمارے بڑے بھای ہوا انو نے فورا سے عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوے کہا

ہاں تم بھی میرے بھای ہو دعا نے بھی جلدی سے اپنا حصہ ڈالا

نہیں میرے لیے ایک ہی بہن کافی ھے ازلان ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر بولا

جس پر دعا نے نا سمجھی سے منہ بنا کر انکی طرف دیکھا جبکے انو نے اپنی مسکراہٹ چھپای

پھر انھوں نے ازلان کے لیے کھانا بنا کر کھلایا

اور دعا کا کمرہ ازلان کو دے دیا دعا تو انو کے ساتھ سونے سے ہی ڈر رہی تھی

اتنی ٹھنڈ میں جہاں باہر برف باری ہو رہی تھی وہاں انو کے ساتھ اے سی کے نیچے سونا

دعا نے تین چار کمبل نکالے اور اپنے ڈالے اور سو گی

جبکے اسے اتنے کمبل کے ڈالے سوتے دیکھ کر انو نے برا سہ منہ بنایا

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب انو کو اپنی کمر میں بے تحاشہ درد محسوس ہوا

درد اتنا تھا کہ انو کی اواز تک نہیں ہل رہی تھی

دعا انو نے ہمت کر کے دعا کو پکارا دعا نے اسکی درد بھری اواز سنتے ہی جلدی سے انکھیں کھولی

کیا ہوا میری جان دعا نے جلدی سے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے ہوے پریشانی سے پوچھا

دعا ہماری کمر میں بہت درد ہو رہا ھے جیسے کوی خنجر سے کاٹ رہا ہو اور ہمیں کچھ گیلا گیلا سہ بھی محسوس ہو رہا ھے انو کی انکھوں سے تکلیف کی وجہ سے انسو جاری ہو گی

انو تم الٹی ہو تاکہ میں دیکھو کیا ہوا ھے تمھاری کمر میں دعا کے کہنے پر انو بمشکل الٹی ہو کر لیٹی

جیسے ہی ان الٹی ہوی دعا کی انکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہوگی

کیونکہ انو کی وایٹ شرٹ پوری خون میں بھری ہوی تھی

دعا نے کپکپاتے ہاتھ اسکی شرٹ ہٹای اور اوپر کر کے دیکھا

لیکن انو کی کمر پر نہ تو کوی زخم تھا اور نہ کوی خون کا نشان دعا نے حیرت سے دوبارہ اسکی شرٹ کو دیکھا تو اسکی شرٹ کسی بھی خون کے نشان سے مکمل طور پر پاک تھی

دعا کیا ھے تم نے سارا درد ایک چٹکی میں ختم ہوا انو خوشی سے اٹھی اور دعا کے گلے لگی

تبھی دعا کی نظر سفید بیڈ شیٹ پر لگے خون پر پڑی جو خود بخود ہوا میں اڑ گیا

دعا کو ان سب پر یقین نہیں ارہا تھا پھر اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا اور دونوں سونے کے لیے لیٹ گی

شاہ میر ساری رات سو نہیں پایا اور صبح ہوتے ہی اس نے وہ اپنے بیڈ سے کھڑا ہو

لیکن حیرت انگیز طور پر اج اسکے کمرے میں ٹھنڈ زیادہ تھی

شاہ نے سر جھٹکا اور اپنے مینیجر کو کال کی اور اسے اس رپورٹر لڑکی کی ساری ڈیٹیلز لانے کے لیے کہا

ایک گھنٹے بعد اسکی ساری ڈیٹیلیز اسکے سامنے تھی

اوہ تو یہ یتیم خانے میں پلی بڑھی ہے لیکن اس اردو کیسے بولنی اتی ہے شاہ میر نے خود سے ہی سوال کیا اور اپنا سر جھٹکا

شاہ میر نے دیکھا اسکی ڈیٹیلز میں اسکی انکھوں کا کلر براون لکھا تھا جبکہ کل اس لڑکی کی انکھوں کا رنگ بلیک تھا

حیرت انگیز طور پر شاہ میر کی طرح انابیتا کا بھی کوی بلڈ گروپ نہیں تھا ایسا کیسے ہو سکتا ہے مجھے تو لگتا تھا صرف میں ہی واحد بندہ ہو جس کا کوی بلڈ گروپ نہیں ہے لیکن یہاں تو ایک اور بھی ہے

اب تو اس لڑکی سے ملنا ہی پڑے گا اور دیکھتا کل جو میرے ساتھ ہوا تھا وہ صرف ایک اتفاق تھا یہ پھر

شاکر شاہ نے اپنے پاس نہایت مودبانہ انداز میں کھڑے شاکر کو پکارا

جی سر

شاکر اس لڑکی کے گھر ابھی جاو اور اس سے کہو کہ میں اس سے ملنا چاہتا ہو لیکن کہنا کہ جاب کے لیے ملنا چاہتے ھے ورنہ وہ نہیں اے گی شاہ نے مصروف انداز میں کہا

سر ایک بات پوچھو شاکر نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

ہاں پوچھو شاہ نے اسے اجازت دیتے ہوے کہا

سر کیا اپ اس لڑکی کو جانتے ھے شاکر کے پوچھنے پر شاہ نے نہ میں سر ہلایا

تو سر اپکو کیسے پتہ کہ اگر اس سے ایسے کہو گا کہ میرے سر اپ سے ملنا چاہتے ہے تو نہیں مانے گی شاکر نے اپنے ذہین میں مچلتا ہوا سوال پوچھا

جس سے شاہ میر ساکت ہوا سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ اگر وہ اسے نہیں جانتا تو اسے کیسے پتہ کے وہ نہیں مانے گی

تم سے جتنا کہا ھے اتنا کروں شاہ میر دل کی کیفیت کو چھپاتے ہوے غصے سے بولا

اسکے بولنے کی دیر تھی شاکر جلدی سے نو دو گیارہ ہو گیا

انو تم ملنے باہر کوی ایا ھے دعا نے دروازے پر ہی کھڑے ہو کر انو کو اواز لگا ی

یہ صبح صبح ہم سے ملنے کون اگیا انو نے دروازہ کھولتے ہوے پوچھا

سامنے ہی پچیس چھبیس سال کا ایک لڑکا نہایت ہی تمیز سے کھڑا تھا

میم میرے سر اپ سے ملنا چاھتے ھے شا کرنے جان بوجھ کر جوب والی بات نہیں اخر بیکھنا چاھتا تھا اسکے سر کا اندازہ کتنا درست تھا

کیا کہا تمھارے سر ہم سے ملنا چاھتے ھے نوکر نہیں ھے ہم کسی کی جو وہ بولاے گے ہم بھی لبیک کہتے ہوے بھاگے بھاگے جاے گے

انا ہیتا نے کہتے ساتھ ہی دروازہ اسکے منہ پر بند کیا

پتہ نہیں ان امیر لوگوں کے پاس تھوڑی سی دولت اجاے تو تو خود کہی کے بادشاہ سمجھنا شروع ہو جاتے ھے

انا ہیتا کی بڑبڑاہٹ جاری تھی جبکہ دعا خاموشی سے سنتے جا رہی تھی

اتنے میں اذلان بھی اگیا او اذلان ناشتہ کروں دعا نے اسے بلایا

جبکہ اذلان تو اسکے بلانے پر ہی مر مٹا لیکن جانا ضروری تھا

نہیں اصل میں مجھے کچھ ضروری کام ہے میں شام تک واپس اجاوں گا

اذلان نے دونوں کی طرف دیکھ کر کہا اور انکے اثبات میں سر ہلانے پر باہر کی طرف چل دیا

انواج یونی جانا ہے نہ اج اسایمنٹ جمع کروانا ہے دعا نے انا ہیتا کو یاد کروایا

جس پر انا ہیتا ایک دم ہی کھانسی کا دورہ پڑا

لیکن میں نے تو اسایمنٹ بنایا ہی نہیں انو نے پریشانی سے دعا کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوے اسے دیکھ رہی رھی

میں نے بھی نہیں بنایا دعا نے ہنستے ہوے کہا جس پر دونوں کی ہنسی چھوٹی اور جلدی جلدی تیار ہونے لگی تاکہ جلدی جا کر اسایمنٹ بنا لے

اذلان مسکراتے ہوے اگے کی طرف بڑھ تو رہا تھا لیکن سوچوں کا دایرہ دعا کے گرد تھا جسے دیکھ کر اسکا دل الگ ہی دھڑلے پر دھڑکا تھا

ازلان تم اپنے مقصد سے بھٹک رہے ہو تمھیں انھیں ایک ماہ کے اندر ڈھونڈنا ہی ھے چاھے کچھ بھی ہو جاے انکی جان خطرے میں ھے

ازلان جو اپنی سوچوں میں مگن مسکراتے ہوے جا رہا تھا

اچانک ہی دماغ میں کسی کی اواز گونجی ازلان نے اپنی انکھیں سختی سے بند کی اور جب کھولی تو اسکی انکھیں لہو رنگ کی تھی

- -

سر میم نے اپ سے ملنے سے انکار کر دیا

شاکر نے ڈرتے ڈرتے ہوے کہا

شاکر کیا میں جان سکتا ہو کہ تم نے میم سے کیا کہا کہ انھوں نے ملنے سے انکار کر دیا

شاہ میر نے ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر کہا

شاکر نے اسے بتایا تو ایک پل کے لیے شاہ میر بھی اپنے درست اندازے پر مسکرایا

تمھیں تو میں بتاتا ہو تم اوں تو سہی واپس ہوٹل شاہ نے مصنوعی غصے سے کہا جس کا اندازہ بالکل بھی شاکر کو نہیں تھا

اب وہی رکو اور مجھے بتاوں کو وہ کہی جا رہی ہے یہ نہیں اب میں خود ملکہ صاحبہ سے ملوں گا

شاہ میر اپنے گارڈز کے ساتھ یونی کے اگے کھڑا تھا جہاں بیس منٹ پہلے ہی وہ دونوں اندر گی تھی

جسکا اسے شاکر نے بتایا تھا

شاہ میر نے اپنے منہ پر ماسک لگایا اور سر پر کیپ پہنی باقی گاڈز کو باہر رہنے کا اشارہ کیا اور خود شاکر کے ساتھ اپنی مغرور چال چلتے ہوے اندر بڑھا

وہ مغرور بندہ اج ایک لڑکی کے سامنے مجبور ہو گیا کہ خود اس سے ملنے ایا

اسکی دو وجہ تھی اور دونوں کو ہی ماننے سے وہ انکاری تھا

یہ تو آگے دیکھنا کیا ہونے والا تھا

شاہ میر اناہیتا کی کلاس کی طرف جاتے ہوے اسکے ری ایکشن کو سوچ رہا تھا کہ وہ اچھل کود کر اپنی خوشی کا اظہار کرے گی

اخر کو اتنا بڑا سپر اسٹار سپیشلی اس سے ملنے ایا ھے اور جب وہ اسے جاب کی افر کریں گا تو وہ اسی وقت جاب کے لیے رضامند ہو جاے گی

شاہ میر جب اناہیتا کی کلاس میں پہنچا تو کلاس میں ٹیچر نہیں تھا

اگر ہوتا تو اسے کونسا فرق پڑنے والا تھا اخر کو شاہ میر شہریار تھا اسے روکنے والا اج تک کوی پیدا نہیں ہوا تھا

شاہ میر کو وہ تیسری رو میں ہی بیٹھی نظر اگی جو زور و شور سے کچھ لکھنے میں مصروف تھی اسکی دوسری سایڈ پر بیٹھی دعا بھی اتنی ہی تیزی سے لکھ رہی تھی

شاہ میر ارام سے اگے بڑھا اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا منہ پر ماسک اور سر پر ٹوپی ہونے کی وجہ سے اسے کوی نہیں پہچان پا رہا تھا

انوا اپنے کام میں اتنی بیزی تھی کہ کوی اسکے پاس بیٹھا ھے یہ تک محسوس نہیں ہوا

ہیلو جب وہ خود سے اسکی طرف متوجہ نہیں ہوی تھی تو اخر کار شاہ میر کو ہی اسے بلانا پڑا

اناہیتا نے اسکی اواز پر سر اٹھا کر سوالیہ انداز میں دیکھا

میں شاہ میر سپر اسٹار شاہ میر کو پہلی دفعہ اپنا تعارف کرواتے ہوے بہت عجیب سی فیلنگ ای

تو ہم کیا کرے اناہیتا کہتے ساتھ دوبارہ سے پینسل سے لکھنے لگی

جبکہ اسکے اتنے ٹھنڈے ری ایکشن پر شاہ میر حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگا

وہ تو شکر تھا ماسک تھا ورنہ کیا عزت رہ جاتی اسکی

وہ مجھے تم سے کوی ضروری بات کرنی ھے جاب کے سلسلے میں شاہ میر نے اپنے انے کا مقصد بتایا

اچھا لیکن ابھی تو ہم بیزی ہے اگر ہم سے بات کرنی ھے تو پہلے یہ اسایمنٹ کمپلیٹ کروں انو نے ایسے کہا جیسے وہ کہی کی ملکہ ہو ایسا شاہ کو لگا

لیکن نا جانے کیوں شاہ کو اسکا انداز بالکل بھی برا نہیں لگا

ورنہ اج تک کسی کی اتنی ہمت نہیں ہوی کوی اس سے اس لہجے میں بات کرے لوگ تو اسکی انکھوں میں دیکھنے سے ہے کانپ کر رہ جاتے تھے

اسکی انکھوں میں ایک عجیب سی دہشت تھی جیسے اسکے ساری دنیا کو ختم کرنے کی بھی طاقت ہو اور یہاں یہ اس لڑکی نے پہلے اسے خود اس سے ملنے پر مجبور کیا

اور اب اسایمنٹ بھی بنوا رہی تھی واہ کیا کہنے ملکہ جی کے

انو نے کہتے ساتھ ہی اسایمنٹ پیپر اسکے سامنے کر دیے اور وہ والے بھی جس سے وہ کاپی کر رہی تھی شاہ بس ہکا بکا اسے دیکھے جا رہا تھا اخر چیز کیا ھے جو اپنے موبایل میں گھس چکی تھی

اوراخرا اپنے گلوزاتارے اور تیزی سے لکھنا شروع کر دیا لیکن تھوڑی دیر بعد ہی پین پر برف جم چکی تھی

یہ پین نہیں چل رہا تبھی شاہ کی نظر انابیتا کے سامنے پڑے دوسرے پین پر پڑی

شاہ نے اسے پکڑنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تبھی انابیتا اپنے موبایل میں گھسی اسکی اوازسن کر اپنا دوسرا پین دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور جیسے ہی پین پکڑنے کی کوشش کی اسکے ہاتھ میں پین کی بجاے شاہ میر کا ہاتھ ایا

اوراس دن کی طرح ایک ٹھنڈی لہر اسکے جسم میں دوڑگی

شاہ میر تو تھا ہی اسی اڑمیں تھا کہ کب وہ اسکے ہاتھ لگاے اور وہ پتہ لگا سکے اس دن یہ صرف اتفاق تھا یہ کچھ اور

لیکن حیرت انگیز طور پر اسکے ہاتھ پکڑتے ہی شاہ کو نرم گرم سہ احساس ہوا جس سے اسے بے تحاشہ سکون ملا جو اسے دنیا کی مہنگی سے مہنگی میڈیسن سے بھی نہیں ملا

اناہیتا نے ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ چھوڑا اور اور بغیر کچھ کہے اپنے فون میں لگ گی

شاہ میر نے تھوڑا سہ ویٹ کیا اور اپنے ہاتھوں کو دیکھا پھر اپنے جیکٹ کی زپ کھول کر سینے کو دیکھا لیکن کسی بھی زخم کا کوی نام و نشان تک نہیں تھا

- -

بتا بوڑھیا وہ لڑکی کہاں ایک تیس پینتیس سالہ ادمی نے ایک بار پھر اس بوڑھی جو کہ اسکی سوتیلی بہن بھی تھی اس پر ظلم کیا

اسی امید سے کہ وہ اس لڑکی کا بتا دے جسے تیرہ سال تک اسنے اپنے یتیم خانے میں رکھا

نہیں بتاوں گی تم جیسے شیطان کو چاہے تم میری بوٹی بوٹی ہی کیوں نہ کردوں وہ تو شکر تھا مجھے وقت پر ہی تمھاری گھٹیا سوچ کا پتہ چل گیا اور میں نے اسے اس فاونڈیشن سے ہی نکال دیا تکہ تاکہ وہ تمھاری شیطانیت سے محفوظ رہ سکے وہ بوڑھی عورت اتنی زخمی ہونے کے بعد بھی ہمت نہ ہارتے ہوی جوش سے بولی

توٹھیک ھے میری اب میں اپنا کالا جادو استعمال کروں گا ابھی وہ اٹھارہ سال کی نہیں ہوی مطلب میرا جادو اس پر اثر کر سکتا ھے

اور جس پر میرا کالا جادو اثر کرے گا اسے اتنی تکلیف ہوگی اور اپنے شکار کو تو میں ہزاروں کی بھیڑ میں بھی ڈھونڈ سکتا

وہ شخص شیطانیت سے مسکرایا جس پر میری کا دل دھک سے رہ گیا

دیکھو تم اس معصوم بچی پر کوی ظلم مت کرنا میری نے اس روکنا چاہا لیکن وہ مکرہ ہنسی ہنستے ہوے باہر چلا گیا

اخر کیوں نہ کرتا وہ ایک لڑکی جسکی پاورز کو حاصل کر کے وہ اس پوری دنیا پر راج کر سکتا ھے اخر اتنے سالوں کی محنت کے بعد بھی اسے کچھ نہ ملا

لیکن اس پر تو اپنا عمل ضرور کرے گا

#Gawahy_ishq-----------------------------------

#epi_4

#wrriter_afzonia
#dont_copy_paste_with_out_my_permission
شاہ میر نے دس منٹ کے اندر اندر اسکا اسائیمنٹ کمپلیٹ کر دیا تھا

اور اناہیتا کے سامنے اسکے پیپر رکھے

ارے واہ تم نے تو بہت جلدی اسائیمنٹ بنا دیا بڑی سپیڈ ھے

ہمیں تو لگا تھا کہ شاید تم پڑھے ہی نہیں ہو بس اپنی اس سڑی بوتھی میرا مطلب ھے شکل کی وجہ سے ہی شوخیاں مارتے ہو

شاہ میر کی تیز نظروں سے اناہیتا نے جلدی سے اپنے لفظوں کو درست کیا

دیکھوں اب میں نے تمھارا اسائیمنٹ بھی کمپلیٹ کر دیا ھے تم اب میری بات سنو شاہ میر کے لہجے میں غصے کا عنصر صاف نمایاں تھا

ہاں بتاو اناہیتا نے جلدی سے اپنی ٹون چینج کی

دیکھو۔۔۔۔۔اس سے پہلے شاہ میر کچھ کہتا کلاس میں ٹیچر داخل ہوا اور سب سٹوڈنٹس کو سائیلینس کا کہا

شاہ کی بات کو بیچ میں کوی ٹوکے یہ بات اسے بالکل بھی برداشت نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی اج ہوی تھی

شاہ میر کی انکھوں کا رنگ یکلخت تبدیل ہوا غصے کی وجہ سے ہاتھوں سے برف نکلنا اشروع ہوگی تھی

شاہ میر کے ہاتھوں کا رخ اس ٹیچر کی طرف تھا صاف پتہ لگ رہا تھا اس وقت شاہ میرا اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا

کیا کر رہے ہو اگر تمھارے ہاتھوں کو اس کھڑے دیکھ کر سر نے سب سے پہلے تمھیں ہی بلانا ھے پھر کھتے رہنا ہم تو سپر اسٹار شاہ میر ھے

جیسے ہی اناہیتا نے شاہ میر کے ہاتھوں کو پکڑ کر ٹیبل کے نیچے کیا

شاہ میر کی انکھوں کا رنگ اسی وقت نارمل ہوا اور غصہ تو ایسے جیسے کبھی ایا ہی نہ ہو

وہ حیران تھا بے حد حیران اخر یہ لڑکی ہے کیا چیز جس کے پاس شاہ میر کی ہر پریشان کرتی چیزوں کا سلویشن ہے

ماں ہم جلدی اجاے گے ہم التجا کرتے ہے ہمیں جانے دیں ہم وعدہ کرتے ہے کہ ہم بہت جلد واپس اجاے گیں

الارا بیٹا ہم جانتے ھیں اپکو دھرتی پر جانے کا بے حد شوق ہے لیکن اس دھرتی کے لوگ بہت بے رحم ہوتے ھیں

اپ جانتی ہو اس دھرتی ایک نہیں کافی زیادہ مخلوق رہتی ہے جن سے تم انسان بھی اپنے اپ کو محفوظ نہیں سمجھتے ہیں

تو اپ تو پرستان کی شہزادی ہو اگر اپکو کچھ بھی ہو جاتا ہے تو پرستان سارا تباہ ہو جاے گا اپ سمجھنے کی کوشش کریں

ماں ہم جانتے لیکن ہم وعدہ کرتے ھیں کہ ہم اپنی طاقتوں کا استعمال کر کے انسانوں کی انکھوں سے غایب رہے گے

لیکن الارا انسانوں کے علاوہ اپکو دوسری مخلوقات دیکھ سکتی ھے اکپے لیے اچھا ھی اپ وہاں نہ
جاے

اپ اچھی طرح سے جانتی ھے ایک پری زاد کا انسانوں کی دنیا میں جانا خطرے سے خالی نہیں ہوتا ھے
ملکہ نے شہزادی الارا کو روکنے کی بھرپور کوشش کی

لیکن اخر کار شہزادی الارا نے اپنی ماں کو منا ہی لیا

اور خود پرجوش انداز میں پرستان سے باہر نکلی

شہزادی الارا پرستان کی شہزادی ہونے کی وجہ سے بے حد طاقت ور تھی ان میں عام پریوں سے کہی
گناہ پاورزز زیادہ تھی اور اتنی ہی زیادہ معصوم اور نرم دل تھی اگر شہزادی الارا کی اولادانے سے پہلے
شہزادی الارا کو کچھ بھی ہو جاتا ھے تو پرستان اسی وقت تباہ ہو برباد ہو جاے گا

شہزادی الارا کے پاس کوی جادو کی چھڑی نہیں تھی انکی ساری طاقتیں انکے جسم میں تھی

- -

For more visit (exponovels.com)

شاہ نے اناہیتا کا ہاتھ پکڑا اور ٹیچر کے سامنے ہی اسے لیکر باہر نکلا اور پچھلے حصے کی طرف جہاں اس وقت کوی نہیں تھا

اسکے عمل پر ٹیچر دعا اور پوری کلاس یہاں تک کے اناہیتا بھی حیرت سے انکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی

میں اس زیادہ اور ویٹ نہیں کر سکتا اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ شاہ میر نے کسی بات کے لیے انتظار کیا ہوا
شاہ میر نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور اسے اپنی عادت بتا ی

جس پر انو نے اپنا غصہ دبا کر اسے بات شروع کرنے کا کہا

اسکے انداز تو کسی مہاراجہ سے کم نہیں ہے اناہیتا نے اپنی بھڑاس دل میں ہی نکالی

دیکھو تمھیں میری سیکٹری کی جوب کرنے ہوگی اور سیلری جو تمھیں اس جوب میں مل رہی جو تم پہلے کر رہی ہو اس سے پانچ گنا زیادہ ہوگی اور اگر تم اور بھی بڑھوانا چاہو تم میں بڑھا سکتا ہو جتنی تم کہوں گی

تم نے ہمیں پاگل سمجھا ہوا ہے جو ہم تمہاری بھدی سی افر کو قبول کریں گے اناہیتا نے غصے سے شاہ میر کو گھورا جو پیسے کے لالچ میں پتہ نہیں اس سے کیا کروانا چاہتا تھا

شک تو اسے پہلے ہی تھا لیکن اج اسکی حرکت پر اسکا دماغ کھول کر رہ گیا

دیکھوں تم غلط سمجھ رہی جو تم مطلب لے رہی ہو وہ نہیں ھے میرا شاہ میر نے جب دیکھا وہ غلط سوچ رہی ھے تبھی اپنی پوزیشن کلیر کرنے کی کوشش کی

غلط تو تم سمجھ رہے ہو ہمیں غلط لڑکی سمجھ کر انا ہیتا نے اپنی بات کہی اور کلاس کی طرف بڑھ گی

تمھیں تو میں اب اپنے طریقے سے مناوں گا ویسے لڑکی ٹکڑکی ھے

شاہ میر پہلی دفعہ اپنی زندگی میں ہارا تھا لیکن وہ اپنی پر پھر بھی مسکرا رہا تھا

اذلان چلو اج ہم تمھیں شاپنگ پر لے جاتے ھیں تمھارے پاس پہننے کے لیے کپڑے نہیں ھے نہ انو نے اذلان کو کہا

جو ٹھرکیوں کی طرح بری طرح سے دعا کو تاڑنے میں مصروف تھا

ہاں چلو میں تو تیار ہو اذلان نے مسکراتے ہوے کہا لیکن نظریں ابھی بھی دعا کے اوپر تھی

پھر تینوں شاپنگ کے لیے نکل گے

سر میم ابھی کسی لڑکے کے ساتھ گھر سے نکلی ہے شاکر جیسے شاہ نے کھڑا کیا تھا انو کے گھر کے باہر کھڑا کیا تھا تاکہ اسکی ایک ایک پل کی خبر دے سکے

کس لڑکے کے ساتھ شاہ میر کی انکھیں اسی وقت سرخ ہوی اسے اتنا غصہ کیوں ارہا تھا یہ بات وہ بھی نہیں جانتا تھا

تم انکے پیچھے جاوں اور دیکھو وہ کدھر جا رہے ہے پھر مجھے بتاو میں ابھی اتا ہو شاہ نے کہتے ساتھ ہی کال کٹ کی

اور اپنے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

شاہ جب شاپنگ مال پہنچا جس کا پتہ شاکر نے بتایا تھا تو دیکھا انو سچ میں کسی لڑکے کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی

یہ دیکھ کر شاہ میر کا خون ہی کھول گیا لیکن کنٹرول کرتے ہوے اگے بڑھا

اذلان جو مزے سے دعا اور انو کو کوی چٹکلا سناتے ہوے اگے بڑھا رہا تھا

اسکے سر میں اچانک ہی شدید درد ہوا اور ایک اواز اسکے کانوں میں گونجنے لگی

اذلان جہاں بھی اک سیکنڈ کی بھی دیر کیے گھر اوں اذلان کو اسی وقت پتہ چل گیا کہ کوی تو ضروری بات ھے جسکی وجہ سے اسکی ماں اسے بلا رہی ھے

انو مجھے ایک میرا دوست ابھی پارکنگ میں دیکھا ھے میں ابھی اس سے مل کر اتا ہوا اس سے پہلے کے وہ وہاں سے چلا جاے

اذلان نے کہتے ساتھ ہی بغیر انکا جواب سنے بغیر ہی پارکنگ کی طرف بھاگا

پیچھے سے دونوں ہی اسکے عجیب بیہیو پر کندھے اچکا کر اگے بڑھ گی

اذلان جلدی سے پارکنگ میں ایا وہاں کوی بھی نہیں تھا اور ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے وہاں سے غایب ہوچکا تھا اور اگلے ہی لمحے اپنی ماں کے سامنے کھڑا تھا

ماما ابھی ایک انکل یہاں سے غایب ہوے تھے وہ بچی جو اپنی گاڑی میں بیٹھی کھلونوں سے کھیل رہی تھی ایک دم سے اذلان کے غایب ہونے پر ڈر کر انکھیں بند کر کے رونے لگی اور تھوڑی دیر بعد جب اسکی ماں کے انے پر ڈرتے ڈرتے انھیں بتایا

- -

اذلان کتنی دفعہ کہاں ھے اس طرح اچانک میرے سامنے مت ایا کروں میں ڈر جاتی ہو

ماں اپ بھی نہ اپنے بیٹے سے ہی ڈر جاتی ھے اچھا چلے جلدی بتاے مجھے کیوں بلایا ھے

اذلان انکے بارے میں ایک بات پتہ چلی ھے جسکی مدد سے ہم انھیں جلد ڈھونڈ سکتے ھے

جی ماما پلیز جلدی بتاے پھر صفا نے اسے وہ سب بتایا جو ابھی عقیل صاحب نے اسے بتایا

ماما یہ باتیں تو سچ میں کام کی ھے میں سچ میں ان سے انھیں ڈھونڈ سکتے ھے

اور ایک اور بات بیٹا بہت اگے جا رہے ھو صفا نے اذلان کے کان کھینچتے ہوے کہا

ماما کیا ھے مجھے شرم ارہی ھے اور اگلے پل صفا کا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا کیونکہ اذلان بھای صاحب جا چکے تھے

یہ لڑکا کسی دن مجھے ہارٹ اٹیک دے کر رہے گا صفا نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا

ماما میں دادا کے پاس جا رہا ہو اذلان ایک دم انکے سامنے ایا اور اپنی بات کہی اور پھر سے چلا گیا جبکہ صفا صرف نفی میں گردن ہی ہلا سکی

دعا دوسری شوپ میں اپنے لیے کچھ سردیوں کے کپڑے خریدنے گی تھی

جبکہ انوا پنے لیے اور اذلان دونوں کے لیے خرید رہی تھی

تب کسی نے انتہای سختی سے اسکا ہاتھ میں پکڑا ٹھنڈک کا احساس ہوتے ہی انو کو پتہ چل چکا تھا کہ وہ شاہ میر ھے

شاہ میر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور چینجنگ روم میں لایا اور اسے دیوار کے ساتھ لگا کر اپنا ماسک اتارا اور دونوں بازوں اسکے اردگرد رکھے

کیوں تم میرے کیا لگتے ہو جو میں تمھارے سوال کا جواب دوں انو نے اپنے لہجے کو مضبوط کرتے ہوے کہا

ورنہ شاہ میر کی انکھوں اور لہجے کی سختی سے انو سہی معنوں میں ڈر گی تھی

بتاوں کون ھے شاہ میر نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار میں مارا جس سے اس جگہ سے دیوار ٹوٹ چکی تھی

با۔۔ب۔۔بوائے فرینڈ۔۔۔۔۔ انا ہیتا نے کپکپاتے لہجے میں جھوٹ بولا کیونکہ اگر وہ سچ بولتی ھے تو شاہ میر اسکے اور سر چڑھے گا

اچھا بہت جلد اسکا بھی انتظام ہو جاے گا شاہ میر سفاکیت سے کہتے ہوے اپنا ماسک منہ پر لگایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف کھینچ کر لایا

سب لوگ انھیں ہی دیکھ رہے تھے لیکن شاہ میر کو کسی کی پروا تھوڑی تھی

اور اپنی گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بٹھایا

جہاں دعا پہلے سے ہی موجود تھی لیکن کسی نے دعا کے سر پر گن رکھی ہوی تھی لیکن اسے بندے کا منہ مکمل طور چھپا ہوا تھا

شاہ میر کے بیٹھتے ہی شاکر نے اگے بڑھا دی

- -

شاہ میر ان دونوں کو لے کر اپنے ہوٹل کے روم میں لایا

دعا کے سر پر گن ابھی بھی رکھی ہوی تھی جس سے دعا کے چہرے کی ہوایاں اڑ رہی تھی

اور انو تو سانس بھی ڈر ڈر کر لے رہی تھی ارے دونوں صدا کی ڈرپوک جو ٹھہری

د۔ دیک۔۔ دیکھو تم ہم۔۔ ہماری د۔۔ دعا کو جانے دوں انا ہیتا کو لگا کہ گن کے ڈر سے دعا مرنے والی ھے تو وہاں بیٹھے شاہ میر سے کپکپاتے لہجے میں کہا

ٹھیک ھے جانے دونگا تمھیں بھی جانے دونگا لیکن جو جاب والی بات تھی اسے ماننا ہوگا شاہ میر نے اپنے کام کی بات کہی

جس پر اناہیتا نے سیکنڈ بھی دیر کیے بغیر معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا

شاہ میر نے اسکی معصوم شکل دیکھ کر اپنی ہنسی چھپای

شاکر شاہ نے شاکر کو اشارہ کیا جس پر وہاں نکل گیا اور دو منٹ بعد واپس کمرمیں ایا تو اسکے ہاتھ میں کچھ پیپرز تھے

شاکر نے پیپرز لا کر شاہ کو پکڑاے ییر نے پیپرز پکڑے اور اٹھ کر اناہیتا کے پاس ایا

یہ پیپرز ساین کروں ورنہ اپنی دعا کو ہمیشہ کے لیے بھول جانا شاہ نے ایگریمنٹ پیپرز اناہیتا کے ہاتھ میں پکڑاے

اناہیتا نے کپکپاتے ہاتھوں سے وہ پیپرز پکڑے

For more visit (exponovels.com)

اناہیتا کی نظر جیسے ہی پیپر ز پڑھے ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھی

یہ یہ تو نکاح کے پیپر ز ھے اناہیتا نے غصے بے بسی اور نجانے کون کون سے جذبات کے تحت کہا اور انکھیں تو دعا کی بھی حیرت اور خوشی سے پھٹ چکی تھی لیکن کچھ کہہ نہیں سکی ارے سر پر گن جو موجود تھی

- -

اذلان جب عقیل صاحب کے کمرے میں گیا تو وہ اپنی عبادت میں مصروف تھے اورچہرے پر حد سے زیادہ نور تھا جو دیکھنے والے کو محویت کر دیتا تھا

اذلان کچھ پتا چلاان دونوں کا عقیل صاحب اسکی موجودگی کو محسوس کرتے ہوے بندانکھوں سے ہی بولے

دادو جن لڑکیوں پر مجھے شک تھا وہ نہیں ھے وہ تو حد سے زیادہ ڈرپوک ھے اور انکے اندر ایسی کوی بھی پاور یہ کوی خاص بات نہیں ھے جن سے مجھے لگے کہ وہ وہی ھے

اذلان یہ بات کیوں نہیں سمجھ رہے ہو ہماری شہزادی کی پاورز تب تک عیاں نہیں ہوگی جب تک وہ اور ہمارا شہزادہ جزلان ایک پاکیزہ بندھن میں نہ بندھ جاے

اور ابھی تک وہ اٹھارہ سال کی نہیں ہوی ھے

بہت سے دشمن ہماری شہزادی کے تعاقب میں ہے انکے اٹھارہ کے ہونے سے پہلے ان پر کالا جادو بھی اثر کر سکتا ھے انکی جان بھی خطرے میں ہو سکتی ھے

لیکن دادو میں پہچانوں گا کیسے انھیں

اذلان ہمارے شہزادے کو ہم دیکھ چکے ھے لیکن ہماری شہزادی کے گرد کسی نے حفاظتی دایرہ بنایا ہوا ھے جس سے کوی بھی جادو یہ کسی بھی طریقے سے ہم انکوں نہیں ڈھونڈ سکتے ھے یہ بات ہماری شہزادی کے لیے بے حد فایدہ مند ھے کیونکہ اگر وہ کسی دشمن کے قریب بھی ہونگی تو وہ اس بات کا پتہ نہیں لگا سکے گے

اور دوسری بات شہزادی کے جسم میں کسی بھی جگہ ہاتھوں پر چہرے ٹانگوں پر یہ پھر گردن میں ہیروں سے انکا نام لکھا ہوگا

اور جب جب انکی طاقتں ان پر حاوی ہوگی ان ہیروں میں چمک اجاے گی جس سے کسی بھی انسان کے زخم کو ٹھیک کر سکتے ھے

اور ہماری شہزادی اور شہزادے کے جسم میں ایک طاقت ایسی بھی ہوگی کہ کوی بھی زخم ایک منٹ سے زیادہ نہیں رک سکتا ھے

اور باقی باتیں ہم اپکو بعد میں بتاے گے اور جاے اپنا کام کریں لیکن اپنے مقصد سے بھٹکنا اپکا مقصد نہیں ھے

عقیل صاحب نے کہتے ساتھ اپنی انکھیں بند کرلی اور اذلان بھی واپس شاپنگ مال میں ایا لیکن وہ دونوں اسے کہی نہیں دیکھی

- -

کمنٹ اور لایک ضرور کرے اگلی ایپی میں بھی ایک ٹویسٹ انے والا ھے#Gawahy_ishq
#Epi_05
#wrriter_afzonia_zafar
#Dont_copy_paste_with_out_my_permission
ہم ان پیپرز پر ساین نہیں کریں گے انابیتا نے غصے سے شاہ میر سے کہا

انو پاگل ہوگی ہو ساین کردوں دعا نے خوشی سے پاگل ہوتے ہوے کہا ایک تو اتنا بڑا سپر اسٹار اسکا جیجو بننے والا ھے اور اوپر سے انو پاگل ہوگی ھے جو انکار کر رہی ھے

دعا یہ تم کہہ رہی ہو کہ میں پیپرز پر ساین کردوں اور غنڈے سپر اسٹار کا کروچ بچھو کمینے انسان سے نکاح کر لوں

شاہ میر اتنے پیارے پیارے ناموں پر حیرت سے منہ کھول کر اسے دیکھنے لگا

جبکہ دعا نے اپنی بے ساختہ انے والے قہقہے کو روکا

دعا میرا مطلب یہ ھے دیکھو انھوں نے میرے سر پر گن رکھی ھے سوچوں اگر غلطی سے یہ جان بوجھ کر یہ میرے اوپر گولی چلادے تو میرے تو ٹکٹ کٹ گی نہ دعا نے روہانسی اواز میں کہا

پھر گواہوں کی موجودگی میں نکاح کی رسم ادا کی گی لیکن انابیتا کے لیے یہ صرف ایک کنٹریکٹ ہی تھا

شاہ میر نے شاکر سے دونوں کو باحفاظت گھر چھوڑنے کا کہا

- -

اذلان گھرایا تو دیکھا کہ دعا کا خوشی سے چہرہ سرخ ہوا تھا جبکے اناہیتا بے انتہا غصے میں لگ رہی تھی

ایک منٹ اذلان وہ جو ابھی پوچھنے والا تھا کہ اتنا سناٹا کیوں ھے ایکدم سے دعا کی اواز پر وہی رکا

لاونج کے دراوزے میں اینٹر ہوتے ھیں تو وہاں ایک پاسورڈ دینا پڑتا ھے جو صرف مجھے اور انو کو ہی پتہ ھیں تو تم بتاو تم باہر سے اندر اکیسے رہے ہو دعا نے اس دن سے نوٹ کی ہوی بات پوچھی

جس پر اذلان بری طرح سے گڑبڑایا

اس دن جب انو نے پاسورڈ لگایا تو میں نے دیکھ لیا تھا اذلان نے بھونڈا سہ عذر تراشا اب وہ کیا بتاتا کہ اسے تو ان پاسورڈز کی ضرورت ہی نہیں پڑتی ھے وہ ٹھوس سے ٹھوس چیز کے اندر سے بھی بااسانی گزر سکتا ھے

لیکن تم تو گیٹ کے باہر تھے اس بار اناہیتا بھی سب کچھ بھول کر اذلان کی کلاس لینے کے لیے تیار ہوی

وہ میں تم لوگوں کے پیچھے ہی اندر اگیا تھا اس وجہ سے پاسورڈ دیکھ لیا اب تم دونوں میرے اوپر شک کر رہی ہو اور انو ایسی ہوتی ھے بہنیں جو اپنے بھای پر ہی شک کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھ سے تو کچھ بولا ہی نہیں جا رہا ھے

خیر اگر تم دونوں کو میرے اوپر اتنا ہی شک ھے تو ٹھیک ھے میں ہی چلا جاتا ہو تاکہ تم دونوں کے شک کرنے کی کوی گنجایش ہی باقی نہ رہے اذلان نے تو اموشنل بلیک میلنگ کی تو حد ہی کر دی

نہیں اذلان کیسی باتیں کر رہے ہو تم ہمارے بھای ہو ہم بھلا کیوں شک کریں گے ہم نے تو بس ایسے ہی پوچھا

انا بیچاری اذلان کی باتوں سے اموشنل بلیک میل ہو بھی گی

چلو تم سیڈ مت ہو اج ہم تمھیں باہر ہوٹل میں ڈنر کے لیے لے کر چلتے ہیں دعا نے بھی اپنی خفت مٹانے کے لیے کہا

پہلے تو اذلان نے انکار کر دیا پھر ان دونوں کے فورس کرنے کی وجہ سے انکے ساتھ چل دیا

اس وقت مکمل طور پر باہر اندھیرا ہوا تھا

انو نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی اور اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ کی طرف گاڑی بڑھا دی

انھوں نے کافی انجواے کیا اور کھانا کھا کر پارکنگ کی طرف بڑھے جب اناہیتا کو یاد آیا کہ وہ گاڑی کی چابی
توٹیبل پر ہی بھول ای ھے

وہ اندر کی طرف دوبارہ بڑھنے لگی تو اذلان نے اسے منع کیا اور پھر خود اند کی طرف بڑھ گیا

تبھی اناہیتا کو اپنے جسم میں کچھ الگ سہ محسوس ہوا

اناہیتا نے اپنا ہاتھ اگے کیا جس پر اسکا نام لکھا ہوا تھا لوگ اسے ٹیٹو سمجھتے تھے لیکن ایسا کچھ نہیں تھا یہ
بچپن سے ہی اناہیتا کے ہاتھ پر لکھا ہوا تھا

اوراس وقت ایسے لگ رہا تھا جیسے اسکے ہاتھ پر ہیروں سے وہ نام لکھا ہوا

اناہیتا یہ تم اتنا زیادہ شاین کیوں کر رہی ہو دعا جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

For more visit (exponovels.com)

جیسے ہی انو پر نظر پڑی حیرت سے ششدر رہ گی

ایسے لگ رہا تھا جیسے انو کے پورے جسم سے روشنی پھوٹ رہی ہو

اناہیتا تو خود رونے والی ہو گی انو پتہ نہیں ہمیں کیا ہو رہا ھے اور ہمیں کچھ الگ سہ بھی محسوس ہو رہا ھے

اردگرد کے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو رہے تھے

دعا نے اناہیتا کا ہاتھ پکڑا اور جلدی سے دوسری چابی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اسکے اندر انو کو پیچھے بٹھایا اور اپنی جیکٹ اتار کر اناہیتا کو پہنای تاکہ اسکے جسم سے نکلنے والی روشنی کچھ تو کم ہو لیکن وہ روشنی تھی کہ بجاے کم ہوتی اور زیادہ بڑھنے لگی

اتنے میں اسے اذلان اتا دیکھای دیا دونوں کی پریشانی اور بڑھ گی

کہ وہ اذلان کو کیا جواب دے گی

یااللہ انا ہیتا کے جسم کی روشنی گھر پہنچنے تک ختم ہو جاے دعا نے انکھیں بند کر کے دل سے دعا مانگی

اور جیسے ہی اس نے اپنی انکھیں کھولی تو انا ہیتا بالکل ہی نارمل تھی

دونوں نے خوشی سے چیخیں ماری

ماما یہ دو لڑکیاں تھا جن میں سے ایک لڑکی اچانک ہی اتنا زیادہ شاین کرنا شروع ہو گی جسے پتہ نہیں کیا ہو

اذلان جو پارکنگ کی طرف ارہا تھا اسکے کانوں میں اوازیں پڑی مطلب جنہیں وہ ڈھونڈ رہا تھا وہ یہی کہی ھے اذلان نے بے تابی سے ادھر ادھر دیکھا لیکن اس کوی بھی نظر نہیں ایا

تبھی اسے انو اور دعا کی چیخیں نظر ای

اذلان ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے انکے پاس پہنچا

کیا ہوا تم دونوں ٹھیک ہو اذلان نے پریشانی سے کہا

ہاں وہ ہمیں سوڈالر ملے تھے اسی وجہ سے خوشی سے چیخنے دعا نے جلدی سے بات بنای اذلان نے نفی میں سر ہلایا اور پھر دیکھا تو دونوں گاڑی کے اندر تھی

چابی تو میرے پاس تھی تم دونوں اندر کیسے گی اذلان نے حیرت سے پوچھا

دعا کے پاس ڈپلیکیٹ چابی تھی انو نے بتیسی نکال کر بتایا

اور اس دفعہ دعا نے ڈرایونگ کی اور گھر کی طرف چل دیے

شاہ میر کی خوشی کا کوی ٹھکانہ نہیں تھا ایک انجانی سی خوشی تھی جو اسے مسرور کر رہی تھی

وہ اس لڑکی کو مکمل طور پر بھولا چکا تھا

اسی خوشی میں اسکی انکھ لگ گی

شاہ میر تمھارے اندر بہت سی طاقتیں ھے انھیں پہچانوں خود کو پہچانوں اور اپنی شہزادی کی حفاظت کروں

اگے ہونے والے شہزادے ہو تم دوسروں کے دماغ کو پڑھنے کی کوشش کروں تم میں عام انسان نہیں ہو انھیں پہچانوں جو شہزادی کو مارنے کے پیچھے پڑے ھے

ہوا سے زیادہ تیز تم بھاگ سکتے ہو کوشش کروں اور اپنی شہزادی کو محفوظ کروں

شاہ میر ایک جھٹکے سے اٹھا اج اتنے دنوں بعد وہ نورانی چہرے والے بزرگ دیکھای دیے

لیکن وہ کیا بتا رہے تھے اس کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا

وہ عام انسان نہیں ھے س میں طاقتیں ھے پتہ نہیں کیا کیا بتانے کی کوشش کر رہے تھے

تبھی اس کی نظر دوسری سایڈ کے ٹیبل پر پانی کے گلاس پر پڑی

شاہ میر نے ویسے ہی اپنا ہاتھ اگے کیا اور سوچا کے یہ گلاس خود بخود اسکے ہاتھ میں اجاے

شاہ میر کے ہاتھ تو تب کانپے جب وہ پانی کا گلاس اگلے ہی پل اسکے ہاتھ میں تھا

شاہ میر نے اسے واپس رکھنے کا سوچا تو وہ گلاس خود بخود اپنی جگہ پر واپس چلا گیا

اور اسی طرح اسے نے باقی سامان کو بھی اپنے ہاتھ کے اشارے سے کبھی ادھر کبھی ادھر کرنے لگا

شاہ میر کو حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہو رہی تھی

مطلب وہ بزرگ سچ بتا رہے تھے

شاہ میر نے باقی ایکسپریمنٹ صبح کرنے کا سوچا اور سونے کی کوشش کرنے لگا

دعا اور انا ہیتا جیسے ہی اپنے کمرے میں پہنچی انا ہیتا ایک بار پھر سے شاین کرنا شروع ہو گی

اور تھوڑی دیر بعد خود ہی ختم ہو گی

دونوں ہی حیرت سے انکھیں پھاڑ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگی

اور دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگی

دعا یہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ھے انو نے تھوڑی دیر بعد پریشانی سے پوچھا

انو کچھ نہیں ہو رہا تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو اوں سوتے ھیں دعا نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا ورنہ وہ خود حقیقی معنوں میں پریشانی ہو گی تھی

انو نے اپنے لینز اتارے اور انکھوں میں ڈراپس ڈال کر بیڈ کی طرف بڑھی

اج سنڈے تھا اسی لیے دعا اور انو کا اٹھنے کا ارادہ بالکل بھی نہیں تھا

تبھی انو کا پاس پڑا فون چنگھاڑنے لگا

انو نے نمبر دیکھے بغیر کان سے لگایا

ابھی تک ہوٹل کیوں نہیں پہنچی اگے سے کوی انجان اوازای جس سے انوکی فورا سے پوری انکھیں لھلی

کون اور کیا مطلب ھے انو نے حیرانی سے پوچھا

واہ ایک دن کے شوہر کو بھول گی اپنی جاب پر شاہ میر نے اسکی یادداشت پر افسوس کیا

نہیں میں نہیں ارہی اور ویسے بھی اج سنڈے ھے اسی لیے ہر کام سے چھٹی ہوتی ھے انو نے اسکی اواز کو پہچا نتے ہی بیزاری سے کہا

لگتا ھے کانٹریکٹ پیپر کو تم نے ٹھیک سے نہیں پڑھا اس میں صاف صاف لکھا ھے کہ تمھیں میری ہر بات ماننی ہوگی

ورنہ تم دس لاکھ ڈالر مجھے ایک بات سے انکار کرنے پر دوگی

شاہ میر نے اسے یاد دلایا

انو نے اسی وقت فون کاٹا اور انتہای بیزاری سے واش روم میں گھسی

باہر اکر ریڈی ہوی اور لیمنز لگاے اسکا کوی ارادہ نہیں تھا دعا کی نیند خراب کرنے کا اور خود کار کی چابی اٹھای اور باہر نکل گی

اگلے دس منٹ بعد وہ ہوٹل میں پہنچ چکی تھی

اور شاہ میر کے کمرے کے باہر دستک دی دراوزہ کھلتے ہی اسکی پہلی نظر شاہ میر پر پڑی جو شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بال بنا رہا تھا

اور کہی جانے کے لیے مکمل طور پر ریڈی تھا

ھیں اگر یہ وہاں کھڑا ھے تو دروازہ کس نے کھولا خیر یہ دروازہ ہی خراب ھے جو اس دن بھی اپنے اپ ہی کھل گیا

انو سر جھٹکتے ہوے اگے بڑھی

اگر تم کہی جا رہے تھے تو ہمیں کیوں بلایا

انو نے اپنی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے ہوے کہا

انابیتا تم پاگل ہو اتنی سردی میں صرف ایک ٹی شرٹ پہن کر ای ہو شاہ میر نے حیرت سے اسے شیشے میں دیکھتے ہوے کہا

- -

دعا اٹھی تو اسے انابیتا کہی بھی نظر نہیں ای

دعا ک پتہ تھا کہ وہ شاید کہی باہر چلے گی ہو لیکن اسکے جلدی اٹھنے پر اسے بے حد حیرت ہوی

دعا کو اسوقت بے حد بھوک لگی ہوی تھی اسی لیے منہ دھو کر سیدھا کچن میں ای

جہاں اذلان پہلے سے ہی موجود کچھ بنانے کی کوشش کر رہا رھا

اوہ اج تم کھانا بنا رہے ہو دعا نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھ کر کہا

ہاں اذلان نے مسکرا کر اسے جواب دیا

دعا اسے وہی کھڑے ہو کر ٹیک لگا غور سے دیکھنے لگی

اذلان اسکی نظروں کو محسوس تو کر ہی رہا تھا لیکن انجان بن کر اپنے کام میں مصروف رہا

اچانک ہی اذلان اسکے بے حد نزدیک اکر کھڑا ہو گیا

دعا کی سانسیں وہی رک گی اور زبان نے کچھ بھی بولنے سے
انکار کر دیا

اذلان گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ایسے جیسے کوی پیاسا پانی کو دیکھ رہا ہو

اذلان اسکے بے پناہ خوبصورت انکھوں میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا

#Gawahy_ishq-------------------------

#Epi_06
#wrriter_afzonia_zafar
#dont_copy_paste_without_my_permission

اناہیتا جی اپ میری سیکریٹری ھے تواج سے مجھے کہاں جانا ھے میرا کس جگہ پر کنسرٹ ھے ان سب کی ڈیٹیلزاج ہی سے اپکے پاس ہوا کریں گی اور اسکے علاوہ میرے بریک فاسٹ لنچ ڈنر سب کچھ اپکے ذمہ ہوگا

اور یہاں تک کہ میرے کمرے کی صفای بھی اپ ہی کریں گی

شاہ میر اسے ایک ایک کرکے اسے سارے کاموں کو گنوایا

جس پر اناہیتا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا لیکن مجبوری یہ تھی وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی

اتنے میں شاکر بھی اگیا اور اسنے بتایا کہ ہوٹل کے باہر گاڑی بالکل تیار تھی

وہ لوگ کنسرٹ کے لیے نکل چکے تھے

اناہیتا کے منہ کے زاویے ابھی تک بگڑے ہوے تھے جسے دیکھ کر شاہ میر نے بمشکل ہی اپنی ہنسی روکی ہوی تھی

اناہیتا شاہ میر کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوی تھی

شاہ میر نے اپنے ہاتھ سے اپنے گلوز اتارے اور پاس بیٹھی اناہیتا کا ہاتھ تھاما

اسکے ہاتھ پکڑنے کی دیر تھی اناہیتا نے خونخوار نظروں سے اسکی طرف دیکھا اور اپنے ہاتھ کو واپس کھینچا

لیکن شاہ میر نے اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت کو اور مضبوط کیا

شاہ میر کو لگا جیسے اسکا ہاتھ تھامنے سے اسکے اندر طاقت سی اگی ہو یہی محسوس تو اناہیتا کو بھی ہوا تھا لیکن اسنے اپنے غصے کے جزبات میں دبا دیا

دیکھو ہمارا ہاتھ چھوڑ دوں ورنہ ہم نے تمہیں گاڑی سے نیچے پھینک دینا ھے

اناہیتا نے غصے سے اپنی ناک پھلا کر کہا جس پر بے ساختہ شاہ میر کا دلکش قہقہہ نکلا ایک پل کے لیے تو اناہیتا بھی اسکے دلکش قہقہے میں گم ہو گی

شاہ میر نے دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں میں ہاتھ ڈالا اور اپنی طرف کھینچا

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ اناہیتا کو کچھ سمجھ ہی نہیں ایا

شاہ میر کا چہرہ اسکے اتنے نزدیک تھا کہ اسکی سانسیں اسے اپنے گالوں پر محسوس ہو رہی تھی اور بے ساختہ پلکوں کی جھالر کو گرا دیا اسکی حرکت پر شاہ میر مسکرایا اور اسکی ناک کے ساتھ اپنی ناک کو مس کیا

اناہیتا کے پورے بدن میں بجلی سی دوڑ گی

تبھی اسکی نظر اپنے ہاتھ پر گی جہاں ایک بار پھر سے ڈایمنڈ شاین کرنا شروع ہو گے

اناہیتا دو دو مصیبتوں کے ایک ساتھ انے پر مکمل طور پر گھبرا گی اور اپنے ہاتھ کو اپنی کمر کے پیچھے کر لیا تاکہ شاہ میر نہ دیکھ سکے

شاہ میر نے دیکھا کہ وہ کوی ری ایکٹ نہیں کر رہی ہے تو اہستہ سے پیچھے ہوا

اسے تو وہ لڑتی جھگڑتی ہی اچھی لگتی ہے ایسے خاموش نہیں کیونکہ ایک وہی تو تھی جو اسکے سامنے بولنے کی ہمت رکھتی تھی

- -

اذلان نے اپنے ہاتھ سلیب سے ہٹا کر اسکی کمر کے گرد باندھے اور تھوڑا بہت فاصلہ بھی ختم کیا

دعا کی سانسیں تو سینے میں ہی اٹک گی تھی

ہمممم کچھ بولو گی نہیں ویسے تو بہت بولتی ہو اذلان نے اسکے کان کے پاس جھک کر کہا اور ساتھ ہی اسکی کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھوا

دعا نے ہمت کر کے اسے پوری طاقت سے دھکا دیا اور اپنے کمرے کی طرف بھاگی

جبکہ اذلان نے اپنے بے خود ہو جانے پر سر پر ہاتھ پھیرا

مام اپنے پوتے پوتیوں کو دیکھنے کے لیے تیار ہو جایں اپکی بہو تو بہت جلد ماننے والی ہے

اس لڑکی کے اٹھارا سال کے ہونے میں بس کچھ ہی دن ھے

ہمیں جو کرنا ھے وہ بہت جلد کرنا ہوگا

لیکن صاحب اگر ہم اسکے اوپر کالا جادو کرتے ہوے تو ہمیں اس سے فایدہ کیا ہوگا

ہاہاہاہاہا یہ ہی تو تم لوگوں کو نہیں پتہ اس لڑکی میں دو دو شاہی خانداوں کا خون ھے اور وہ الگ الگ مخلوقات کا اور اوپر سے دونوں طرف سے ہی شہزادی ھے

تم نہیں جانتے ایک شاہی خاندان کے خون میں کتنی طاقت ہوتی ہے

اور سالوں پہلے جب انکے خاندان پر وار ہوا تھا تو سب نے اپنے خاندانوں کو محفوظ کرنے کے لیے ساری طاقتیں اس سترنگی انکھوں والی شہزادی میں منتقل کر دی

اب دن کے بارہ بجنے والے ہے جادو شروع کروں وہ لڑکی خو بخود ہماری طرف کھچنا شروع ہو جاے گی لیکن اگر وہ اٹھارہ سال کی ہو جاتی ہے تو کوی بھی جادو چاہے وہ سب سے زیادہ طاقت ور ہی کیوں نہ اس شہزادی کے اوپر اثر نہیں کریں گا

ہم اسے برای کی طرف کھینچے گیں۔۔۔۔۔۔

اسکے کہتے ساتھ ہی اسکے چمچوں نے اپنا کام شروع کر دیا

It'sabeautifulfeeling
Whatwegotdeepinside
Wegotaflamethatwilllastforever
TogetheryouandI
Sucharushofemotions
There'snowaywecanpushitaway
'Causethey'llnevertearourloveapart
Ourbondwillneverbreak
Doyoubelieveinthepower
Ofeverlastinglove
Wecanmakeitifwestaytogether
OurloveisjustenoughPromisemethisforever
We'llalwaysstaythisway

Wecanstartattheendoftime
Anddoitallagain

Ohmylove
I'mallyours
Andtherewillneverbeanotherone
'CauseI'meternallyyours
Myheart'saflame
Andit'sburninginyourname
Eventhroughthesandsoftime
Mylovewillalwaysgrow
AndIwon'tletgo
Nomatterifyou'renearorfar
Ourbondwillneverbreak
Promisemethisforever
We'llalwaysstaythisway
Wecanstartattheendoftime
Anddoitallagain
Ohmylove

I'mallyours
Andtherewillneverbeanotherone
'CauseI'meternallyyours
Myheart'saflame
Andit'sburninginyourname

For more visit (exponovels.com)

Eventhroughthesandsoftime
Mylovewillalwaysgrow
AndIwon'tletgo
(It'sabeautifulfeeling)
(We'vegotdeepinside)
Andtherewillneverbeanotherone
'CauseI'meternallyyours

Myheart'saflame
(Sucharushofemotions)
Burninginyourname
(Wecan'tpushitaway)
Eventhroughthesandsoftime
Mylovewillalwaysgrow
Myeternallove...

شاہ میر کی دلکش اواز نے پورے ماحول پر اپنا قبضہ جمایا ہوا

سبھی اس مغرور شہزادے کو دیکھ رہے تھے لیکن وہ تو صرف اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا

اناہیتا خود بھی دل ہی دل میں اسکی اواز کو داد دے رہی تھی

وہاں موجود ہر لڑکی کا خواب شاہ میر کو حاصل کرنے کا تھا لیکن وہ تو صرف اپنی شہزادی کو حاصل کرنا چاہتا تھا

سونگ کے ختم ہونے پر وہاں موجود ایک ایک بندے نے چیخ چیخ کر اسکی اواز کو سراہایا اور وہ بھی اپنا حق سمجھ کر اس وصول کر رہا تھا

شاہ میر جو اناہیتا کو ہی دیکھ رہا تھا ایک دم سے چونکا کیونکہ اناہیتا اگے چلی جا رہی تھی

اور اگے تھوڑی دور روڈ تھا جس پر بے تحاشہ گاڑیاں رواں دواں تھی

شاہ میر نے اپنا سر جھٹکا وہ کوی چھوٹی بچی تھوڑی تھی جو روڈ پر چلے جاتی لیکن اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی

گارڈز کے ہمراہ سٹیج سے اترا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

لیکن اناہیتا ہنوز اپنی پوزیشن پر ایسے ہی سیدھے چلے جا رہی تھی

کوی بھی کہہ سکتا تھا کہ اس وقت وہ لڑکی اپنے حواس میں نہیں تھی

شاہ میر اگے بڑھا اور تیز تیز چلنے لگا اور ساتھ ساتھ اناہیتا کو اوازیں دینے لگا

لیکن وہ تو کسی کو سنی نہیں رہی تھی

شاہ میر کی جان تو تب نکلی جب اناہیتا نے روڈ پر اپنے قدم رکھے اور اگے بڑھی

وہ شاہ میر سے کافی دور تھی

تبھی شاہ میر کے ذہین میں رات والا خواب گونجا

کہ وہ ہوا سے بھی تیز بھاگ سکتا ھے شاہ میر نے انکھیں بند کی اور اگلے ہی پل وہ اناہیتا کے پاس تھا شاہ میر کو لگا جیسے وہ بھاگا نہیں ہو بلکہ غایب ہوا ہو لیکن ابھی اس سب کے لیے اسکے پاس وقت نہیں تھا

شاہ میر نے واپس انکھیں بند کی تو وہ لوگ اس وقت سٹیج کے پچھلی طرف تھے

پاگل ہوگی ہواندھی تھی جواگے بڑھی جارہی تھی

شاہ میر کے دل کی دھڑکنیں ابھی بھی بہت زیادہ تیز تھی

لیکن اناہیتا نے کوی جواب نہیں دیا بلکہ چپ چاپ دوبارہ سے اگے بڑھنے لگی

شاہ میر نے حیرت سے اسے دیکھا جو بالکل پاگل لگ رہی تھی

شاہ میر نے اسکا رخ اپنی طرف کیا اور مکمل طور پر اسے جنجھوڑا

اسکے جھنجوڑتے ہی اناہیتا ایک دم سے ہوش میں ای اور اپنا سر پکڑا جو بے تحاشہ بھاری ہو رہا تھا

شاہ میر کو ایسا لگا جیسے وہ کسی گہری نیند سے جاگی ہوی ہو

ہم یہاں کیسے اے اناہیتا نے انکھیں بند کر کے اپنے بھاری ہوتے سر کو سمبھالا اور اگلے ہی پل وہ شاہ میر کے بازوں میں جھول گی

شاہ میر نے بے حد پریشانی سے اسے اپنے بازوں میں اٹھایا اج جو ہوا بالکل ہی غیر متوقع تھا

اناہیتا کے ہاتھ پر ڈایمنڈ پھر سے جگمگانا شروع ہو گے لیکن شاہ میر کا دھیان بالکل بھی اسکی طرف نہیں تھا

شاہ میر اسے ہوٹل میں لانے کی بجاے انو کے فلیٹ میں لے ایا

اور بیل بجای تھوڑی دیر بعد ہی اسی لڑکے نے دروازہ کھولا جیسے دیکھ کر اسکی انکھوں میں مرچیں بھرنیں لگی

انو کو کیا ہوا اذلان نے پریشانی سے شاہ میر سے پوچھا

لیکن شاہ میر نے کوی جواب نہیں دیا اور انو کو اسی طرح گود میں اٹھاے اندر کی طرف بڑھا

جبکہ اذلان نے حیرت سے اس الٹی کھوپڑی والے کو دیکھا

تم ہو کون اور انو کو ادھر دوں اذلان کو اچانک ہی بے تحاشہ غصہ ایا اور انو کو اس سے لینے لگا

یہی سوال اگر میں پوچھوں تو تم ہو کون جو میں انا ہیتا کو تمھیں دوں

شاہ میر نے سرخ انکھوں سے الٹا اس سے ہی سوال پوچھا

جبکہ اسکی انکھوں کا رنگ بدلتے دیکھ کر اذلان کے سر پر دھماکے ہوے

جزلان اسکے منہ سے بالکل ہی ہلکی سی سر گوشی نکلی

نہیں یہ میرا وہم بھی تو ہو سکتا ھے اذلان نے اپنا وہم سمجھا لیکن حقیقت کو کون بدل سکتا ھے

میں انو کا بھای ہو اس دفعہ اذلان نے نرمی سے جواب دیا

جبکہ شاہ میر کے سر منوں بھاری وزن اتر گیا انکھوں کا رنگ اسی وقت نارمل ہو گیا اور تھوڑا شرمندہ بھی ہوا وہ کیا سے کیا سمجھ بیٹھا تھا

اٹس اوکے لیکن انو کو کیا ہوا ھے اسے شرمندہ دیکھ کر اذلان نے بات بدلی

پتہ نہیں اچانک ہی بیہوش ہوگی اتنے میں دعا بھی باہر سے اوازیں سن کر کمرے سے باہر ای

انو کو کیا دعا نے روہانسی اواز میں پوچھا کچھ نہیں ہوا بس ویسے ہی تھوڑا سہ بیہوش ہوگیا ھے

اذلان نے دعا کو تسلی دینے کے لیے الٹے سیدھے الفاظ بولے

جس پر پریشانی والی سچویشن میں بھی شاہ میر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گی

شاہ میر نے انو کو صوفے پر لٹایا اور ڈاکٹر کو کال کرنے لگا

#Surrprise
#Gawahy_ishq
#Epi_07
#wrriter_afzonia_zafar
#dont_copy_paste_without_my_permission
نہیں نہیں میرا جادو ناکام نہیں ہو سکتا ھے کس میں ھے اتنی طاقت جو میرے جادو کے اثر کو توڑ سکے

تم لوگ جاری رکھواپنا کام اب میں وہ کروں گا جس کی میں نے کوشش کی تھی کہ میں نہ کروں

لیکن میں پاورز چاہتا ہو اور اسکے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے میں کروں گا

ان طاقتوں کے لیے میں نے اپنے جگری دوست اپنی پیاری بہن سب سے دشمنی مول لی اپنی قربانیوں کا میں ضایع نہیں جانے دوں گا

تم لوگ شروع کروں میرے پاس صرف چند دن ھے وہ سفاکی سے بولتے ہوے اپنا چلا شروع کرنے لگا

- -

تھوڑے سے انتظار کے بعد ڈاکٹر اچکی تھی

سب سے پہلے اسنے اناہیتا کا بلڈ پریشر چیک کیا

لیکن وہ سوی اگے ہی نہیں بڑھ رہی تھی ڈاکٹر خود پریشان ہوگی

ای تھینک میری مشین خراب ہوگی ھے

میں انھیں انجیکشن لگا دیتی ہو تھوڑی دیر بعد انھیں ہوش اجاے گا

ڈاکٹر خود حیران تھی ابھی تو وہ صحیح سلامت مشین کو لای تھی جلدی سے انجیکشن لگایا اور چلتی بنی

پیچھے سے وہ حیران پریشان ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گے

- -

کافی دیر تک بھی بھی اناہیتا کو ہوش نہیں ایا تو سبھی کو ہی پریشانی ہونے لگی

اتنے میں فاریہ بیگم کی کال ای جنھوں نے ارجنٹ میر کو گھر بلایا تھا

میر نے ان دونوں کو انو کا خیال رکھنے کا کہا اور اسکے ہوش میں انے کی اطلاع دینے کا کہا اور چلا گیا

اذلان تم اناہیتا کو کمرے میں لیٹا دوں دعا نے پریشانی سے کہا تو اذلان نے اثبات میں سر ہلایا اور انو کو خود میں اٹھا کر کمرے کی طرف بڑھا

بیڈ پر سے لٹا کر کمبل ٹھیک کیا

دعا نے کمرے کے سارے اے سی اون کردیے۔جس پر اذلان نے حیرت سے دعا کی طرف دیکھا

دعا تم پاگل ہوگی ہو اس ٹھنڈ لگ جاے گی باہر بھی موسم خراب ہو تمھیں ہیٹر چلانا چاھیں اذلان نے پریشانی سے دعا کو ڈانٹتے ہوے کہا

نہیں اذلان دعا ہم سے تھوڑی الگ ھے ویسے بے تحاشہ گرمی لگتی ھے جسکی وجہ سے گرمی کی وجہ سے اسکے ریش ہوجاتے ھیں

برف باری ہوتی ھے تب جاکہ اناہیتا اتنی نارمل رہتی ھے تم کیا اناہیتا کو کبھی جیکٹ پہنے دیکھا ھے

اذلان کے اوپر ایک ایک کر کے انکشاف ہورہا تھا کیا اسکا شک سہی تھا یہ پھر یہ صرف ایک اتفاق ھے

دعا کھانا بنانے کے لیے باہر چلے گی جبکہ اذلان کافی دیر اناہیتا کو دیکھتا رہا پھر دعا کی مدد کرنے کے لیے باہر چلا گیا

انو کو اپنے پورے جسم میں کانچ چبھتے ہوے محسوس ہوے

ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکا پورا جسم زخمی ہو لیکن انکھیں کھلنے سے انکاری تھی

اناہیتا نے ہمت کر کے اپنی انکھیں کھولی اور ارد گرد دیکھا

تو اپنے اپ کو اپنے بیڈ پر پایا تبھی اسکی نظر اپنے ہاتھ پر پڑی جہاں کانچ چبھے ہوے تھے

اور ہاتھ میں سے خون نکل رہے تھے

ایک دلخراش چیخ اناہیتا کے گلے سے نکلی

دعا اور اذلان کھانا بنا رہے تھے جب انھیں انو کی چیخ سنای دی

دونوں ہی سیکنڈ کی دیر کیے بغیر اسکے کمرے کی طرف بھاگے

دعا تو دروازے پر ہی رک گی کیونکہ پورے کمرے میں کانچ ہی کانچ پھیلا ہوا دعا احتیاط سے اگے بڑھی
لیکن پھر بھی اسکے پاوں میں کانچ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چھب گے

لیکن پھر بھی پروا کیے بغیر روتی ہوی اناہیتا کی طرف بڑھی

اور اسے اپنے حصار میں لیا اذلان ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر کمرے سے سارے کانچ کے ٹکڑوں کو
غایب کیا

اور میر کو فون کیا

اناہیتا کے دونوں ہاتھوں میں بری طرح سے کانچ چبھے ہوے تھے اور جبکے منہ پر بھی کچھ خراشیں تھی

جن سے تھوڑا تھوڑا خون نکل رہا تھا

اذلان نے جیسے ہی میر کو فون کیا اور دوسرے ہی پل اپنے دادا کے کمرے کے باہر کھڑا تھا.جس طرح
ایک بھای اپنی بہن کے لیے پریشان ہوتا ھے ٹھیک اسی طرح اذلان ایک بھای کی طرح پریشان تھا

اذلان نے روم کو ناک کیا اور اجازت پاتے ہی اندر کی طرف بڑھا

- -

میر بے حد خوش ہوا جب اسے پتہ چلا کہ اناہیتا کو ہوش اگیا ھے

فاریہ بیگم کو میر کے نکاح کے بارے میں پتہ چل چکا تھا جس پر انھوں نے بے حد ناراضگی کا اظہار کیا اور ہنوز ناراض تھی

جبکہ شہریار صاحب اپنے بیٹے کی خوشی کو دیکھ کر کافی خوش تھے

میر نے اپنی موم کو بعد میں اچھے سے منانے کا فیصلہ کیا اور اگلے پل وہ دعا کے فلیٹ میں موجود تھا جہاں سے انو کے رونے کی اوازیں اارہی تھی

شاہ میر پریشانی سے کمرے کی طرف بڑھا

لیکن وہاں کا ماحول دیکھ کر اسکے ہوش ہی اڑ گے

اناہیتا شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر روتے ہوے اپنے منہ اور ہاتھوں کے زخم کو دیکھ رہی تھی

جبکہ اسے روتا دیکھ کر دعا خود بھی روتے ہوے اسے چپ کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

یہ کیسے ہو شاہ میر حیرت سے سوال کرتے ہوے اگے بڑھا اور انو کو سینے میں بھینچا

اسکی جان ہی نہیں نکلی بس ورنہ اناہیتا کی حالت دیکھ کر اسکی دھڑکنیں ایک پل کے لیے ساکت ہو گی تھی

شاہ میر نے جیسے ہی اناہیتا کو اپنے گلے لگایا اسکے ہاتھ پر موجود اسکا نام ایک بار پھر سے روشن ہو گیا

ہمیں خود نہیں پتہ یہ کیسے ہوا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی میں اور اذلان کچن میں گے تھے تبھی انو کے چیخنیں کی اوازای اور دیکھا تو یہ سب ہوا تھا دعا نے روتے ہوے بتایا

انو سے وہ جان سے زیادہ پیار کرتی تھی اسکی حالت انو سے زیادہ دعا کو تکلیف دے رہی تھی

دادو کالے جادو کو کوی توڑ ہے اذلان سیدھا اپنی بات پر ایا

ہر چیز کا توڑ ھے اذلان لیکن تم جس کی بات کر رہے ہو وہ بہت بڑا جادو گر ھے

جس نے اپنے کالے جادو کے ذریعے بہت سے جنوں کو اپنے قید میں کیا ھے

دادو کچھ تو ہو گا اسکا توڑ وہ بہت تکلیف میں ھے اور مجھے لگتا ھے وہی ہماری شہزادی ھے اذلان نے
اپنے شک کو عقیل صاحب کے سامنے رکھا

دیکھو اذلان اگر تمھیں صرف لگ رہا ھے تو اس سے کچھ نہیں ہو گا وہ ہماری شہزادی ھے

اسکی حفاظت کرنا ہمارا فرض ھے لیکن فلحال اسکا کوی توڑ نہیں ھے

اگر وہ عام انسان ھے تو شاید کے وہ مر جاے لیکن اگر وہ ہماری شہزادی ھے تو اسے مقابلہ کرنا ہو گا وہ
اتنی کمزور نہیں ہو نگی کہ اسکا مقابلہ نہ کر سکے

انکے کہنے پر اذلان نے سختی سے اپنی انکھیں بند کی وہ کیسے اپنی بہن کو مرا ہوا تصور کر سکتا ھے

لیکن یہ سب کوی کیوں کر رہا ھے اس دفعہ اذلان کی انکھوں میں انسواے جن سے عقیل صاحب نے نظریں چرای

اذلان ان سب کا مقصد کیا ھے یہ بات ہم نہیں جانتے اور تم اپنے مقصد سے مت بھٹکو یہ انسو تمھیں تمھارے مقصد تمھاری شہزادی کو ڈھونڈنے میں رکاوٹ بنے گیں وہ صرف عام انسان ھے تم جانتے ہو یہ صرف تمھیں بس تکلیف دے گا اب تم جاسکتے ہو

عقیل صاحب نے حقیقت اسکے سامنے رکھی جس سے اذلان کو کوی فرق نہیں پڑا کیونکہ جو اسنے سوچا ھے وہ وہ کر کر رہے گا

- -

شاہ میر نے با مشکل ہی اسے چپ کروایا

اور اسے بیڈ پر بٹھا کر اسکے زخموں کی ڈریسنگ کرنے لگا

اتنے میں اذلان بھی اگیا دعا کی سرخ انکھوں سے نظریں چرای

اپنا وہ والا ہاتھ بھی دوں میر نے نرمی سے اسکا سیدھا ہاتھ مانگا

جواس نے اپنی کمر کے پیچھے چھپایا ہوا تھا

نن ۔ نہیں دعا کر دیں گی انو نے دعا کی طرف دیکھا

ہاں شاہ میر بھای میں کر دوں گی اپ وہاں بیٹھ جاے دعا نے بھی سمجھتے ہوے جلدی سے انو کے پاس اکر بیٹھی

میر نے نا سمجھی سے دیکھا پھر کھڑا ہو کر اذلان کے ساتھ باہر چلا گیا

دعا نے اسکے زخموں کی ڈریسنگ کی

ہر کوی خاموش تھا سب کے ذہین میں یہی سوال اخر یہ ہوا کیسے سواے اذلان کے جس کے ذہین میں یہ سوال تھا

اخر انو کی کسی سے کیا دشمنی ھے اتنا کہ اسکے اوپر جان لیوا حملہ کیا

شاہ میر واپس گھر جانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن پھر اسے کالز پہ کالز آرہی تھی اسی وجہ سے وہ واپس چلا گیا

دعا نے اناہیتا کا سر اپنی گود میں رکھا اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی

دعا ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہورہا ہے یہ بہت ڈراونا ھے اناہیتا کی انکھوں سے ایک بار پھر انسو جاری ہو گے

جس پر باہر کھڑی اذلان نے ضبط سے مٹھیاں بند کی

دعا تم زیادہ مت سوچو ٹھیک ھے اور چپ کر کے سو جاو میں تمھارے پاس ہو ٹھیک ھے دعا نے اسکے انسو صاف کیے

تھوڑی دیر بعد ہی اناہیتا سو گی تھی اور بیڈ سے ٹیک لگاے دعا بھی سو گی تھی جبکے اسکے پاوں میں کانچ چھبنے کی وجہ سے جو خون نکلا تھا وہی جم چکا تھا

اذلان کو جب پکا یقین ہو گیا کہ وہ دونوں سو چکی ھے تو انکے کمرے میں ایا

انو اور دعا دونوں کو سیدھے کر کے بیڈ پر لٹایا اور کمبل ڈالا

دعا کے پاوں کے پاس بیڈ سے نیچے بیٹھا اور اسکے زخموں پر ہاتھ رکھا

تو وہاں زخموں کا نام و نشان بھی نہیں تھا اذلان اٹھ کر انو کی طرف ایا

اور اسکے زخموں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی

اذلان اپنی پوری طاقت لگا کر بھی اسکے زخموں کو ٹھیک نہیں کر پایا

لیکن اس نے ہار نہیں مانی اپنی پوری کوشش کی لیکن کوی فایدہ نہیں ہوا انیس بیس کا بھی

اتنے میں دعا تھوڑی کسمسای اور اذلان فورا اپنے کمرے میں ایا

- -

#Gawahy_ishq

#Epi_08
#wrriter_afzonia_zafar
#dont_copy_paste_without_my_permission
اذلان واپس اپنے کمرے میں تو آگیا لیکن اس وقت اسکی سوچوں کا دارمدار شاہ میر ہی تھا

مجھے پتہ لگانا ہی ہوگا کہ یہ جزلان ھے یہ نہیں کیونکہ اتنے دشمنوں سے ہماری شہزادی کو صرف جزلان ہی بچاسکتا ھے

لیکن میں یہ بھی تو شیور نہیں ہو یہی ہماری شہزادی ھے یہ نہیں

اس وقت اذلان جتنی بڑی مصیبت میں تھا یہ بات وہی جانتا تھا

ایک منٹ دادو نے کہا تھا ہماری شہزادی کے ہاتھ میں اسکا نام ہیروں سے لکھا ہوگا اس دن میں نے بھی اناہیتا کے ہاتھ پر اسکا نام دیکھا تھا

لیکن مجھے لگا یہ صرف ٹیٹو ھے لیکن اناہیتا نماز پڑھتی تو وہ کم ازکم ٹیٹو تو اپنے ہاتھ پر نہیں بنوائے گی

اور کل انو جس ہاتھ پر اسکا نام لکھا تھا اس ہاتھ پر شاہ میر سے ڈریسنگ کروانے سے منع کردیا

تو مطلب اگر شہزادہ جزلان اناہیتا کے قریب ایا اور اسے چھوے گا اگر یہ شہزادی ہوی تو اسکے نام سے روشنی نکلنا شروع ہوجاے گی

لیکن اناہیتا کی انکھیں ہوسکتا ہے وہ لینز لگاتی ہو کیونکہ اس دن اسکی بلیک کلر کی تھی

اوراج اسنے براون لینز لگاے ہوے تھے

اس وقت اناہیتا سوی ہوی ہے اور ظاہر ہے وہ لینز تو لگا کر نہیں سوے گی

اگر میں اسکی انکھیں دیکھنا چاہوں تو دیکھ سکتا ہو

اذلان خود سے ہی باتیں کر کے تقریبا اپنی ساری باتیں کلیر کر چکا تھا اب بس اسے صبح کا انتظار تھا

جب شاہ میر یہاں اے گا اور وہ اسکے ہاتھ کو دیکھ لے گا

- -

دعا نے اناہیتا کو اٹھانے کے لیے اسکے کندھے سے پکڑ کر ہلایا

لیکن حیرت کی بات اناہیتا ایک ہی دفعہ ہلانے سے اٹھ گی

اناہیتا نے جب انو کی طرف اپنا چہرہ کیا تو اسکی حیرت کی انتہا نہیں رہی کیونکہ اناہیتا کی سفید رنگت بلکل ہی پیلی پڑی ہوی تھی اور انکھوں کے نیچے گہرے ڈارک سرکلز ایسے لگ رہی تھی جیسے صدیوں کی بیمار ہو

اناہیتا دعا کے منہ سے سسکی نکلی

دعا نے کہنے پر اناہیتا نے اٹھ کر اپنے اپ کو شیشے میں دیکھا تو وہی بت بن گی کہی سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ہنستی کھیلتی خوبصورتی کی مثال اناہیتا ہی ھے

اناہیتا نے بغیر کوی ری ایکشن دیے واش روم میں گی

واش روم سے باہر نکلی تو وہ بالکل ریڈی تھی

اناہیتا کہی جا رہی ہو دعا نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ اس وقت اسکی کہی بھی جانے کی حالت نہیں تھی

ہاں ہماری جاب اگر ہم نے چھٹی کی تو ہمیں فاین دینا ہو گا جو ہم نہیں دے سکتے ھے

لیکن انو شاہ میر بھای نے خود تمھارے ریسٹ کے لیے کہا پاگل مت بنو اور لیٹ جاوں دعا نے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی

دعا پلیز ہمیں مت روکوں دم گھٹ رہا ھے ہمارا گھر میں ہم پرامس کرتے ھیں اگر ہماری تھوڑی سی بھی طبعیت خراب ہوی تو ہم واپس اجاے گیں ان نے کہا ہی اس طرح کہا کہ وہ منع نہیں کر سکی

انو نے اپنے لینز لگاے اور میک اپ کیا جسکی وجہ سے اسکے منہ پر نشان اور ڈارک سر کلز چھپ گے تھے

اور باہر نکلی اتنے میں ہیری سر (گنجے کا) کی کال ای جس میں انھوں نے دعا اور انا ہیتا کو افس میں بلا دیا تھا

دعا نے انا ہیتا کی طرف سے ایکسکیوز کر دیا اور خود جانے کے لیے تیار ہونے لگی اور یادا نے پر شاہ میر کو کال کر کے انو کے انے کا بتایا

شاہ میر کو جیسے ہی اناہیتا کی کال ای وہ پریشانی سے فوراََہی ہوٹل کی طرف جانے لگا

کیونکہ اناہیتا کو شاہ میر کے گھر کا نہیں پتہ تھا اور نہ ہی شاہ میر نے اسے بتایا تھا

وہ جب ہوٹل پہنچا تو اناہیتا اسکے کمرے میں ہی بیٹھی تھی میر نے کال کر کے مینیجر سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اسے چابی دے دے

شاہ میر نے اسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا اور اس سے ڈیٹیلز پوچھنے لگا

اپکو ایک گانے کے لیے فلم انڈیسٹری والے ساین کرنا چاھتے ھیں

اور دو دن بعد اپکے ایک دن میں دو کنسرٹ ھے اور دبئی میں میوزک انڈسٹری والے اپکا کنسرٹ وہاں کروانا چاہتے ھیں

اناہیتا نے ساری ڈیٹیلز اسے بتای

دب ئی والے کو ابھی اگے بڑھا دو اور پرسوں والے دو نوں کنسرٹ کے لیے ہاں کردوں اور سونگ کے لیے میں سوچ کے بتاوں گا

شاہ میر نے اسے مسکراتے ہوے بتا یا وہ اسے ٹھیک لگ رہی تھی اب اسے کیا پتہ اناہیتا نے میک اپ کیا ہوا تھا

شاہ میر اسے بالکل ٹھیک دیکھ کر ریلیکس ہو گیا تھا

اچھا اب کل سے تم اس ایڈریس پر اوں گی اوکے شاہ میر نے اسے ایڈریس سمجھاتے ہوے کہا

لیکن اسے مسلسل اناہیتا کی خاموشی چبھ رہی تھی

ایسا کروں بلکہ تم میرے ساتھ میرے گھر چلو شاہ میر نے کچھ سوچتے ہوے اسے اپنے گھر کا بتایا

اناہیتا نے بغیر کچھ بھی کہے اثبات میں سر ہلایا اور اسکے ساتھ چل دی

اناہیتا کیوں نہیں ای گجے نے شفقت سے پوچھا

سر وہ اناہیتا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی وجہ سے دعا نے انھیں پریشانی سے بتایا

کیا ہوا انکے لہجے میں تفشیش تھی اور ساتھ میں پریشانی بھی

کچھ نہیں سر اپ بتاو اپ نے کیوں بلایا تھا دعا نے انسے کام کی بات پوچھی

ہاں ایک کرمنل ھے جس کا پولیس بھی ابھی تک کوی سراغ نہیں نکال پای ھے اسی لیے کچھ پولیس والوں نے مجھ سے مدد مانگی اور میرے ذہین میں تم دونوں ای

اور اگر اناہیتا یہ کام نہیں کریں گی تو بنٹی تمھارے ساتھ جاے گا تم لوگوں نے کرنا کیا ھے اسکے گھر جانا ھے اور بس اسکے خلاف کچھ ثبوت لانے ھے تم دونوں کی سیکورٹی کی پوری ذمہ داری میری ہوگی

اور یہ کام کرنا لازمی میں ورنہ میں فورس نہیں کرتا انکے بات ختم ہوتے ہی دعا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس بندے کی ساری انفاریمشن لے کر باہر چلے گی

دعا کے باہر جاتے ہی ہیری نے جلدی سے فون نکال کر کسی کو بے تابی سے کال ملای

For more visit (exponovels.com)

اذلان کی گاڑی شاہ میر کی گاڑی کے پیچھے ہی تھی

جسکا ان دونوں کو نہیں پتہ تھا

اذلان بہت ہی چالاکی سے ان کا پیچھا کر رہا تھا کیونکہ شاہ میر کی حسیں بہت تیز تھی جن سے وہ تھوڑا جو نکنا تھا

گاڑی شاہ میر کے گھر کے باہر رکی تو اذلان نے اپنا فوکس ان پر کیا

اناہیتا باہر نکلی تو اذلان کا سارا دھیان اسکے سیدھے ہاتھ پر تھا

جبھی دوسری طرف سے شاہ میر نکلا

اچانک ہی اذلان کی انکھوں نے رنگ بدلا اور اناہیتا کو زوردار چکر ایا

جیسے ہی اناہیتا گرنے لگی شاہ میر نے سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر اناہیتا کو اپنی باہنوں میں بھر کر سہارا دیا

لیکن اناہیتا کا ہاتھ اذلان کی نگاہوں سے چھپ گیا تھا جس پر اذلان نے اپنے دونوں ہاتھ سٹیرنگ پر مارے

اناہیتا ٹھیک ہو تم میر نے بے حد پریشانی سے اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

نہیں ہم ٹھیک ھے بس پتہ نہیں کیوں اچانک ہی چکر سہ اگیا تھا

اناہیتا نے سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر شاہ سے دور ہوی

شاہ میر نے اناہیتا کا ہاتھ پکڑا اور اندر گیٹ کی طرف بڑھا

تبھی اذلان کی نظر اناہیتا کے ہاتھ پر پڑی جو پوری اب و تاب سے جگمگا رہا تھا

اذلان کی خوشی کا کوی ٹھکانہ نہیں تھا وہ خوش تھا بے حد خوش

اسے جلد از جلد سب کو یہ خوش خبری سنانی تھی

- -

دادو مجھے ہماری شہزادی اور شہزادے جزلان اور اسکا بھی کا پتہ چل گیا ھے

ازلان نے خوشی سے عقیل صاحب کو بتایا لیکن انکے چہرے پر خوشی کے کوی بھی تاثرات نہیں تھے

دادو کیا ہوا اپکو خوشی نہیں ہوی ازلان نے حیرت سے پوچھا جتنی عقیل صاحب نے ان سب کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی یہ بات سبکو پتہ تھی لیکن اب ایسا کیوں کہ وہ خوش نہیں ھے

نہیں ازلان ہماری شہزادی پر بہت بڑا خطرہ منڈلا رہا ھے اور ہم سب اتنے مجبور ھے کہ ہم انکی کوی مدد انکی حفاظت تک نہیں کر سکتے ھیں

اب سب کچھ تم تینوں کے حوالے ھیں کہ تم کس طرح اپنی شہزادی کی حفاظت کرتے ہو

جتنا تم سوچ رہے ہو اس سے زیادہ شہزای پر خطرہ ھے اور یہ بات تم ابھی کسی کو نہیں بتاوں گے کہ شہزادی مل چکی ھیں

یہ خطرہ اٹھارہ تک ہونے تک نہیں ھیں اذلان شہزادی کا اصل امتحان تو انکے اٹھارہ سال ہونے کے بعد شروع ہوگا جو تکلیف دہ بھی ہوگا

لیکن ایسا کیوں ھے دادو ہماری شہزادی کے لیے ہی یہ سزا کیوں اذلان نے حیرت سے پوچھا

اسکا جواب تمھارے سوال میں ہی ھے اذلان کیونکہ وہ شہزادی ھے

#Gawahy_ishq
#epi_09
#Wrriter_afzonia_zafar
#Dont_copy_paste_without_my_permission
شاہ میر اسے لے کر گھر ایا تو فاریہ اور شہریار صاحب گھر پر نہیں تھے وہ کسی پارٹی میں گے تھے

اناہیتا تو اس گھر کو دیکھ کر ہی سٹل ہوگی گھر تھا یہ شیشے کا محل تھا ہر طرف شیشے ہی شیشے لگے ہوے تھے گولڈن اور وایٹ کلر کے کمبینیشن میں بے حد خوبصورت لگ رہا تھا

اناہیتا کی انکھوں میں اس وقت ستایش ہی ستایش تھی جسے شاہ میر باخوبی محسوس کر رہا تھا

انا ہیتا اس محل نما گھر کو دیکھنے میں مصروف تھی جبکے شاہ میر اپنی زندگی کو دیکھنے میں مصروف تھا

وہ کب اسکے دل کے اتنے قریب ہوی اسے پتہ ہی نہیں چلا احساس تو اسے تب ہوا تھا

جب وہ اس ٹرک کے سامنے انے لگی

اچانک ہی شاہ میر کے ذیہن میں ان بزرگ کی باتیں گھومی کہ وہ لوگوں کے ذہہین پڑھ سکتا ھے

شاہ میر نے انکھیں بند کی اور انا ہیتا کے ذہین کو پڑھنے کی کوشش کی لیکن اس وقت اسے کچھ بھی سنای نہیں دیا

جاو میرے لیے کافی بنا کر لاو وہ ادھر کچن ھے شاہ میر نے انا ہیتا کی محویت کو توڑتے ہوے کہا

جس پر انا ہیتا نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

نوکر لگی ہو تمھاری جو تم کہوں گے جاو کافی بنا کر لاو اور ہم بھی لبیک لبیک کہتے بھاگے جاے گیں اور افی لا کر سر جھکا کر اپکو پیش کریں گے

انا ہیتا کو اسکے انداز پر ایک دم ہی غصہ چڑھا اور اپنے پرانے روپ میں اتے ہوے بولی

شاہ میر کو ایک دم ہی بے حد خوشی ہوی پرانی انا ہیتا کو دیکھ کر

ہاں تم کروں گی کیونکہ تم نے کنٹریکٹ پیپر پر ساین جو کیے ھیں شاہ میر اسے چڑاتے ہوے فون نکالا اور کنٹریکٹ پیپر کی کھینچی ہوی پک کو اسکے سامنے کیا

تم مگر مچھ کہی کہ ایک نمبر کہ دو نمبر انسان ہو گھٹیا کہی کہ انا ہیتا کہ منہ میں جو ایا وہ کہہ دیا

یہ ایک نمبر کے دو نمبر کا انسان کیسے ہوتا ھیں یہ تو ایک نمبر کا ہوتا ھے یہ دو نمبر کا ہوتا ھے شاہ میر نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوے کہا

جس پر انا ہیتا بس اپنے دانت کچکچا کر رہ گی لیکن قسم تو اس نے بھی کھالی تھی اج وہ کسی بھی قیمت شاہ میر صاحب کو کافی نہیں بنا کر لاے گی

آآآانا ہیتا نے انکھیں بند کر کے گرنے کی بھرپور ایکٹنگ کی

شاہ میر کی ساری شوخی ایک سیکنڈ میں نکلی وہ تو شکر تھا انا ہیتا اسکے پاس ہی کھڑی تھی اسے گرنے سے پہلے ہی تھام چکا تھا

انا ہیتا کیا اہوا تم ٹھیک ہو شاہ میر اسکے بار بار چکرانے پر ڈر گیا تھا

نہیں ہم ٹھیک ھے اپ ہمیں چھوڑے ہم اپکو کافی بنا کر لاتے ھیں انا ہیتا نے معصومیت سے انکھیں جھپک کر کہا

نہیں کوی ضرورت نہیں ھے میں خود بنا کر لاتا ہو تم یہاں بیٹھو کسی چیز کی ضرورت ھے تو مجھے بتاو میں بنا کر لاتا ہو شاہ میر نے اسے صوفے پر بیٹھاتے ہوے کہا

اور صدا کی بھوکی کھانے کے نام پر انا ہیتا کے منہ میں پانی اچکا تھا اور اوپر سے اس نے صبح سے کھایا بھی کچھ نہیں تھا

نہیں اپ رہنے دوں اپکو تکلیف ہوگی ہم خودا پنے لیے چکن سینڈوچ اور چاینیز سیلڈ بنالوں گی اپ ہمیں بس کچن کا بتا دے اناہیتا نے ایکٹنگ میں تو شاہ رخ خان کے باپ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا

نہیں تم بیٹھو میں بنا کر لاتا ہو شاہ میر ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر کچن کی طرف بھاگا

اناہیتا شاہانہ انداز میں بیٹھی اور میز سے ریموٹ اٹھا کر سامنے بڑی سی ایل سی ڈی کو چلایا اور بڑی شان سے دیکھنے لگی اخر کوا پنے مقصد میں کامیاب جو ہوی تھی

- -

دعا اور بنٹی اپنے مطلوبہ پتے پر پہنچ چکے تھے

دعا مجھے تو سمجھ نہیں ارہا کرنا کیا ھے

دیکھو بنٹی تھوری ہی دیر پورا اندھیرا چھا جاے گا اور ہم اپنا کام کر سکتے ھیں تم ایسا کرنا میں اندر جاوں گی دیوار پھلانگ کر اور جیسے ہی میں دیوار پھلانگوں تم نے ساری الیکٹر سیٹی کی سپلای کو بند کر دینا ھے میں دس منٹ کے اندر اندر واپس اجاوں گی تم کار کو یہی سٹارٹ کر کے رکھنا

وہ ایک چھوٹا سہ فلیٹ تھا جہاں وہ لوگ کھڑے تھے کیونکہ وہ کریمنل اپنی پہچان چھپا کر رہتا تھا تاکہ اسکے اوپر کسی کو شک نہ ہو

اور پولیس تو ویسے بھی اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی کیونکہ اسکے کچھ ادمی پولیس میں تھے جیسے ہی وہ لوگ ریڈ ڈالنے کی سوچتے وہ اپنا ٹھکانہ بدل دیتا جسکی وجہ سے اب تک پولیس والوں کو کوی ثبوت نہیں ملا تھا

بنٹی نے سر اثبات میں ہلایا جبکے دعا دیوار کو چڑھنے لگی جو کہ تھوڑی مشکل تھی پر وہ کامیاب ہوگی تھی جیسے ہی دعا اندر کودی بنٹی نے بجلی کا سارا کنیکشن بند کردیا

دعا احتیاط سے اندر کی طرف بڑھنے لگی

وہاں صرف دو کمرے تھے اور ایک کچن تھا جسکا گنجے نے اسے پہلے ہی بتایا ہوا تھا

دعا نے اندر کمرے میں داخل ہو کر ساری الماریاں اور درازوں کو کھنگالنا شروع کر دیا

تقریبا دس منٹ بعد اسے اسکی مطلوبہ فایل مل گی تھی

دعا جلدی سے کمرے سے باہر نکلی

تبھی سامنے سے اندر آتے کسی سانڈ سے ٹکڑای دعا کے سر پر تارے گھومنے لگے

جبکہ سامنے والا شخص اپنے کارناموں کی فایل اس لڑکی کے ہاتھ میں دیکھ کر اسے خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا

دعا نے اپنے چکراتے ہوئے سر کو سمبھالا لیکن جیسے ہی اس سانڈ پر پڑی دعا کی سانسیں تک خشک ہوگی مر گے اب دعا کے منہ میں سر گوشی نکلی

دیکھ لڑکی اس فایل کو چپ چاپ وہی رکھ دے مر تو ویسے بھی تم نے جانا ھے سامنے والا بندہ دھاڑتے ہوئے بولا

اچھا اگر اج میں نے مر ہی جانا ھے تو اپنی فایل میرے مرنے کے بعد خود ہی رکھ دینا کہی تم ان کی طرح آلسی تو نہیں جسے ایک کام کرنے سے موت پڑتی ہے ہاے میں تو انو سے بھی نہیں ملی دعا کی دہاہیاں عروج پر تھی

For more visit (exponovels.com)

جبکہ وہ سانڈ منہ کھولے اسکے بیان سن رہا تھا

تبھی اس سانڈ کو غصہ ایا اور دوسری طرف رکھے دراز میں سے جھک کر گن نکالنے لگا

جبکہ دعا نے موقع پاتے ہی پیچھے پڑا ن گلدان اٹھایا اور اپنی پوری طاقت سے اس سانڈ کے سر میں مارا اور ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر باہر بھاگی

اور گیٹ کھول کر باہر نکلی تو سامنے ہی بنٹی کار کو اسٹارٹ کیے سٹیرنگ پر سر رکھے سو رہا تھا

دعا کا دل کیا اسکا بھی سر پھاڑ دے ایک تو وہ موت کے منہ سے نکل کر ای اور یہ صاحب مزے سے سو رہے تھے

دعا نے اپنے سانس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی اور اسکی کمر میں مکے برسائے

کمینے وہ ابھی باہر اجائے گا جلدی گاڑی اگے بڑھا بنٹی نے نیند سے بھری انکھیں کھولی لیکن کچھ سمجھ نہیں ایا لیکن سچویشن سمجھنے پر جلدی سے گاڑی اگے بڑھا دی اور دعا نے سکھ کا سانس لیا وہ الگ بات تھی اسکے ہاتھ اور پاوں ابھی تک کپکپا رہے تھے

For more visit (exponovels.com)

- -

اذلان کافی دیر سے انابیتا اور دعا کا انتظار کر رہا تھا

تبھی دعا دروازہ کھول کر اندر لیکن اسکے چہرے پر ہوایاں اڑ رہی تھی جو اذلان کو ٹھٹکنے پر مجبور کر رہی تھی

اذلان نے کچھ نہیں پوچھا اٹھ کر کچن سے پانی لا کر دعا کو دیا جسے وہ ایک سانس میں ہی گٹک گی

اذلان اسکے سامنے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا

اور اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر انکھیں بند کی

اور وہ سارا منظر اسکی انکھوں کے سامنے گھومنے لگا جس سے وہ اتنا زیادہ گھبرای ہوی تھی

مطلب وہ اسی لیے اتنا زیادہ ڈری ہوی تھی کہ اس سانڈ نے اسے دیکھ لیا ھے اور وہ کبھی بھی اسے مار سکتا ھے

اذلان واپس اپنی جگہ پر بیٹھا اور مسکراہٹ چھپای

ایک تو وہ اس بات کے لیے بے حد خوش تھا کہ وہ اگر اب دعا سے شادی کرنا چاہے تو اسکے راستے میں کوی نہیں اے گا

اور اوپر سے اسکی شہزادی اور شہزادہ مل گیا

اب بس اذلان کو شاہ میر کو اسکے بارے میں سب بتانا تھا تاکہ وہ اپنی پاورز کو جان سکے اور انابیتا کی حفاظت کر سکے

کیونکہ جیسے جیسے وہ اپنے اٹھارویں سالگرہ کے قریب ہوگی ویسے ہی اہستہ اہستہ انابیتا کی تھوڑی تھوڑی پاورز شو ہوگی

اور ویسے ہی اسکے اوپر خطرہ بڑھے گا

شاہ میر جب کھانا بنا کر لایا تو انابیتا اپنے ہاتھ پر سر رکھے معصومیت سے سو رہی تھی

شاہ میر اہستہ سے اسکے قریب بیٹھا اور کھانے کی ٹرے کو میز پر رکھا

اور اسے دیکھنے لگا کافی دیر بعد بھی جب اسکی نظروں کا زاویہ نہیں بدلا تو اسکی نظروں کے تپش سے اسکی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوی

لیکن شاہ میر نے اپنی نظروں کا زاویہ نہیں بدلا

اناہیتا اٹھی تو اسکی پہلی نظر شاہ میر کے چہرے پر پڑی جو انکھوں میں بے حد محبت لیے اسے دیکھ رہا تھا

لیکن اناہیتا کو یہ محبت نہیں دیکھی نہ ہی اسے کوی فرق پڑتا ھے اسکے لیے یہ بس ایک کنٹریکٹ تھا اور کچھ نہیں

کھانا کھالو ٹھنڈا ہو رہا ھے شاہ میر نے اسکا دھیان کھانے کی طرف کیا جسے وہ للچاتی نظروں سے دیکھنے لگی

اور مزے سے اپنے چکن سینڈوچ کھانے لگی اگے انے والے ہر خطرے سے بے نیاز

شاہ میر نے مسکراتے ہوے اسے دیکھا اور اپنی کافی اٹھا کر پینے لگا

#gawahy_ishq
#Epi_10
#Wrriter_afzonia_zafar
#Dont_copy_paste_without_my_permission
اناہیتا شام ہوتے ہی گھر اگی تھی

شاہ میر نے اسے ڈراپ کرنے کا کہا لیکن اناہیتا نے انکار کر دیا

اناہیتا گھر ای تو پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا

اناہیتا نے حیرت سے دیکھا کیونکہ دعا بھی خاموشی سے ایک طرف بیٹھی ہوی تھی اور اذلان بھی

اناہیتا ادھر اوں مجھے ایک بات کرنی ھے تم سے

اذلان نے اناہیتا کو دیکھتے ہی جلدی سے کہا اور کمرے میں انے کا اشارہ کیا

For more visit (exponovels.com)

اناہیتا نا سمجھی سے اذلان کے پیچھے بڑھی لیکن دعا ویسے ہی اپنی پوزیشن میں بیٹھی ہوی تھی جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں غایب ہو

اناہیتا اذلان کے پیچھے گی اور سوالیہ نظروں سے دیکھا

تبھی اذلان کی انکھوں کا رنگ تبدیل ہوا اور اناہیتا اپنی جگہ پر ساکت ہوگی

تم دعا کو مجھ سے شادی کرنے کے لیے مناوں گی اذلان نے اناہیتا کی انکھوں میں دیکھتے ہوے کہا

ہم دعا کو اذلان سے شادی کرنے کے لیے منا ے گے اناہیتا نے ٹرانس کی کیفیت میں اذلان کے پیچھے بولی

جبکے اس عرصے میں اسنے ایک مرتبہ بھی اپنی پلکیں نہیں جھپکی

اذلان باہر چلا گیا تبھی ایکدم سے اناہیتا ہوش میں اور نا سمجھی سے ادھر ادھر دیکھا

اناہیتا باہر نکلی تبھی دعا کا فون بجنے لگا

دعا نے فون دیکھا تو سر ہیری کی کال تھی

ہیلو دعا تم نے یہ کیوں نہیں بتایا اسنے تمھیں دیکھ لیا ھے اب اسکے ادمی کتوں کے طرح تمھیں اور بنٹی کو ڈھونڈ رہے ھیں

اب اپنے گھر سے مت نکلنا کل تک تمھاری سیکیورٹی کا انتظام ہو جاے گا

سر ہیری نے بتا کر کال کاٹ دی جبکہ دعا صرف گہری سانس بھر کر رہ گی کافی حد تک اسے اس بات کا اندازہ تھا

جبکے اذلان نے اپنی خوشی کو چھپایا جو چھپاے نہیں چھپ رہی تھی

دعا ہوا کیا ھے تم ہمیں بتاوں گی کیا انا ہیتا نے دعا کے چہرے کو اپنی طرف کیا اور نرمی سے پوچھا

دعا نے سے اسے ساری بات بتای کہ کس طرح وہ اور بنٹی اس سانڈ کے گھر گے تھے سب کچھ

سنتے ہی اناہیتا پریشان ہوگی

دعا تم ایسا کروں تم نہ اذلان سے شادی کرلوں اناہیتا نے اچانک سے اذلان کے دل کی بات کہہ دی

کیا اناہیتا کی بات سنتے ہی دعا اپنی جگہ سے کھڑی ہوگی

دیکھو دعا ایک شوہر ہی اپنی بیوی کی سہی حفاظت کر سکتا ھے اگر یہ کیس بھی کرتا ھے اس سانڈ پر بعد میں یہ بھی تو سوال اٹھے گا اخر یہ تمھارا لگتا ہی کیا ھے جو تمھاری اتنی فکر کرتا ھے

ہاں خودکی تو اس سے اپنی حفاظت ہوی نہیں مکان مالک نے ننگا کر کے نکالا تھا میری کی حفاظت کرے گا

دعا نے بھگو بھگو کہ طنز کے تیر اذلان کے دل پر چلاے اور بیچارہ اذلان تو تڑپ ہی گیا اور اج اسے اپنے ہی جھوٹ پر بے حد غصہ ایا

For more visit (exponovels.com)

پھر بھی دعا وہ ایک مرد ھے اگر تم راستے میں اسکے ساتھ چل بھی رہی ہوگی تو تو تمھیں کوی کچھ نہیں کہے گا کیونکہ تمھارے ساتھ ایک مرد ھے اور وہ بھی تمھارا محرم ورنہ اجکل اکیلی لڑکی کو یہ معاشرہ جینے نہیں دیتا

اناہیتا کو خود نہیں پتہ تھا اخر یہ دلایل اسکے پاس اکہا سے رہے ھیں انو نے دعا کے طنز پر بمشکل ہی اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی جبکے اذلان کی شکل دیکھنے والی تھی

جبکے اناہیتا کی اس بات دعا سوچنے لگی اور یہ بات اسے اسے بالکل ٹھیک لگی

میں سوچ کے بتاوں گی دعا نے اہستہ اواز میں کہا اسکا مطلب تھا وہ نیم رضامند ہو چکی تھی

جبکے اذلان تو بیچارہ اپنی بیستی پر ہی خاموش ہو گیا تھا

اناہیتا رات کا کھانا بنانے کے لیے کچن میں گی تو ادھا سہ سامان ختم ہوا پڑا تھا

میں سامان لینے کے لیے پاس والی مارکیٹ میں جا رہی ہو تھوڑی دیر میں اجاوں گی اناہیتا نے دروازے کے پاس سے اونچا بول کر کہا جس پر دونوں نے فقط اثبات میں سر ہلایا

اناہیتا نے مارکیٹ سے ضرورت کی ساری چیزیں لی اور واپس جانے لگی

تبھی شاہ میر کی کال ای جسے اناہیتا نے بغیر دیر کیے اٹھا لیا

اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی رات زیادہ ہو چکی تھی اسی لیے اس سڑک پر کوی نہیں تھا

شاہ میر کی اواز سنتے ہی اسکے ہاتھ سے پھر سے روشنی نکلنے لگی جسے وہاں بیٹھے دو ادمیوں نے باخوبی دیکھا

اب دیکھ لڑکی نے ہیروں کا بریسلیٹ پہنا ہوا اگر یہ مل گیا نہ زندگی سنور جاے گی پہلے ادمی نے دوسرے سے کہا جس پر اسنے پوری رضامندی دی

دونوں نے اپنی چاے چھوڑی اور جلدی سے رومال میں بیہوشی کی دوا ملای اور انو کا پیچھا کرنے لگے

شاہ میر اناہیتا سے اسکی طبعیت کا پوچھ رہا تھا

تبھی اناہیتا نے اسے اپنے باہر انے کے بتایا

اناہیتا پاگل ہوگی ہو ٹایم دیکھوں شاہ میر نے اناہیتا کو جھڑکا

اس سے پہلے کے اناہیتا اسے کچھ جواب دیتی کسی نے پیچھے سے اسکے منہ پر رومال رکھا اور اناہیتا کو اپنے حواس غم ہوتے ہوے محسوس فون ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا

ابے چل پاس والے جنگل میں لے کر اج رات مزے کریں گے

شاہ میر جو ہیلو ہیلو کر رہا تھا سپیکر سے انے والی اواز کو سن کر مٹھیاں بھینچ گی اور اسکی انکھیں یکلخت اپنا رنگ تبدیل کرنے لگی

شاہ میر نے کچھ سوچا اور کال ملای

ہیلو اذلان وہ اناہیتا ابھی میرے ساتھ ھیں اسی لیے کوی ٹیشن مت لینا

شاہ میر نے بتا کر کال کاٹ دی اور سیکنڈ کی بھی دیر کیے غایب ہوا اور اس جگہ پہنچا جہاں اناہیتا کا فون اور بیگز پڑے ہوے تھے

شاہ میر نے جنگل کا رخ کیا اس وقت شاہ میر ہواوں سے بھی تیز بھاگ رہا تھا

تبھی دو لوگوں کے پاس سے گزرا

کتنی ٹھنڈی ہوا تھی نہ اسکے گزرنے پر دونوں نے اپس میں استفار کیا

شاہ میر جنگل میں داخل ہوا تبھی اسکی نظر ایک جھونپڑی پر پڑی شاہ میر کا شک اسی جھونپڑی ہوا

بریسلیٹ کہاں گیا اسکا وہ دونوں اسکے دونوں ہاتھوں کو دیکھ چکے تھے لیکن بریسلیٹ کا نام و نشان تک نہیں تھا

یہ کہاں گیا تبھی اچانک سے کوی ہوا کی تیزی سے اندر داخل ہوا

انا ہیتا کو اس طرح زمین پر پڑے دیکھ کر شاہ میر کی رگیں تن گی

جبکے دونوں ادمی اس وجاہت سے بھرپور شخص کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے

شاہ میر نے ایک مکا اناہیتا کے قریب بیٹھے ادمی کو مارا جس نے ابھی تک اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

جتنی تکلیف اس ادمی کو شاہ میر کے مکے سے ہوی تھی

اتنی ہی شاہ میر کو اس غلیظ شخص کو چھونے سے ہوی تھی شاہ میر کے پورے جسم پر ایک بار پھر سے زخم ہونا شروع ہو گے تھے

لیکن فکر کسے تھی شاہ میر کی انکھیں اس وقت مکمل سرخ ہو چکی تھی

جن سے دونوں خوفزدہ ہو کر پیچھے کی طرف جانے لگے

شاہ میر کا ایک بڑھتا قدم انھیں موت کے قریب لے جا رہا تھا

شاہ میر نے ایک ساتھ دونوں کے ہاتھ پکڑے یہ جانتے ہوے بھی خود وہ ان سب سے کتنی تکلیف اٹھاے گا

دونوں کو ایک ساتھ اوپر اٹھا کر نیچے پٹکا درد سے دونوں کی جان حلق میں اگی

لیکن شاہ میر بے رحم بنا بار بار اپنے فعل کو دہرا رہا تھا

شاہ میر کے ہاتھ سے نکلتی ہوی برف سے دونوں کے جسم نیلے پڑ چکے تھے

لیکن شاہ میر بغیر رکے انھیں اسی طرح بار بار زمین پر پٹک رہا تھا کوی بھی اگر اسے دیکھتا تو اسے شاہ میر بالکل ہی جنونی لگتا

دعا نے ایک نظر پاس بیٹھے اذلان کو دیکھا

جو ہر لڑکی کا ایڈیل ہو سکتا ہے گوری رنگت ماتھے پر بکھرے بھورے سلکی بال عنابی ہونٹ ایک طرف گال پر پڑتا ہوا ڈمپل ہلکی ہلکی داڑھی چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد

دیکھنے میں کہی کہ شہزادہ لگتا تھا کسی چیز کی کمی نہیں تھی اسکے اندر ایک دفعہ جو بھی اسے دیکھتا دیکھتے ہی رہ جاتا شرارت سے بھرپور سیاہ انکھیں

دعا کو یاد ایا جب اسنے اسے پہلی مرتبہ دیکھا تو کتنی ہی دیر تو وہ خود بھی مسمرایز ہو گی تھی

دعا نے ایک پل سوچا پھر مسکراتے ہوے فیصلہ کیا

جبکے اذلان کسی گہری سوچ میں تھا ایسے جیسے کسی چیز کو محسوس کرنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن چاہ کر بھی نہیں کر پا رہا ہو

- -

شاہ میر کو جب یقین ہو گیا کہ وہ دونوں مر چکے هیں

اٹھا کر دونوں کو جھونپڑی سے ایک جھٹکے سے باہر نکال کر پھینکا

شاہ میر نے اپنے درد کو ضبط کرتے ہوے انا ہیتا کو دیکھا جو دنیا جہاں سے نیاز ٹھنڈی زمین پر بیہوش پڑی تھی

شاہ میر گرتا پڑتا اسکے پاس ایا اور اسکے سرخ ہونٹوں کو دیکھنے لگا

ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے اسکے سرخ لبوں کو پوری شدت سے اپنی قید میں لیا اور اپنی تکلیف کو راحت پہچانے کی کوشش کی

شاہ میر نے ایک ہاتھ اسکے سر کے نیچے رکھا تھوڑی دیر میں ہی اسکا درد بالکل ہی ختم ہو چکا تھا

لیکن اسکی پیاس تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

شاہ میر نے جب اسکی سانسوں کی رفتار کو مدھم محسوس کیا تو پیچھے ہٹا

اور اسکے پھول جیسے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھایا

اور اگلے ہی پل شاہ میر اپنے کمرے میں تھا

شاہ میر نے اسے بیڈ پر لٹایا اور اپنے کمرے کے ہیٹر زان کیے انجام سے انجان تھا تاکہ اسے سردی نہ لگے

اور خود باہر کچن کی طرف بڑھ گیا

لائیکس کرنا نہ بھولے 😊

#Gawahy_ishq
#epi_11
#Wrriter_afzonia_zafar
#Dont_copy_paste_without_my_permission

جب تم لوگوں کو اسے ڈھونڈنے کا اشارہ مل گیا تھا تو اسے ڈھونڈا کیوں نہیں

وہ سب پر چلا رہا تھا اخر کو اتنی محنت کرنے کے بعد بھی وہ لوگ اس شہزادی کو نہیں ڈھونڈ سکے

جبکے اسکے ادمی پورے ملک میں کتوں کی طرح اس شہزادی کو رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے میں ڈھونڈ رہے تھے

یہاں تک کے کہ ہوسپٹل میں بھی دن رات اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے تھے

کیونکہ جو زخم انہوں نے اس شہزادی کو دیے تھے وہ کافی گہرے تھے اور جو اگے دیے جانے والے تھے وہ تو شاید ڈاکٹرز کو بھی حیران کر دیتے

سر کل رات رات ہوسپٹل میں دو لوگوں کو پولیس لے کر ای تھی جن میں سے ایک مرا ہوا تھا جبکہ دوسرے کی حالت بے حد نازک ھے

رات بھر اسے ڈاکٹرز نے ٹریٹمنٹ دیا تب جا کے وہ اپنا بیان دینے کے قابل ہو

اس ادمی نے پولیس کو بیان دیا کہ جس ادمی نے ان لوگوں کی ایسی حالت کی ھے وہ کوی عام انسان نہیں ھے

اور اوپر سے اس نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے ایک لڑکی کے ہاتھ میں ہیرے بریسلیٹ دیکھا تھا

لیکن جب وہ اس لڑکی کو جنگل لے کر گے تو وہ بریسلیٹ نہیں اور جیسے ہی وہ شخص ایا تو اس لڑکی کا بریسلیٹ پھر سے جگمگانا شروع ہوگیا

سر مجھے شک ھے جیسے اپنے بتایا تھا وہ لڑکی ضرور وہی ھے جسکی تلاش اپ سالوں سے کر رہے ھیں

اج تم نے بے حد اچھی خبر سنای ھے اس بات میں شک کرنے کی کوی گنجایش ہی نہیں ھے اس ادمی کا علاج کرواوں اور پولیس کو اس ادمی سے دور رکھوں

مجھے وہ ادمی زندہ چاھیے کیونکہ وہ واحد بندہ ھے جس نے شہزادی کو دیکھا ھے اور یہ چانس میں کسی قیمت پر بھی ک کھونا نہیں چاہتا

اور تم لوگ اپنا کام جاری رکھو جتنا ہو سکے اپنے جادو کو مضبوط کروں اخر کبھی نہ کبھی تو وہ لڑکی اپنے بل سے باہر نکلے گی نہ اس وقت اسکی انکھوں میں شیطانیت صاف نظر ارہی تھی

طاقت کے لالچ نے اسے اتنا اندھا کر دیا ھے کہ یہ تک نہیں سوچ رہا کہ وہ ایک معصوم کو کتنی تکلیف دے رہا ھے لیکن کہتے ھے نہ اللہ کی لاٹھی بے اواز ھے

شاہ میر واپس کمرے میں ایا کھانے کی ٹرے کو سایڈ پر رکھا

لیکن انا ہیتا کے بے حد سرخ چہرے کو دیکھ کر بری طرح سے ٹھٹکا شاہ میر نے اگے بڑھ کر کمبل ہٹایا اور اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا

لیکن اسکا ہاتھ بری طرح سے جھلس گیا تھا جیسے اگ سے جھلسا ہو

شاہ میر کے چہرے پہ اس وقت ہوایاں اڑرہی تھی اناہیتا کو کیا ہورہا تھا اسے بلکل بھی سمجھ نہیں ارہا تھا

شاہ میر کے دماغ میں کھٹکا ہوا اسنے پوکٹ سے اپنا فون نکالا اور دعا کو کال ملای

دعا جو سونے کی تیاری کررہی تھی اس وقت شاہ میر کی کال دیکھ کر پریشان ہوگی

ہیلو دعا وہ اناہیتا اس وقت سورہی ھے لیکن اسکی پوری بازو اورچہرہ پورے لال ہوے پڑے ھے

اوہ میرے اللہ شاہ میر بھای کہی اپنے ہیٹر توان نہیں کیا دعا نے سیکنڈ کی بھی دیر کیے پوچھا

ہاں کیے ہوے ھیں شاہ میر نے نا سمجھی سے جواب دیا

کیے ہوے ھیں کیا مطلب ایک سے زیادہ ہیٹر ھے پلیز انھیں بند کریں دعا نے شاہ میر کی بات سمجھتے ہوے روہانسی اواز میں کہا

شاہ میر نے جلدی سے ہیڑ اف کیے

شاہ میر بھای میں ابھی اتی ہواپ دیکھیں کہی اسے زخم تو نہیں ہے اگر ہوا ہے تو جلدی سے باہر اوپر چھت وغیرہ پر لے جاے دعا جلدی سے بیڈ سے اتری

نہیں دعا تم اتنی رات کو مت اوں اناہیتا ٹھیک ہے او کے پریشان نہ ہو

شاہ نے اگے سے دعا کی بات سنے بغیر کال کاٹ دی جبکہ دعا پریشانی سے ہیلو ہیلو کرتی رہ گی

شاہ میر اناہیتا کو لے کر ٹیرس پر بھاگا رات تھی اور کافی زیادہ ٹھنڈ بھی تھی برف باری ہونے کے امکان تھے

شاہ میر اناہیتا کو لے کر ٹھنڈی زمین پر بیٹھا لیکن دیر تو ہو چکی تھی پہلے اسکی بازوں پر کم زخم تھے جو اور اگے تھے

شاہ میر کو اس وقت اتنا غصہ ارہا تھا اپنے اوپر اسکا بس نہیں چل رہا تھا خود کو ہی ے مار ڈالے جسکی وجہ سے اناہیتا کو بے حد تکلیف ملی تھی

اناہیتا کی سانسوں کی رفتار بے حد سلو ہو گی تھی

کچھ شاہ میر کی قربت اور کچھ باہر ٹھنڈ ہونے کی وجہ سے اناہیتا نے ایک دم سے تیز تیز سانس لیتے ہوے انکھیں کھولی

لیکن پورے چہرے اور جسم میں بے حد جلن ہو رہی تھی

شاہ میر کی انکھوں میں انسوا گے تھے اسکی تکلیف دیکھ کر

ہم یہاں کیسے اے اناہیتا نے دکھتے سر کو سمبھالتے ہوے اور شاہ میر کی گود سے اپنا سر اٹھا اور ہمت کر کے بیٹھی

میں لے کر ایا تھا دو ادمیوں نے تمھیں کڈنیپ کرنے کی کوشش کی تھی

اناہیتا نے اپنے پورے جسم میں جلن محسوس کر کے شاہمیر کو خونخوار نظروں سے دیکھا

تم نے مجھے ہیٹر والے روم میں لٹایا تھا اناہیتا کے تیور دیکھ کر شاہ میر ایک پل کے لیے تو اسکی انکھوں کے سحر میں گم ہوگیا پھر جلدی سے خود کو صفای دینے کے لیے تیار کیا

دیکھو مجھے نہیں پتہ تھا کہ ایسا.......

تمھیں پتہ کیا ھے بس اتنا پتہ ھے کہ ایک لڑکی کو ڈرا دھمکا کر اس سے نکاح کیسے کرتے ہیں چاھے اس میں اسکی مرضی شامل ہو یہ نہ ہو

اگر کچھ پتہ ہی نہیں تھا تو ہمیں یہاں کیوں لے کر میرے گھر کیوں نہیں لے کر گے اناہیتا کی غصے کی وجہ سے اواز بے حد اونچی ہوگی تھی اتنے دنوں کا غبار تھا جو شاید اج نکل رہا تھا

شاہمیر تو اسکی بدگمانی پر گہرا سانس بھر کر رہ گیا

اناہیتا زمین سے اٹھی اور نیچے کی طرف بڑھی اور جو بھی کمرہ اسے نظر ایا اس میں گھس گی اور کمرے کی ونڈو کھول دی تاکہ ٹھنڈی ہوا اے

اناہیتا نے اپنے لینز اتار کر وہی پھینک دیے خراب تو ویسے بھی انھوں نے ہو جانا تھا اسکی انکھوں کی بچت اسی لیے ہو جاتی تھی کیونکہ وہ کونٹیکٹ لینز ہی یوز کرتی تھی ورنہ جتنی دیر وہ لینز پہنتی تھی

اتنے میں تو اسنے اندھا ہو جانا تھا اور جا کر ارام سے بیڈ پر پھیل کر لیٹ اسے لیٹے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوی تھی جب دھم دھم کی اوازانے لگی

اناہیتا اپنے اندر اٹھتے تجسس کی وجہ سے باہر کی طرف بڑھی لیکن اواز شاہ میر کے کمرے سے ارہی تھی

اناہیتا نے جیسے ہی دروازہ کھولا دھک سے رہ گی انکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہوگی

شاہ میر اناہیتا کے جانے کے بعد شرمندگی کی اتھاہ گہراہیوں میں ڈوب گیا

اسکا بس نہیں چل رہا تھا خود کو ہی ختم کر دے

شاہ میر اپنے کمرے کی طرف بڑھا اسے لگا شاید اناہیتا نیچے کمرے میں ہی گی ہوگی لیکن وہ اسے کہی بھی دیکھای نہیں دی

شاہ میر نے اپنے بال نوچے یہ اسکی شدید بے بسی کی نشانی تھی

شاہ میر اپنی جگہ سے اٹھا اور اضطرابی کیفیت میں ادھر ادھر چکر لگانے لگا

لیکن اسکا سرخ چہرہ اور زخمی بازو بار بار اسکی انکھوں کے سامنے ارہی تھی جو اسکی بے چینی اور غصے کو بڑھا رہا تھا

شاہ میر نے غصے سے اپنا ہاتھ دیوار میں مارا ایک دفعہ ہی مارنے خون فوارے کی طرح اسکے ہاتھ سے نکلنا شروع ہوگیا جو نیچے سفید کارپٹ اور سفید دیوار پر گرنے لگا

یہ والا درد اس درد سے بہت کم تھا جو اسے انجانے میں انابیتا کو تکلیف دینے سے ہوا تھا

شاہ میر کو اس درد کی بجاے سکون ملا شاید اسی وجہ کیونکہ وہ اپنے اپ کو سزا دے رہا تھا

اسنے اسی پر ہی بس نہیں کیا بلکے بار بار اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار پر مارنے لگا

تبھی اناہیتا نے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھا جس سے شاہ میر اپنی جنونی کیفیت سے باہر نکلا

شاہ میر کی اتنی ہمت نہیں ہوی کہ وہ اناہیتا کی طرف دیکھ سکے

ش۔شا۔۔۔شاہ میر یہ کیا کررہے ہو اناہیتا نے اسکے زخمی ہاتھ کو دیکھتے ہوے کپکپاتی اواز میں کہا لیکن شاہ میر نے اپنا رخ دوسری طرف کرلیا اور کوی جواب نہیں دیا

ہم فرسٹ ایڈکٹ لاتے ھیں تم یہاں بیٹھو اناہیتا نہیں رکو مجھے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ھے شاہ کا چہرہ ہنوز دوسری طرف تھا

اپنی ہی مرضی کرنی ہوتی ھے ہر وقت کبھی کسی اور کی بھی سن لیا کروں اناہیتا نے اپنے لہجے میں غصے کا عنصر شامل کیا اور اسکے ہاتھ کی طرف دیکھا

حیرت سے اناہیتا کی انکھیں پھٹنے کے قریب ہوگی

شاہ میر نے جب اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو اسکی حالت بھی یہی ہوی

کیونکہ شاہ میر کے ہاتھ پر زخم کا کوی نام و نشان تک نہیں تھا

شاہ میر نے دیوار کی طرف دیکھا جہاں سے خون خود بخود خون غایب ہو رہا تھا

اناہیتا نے ڈر کی وجہ سے اسکا ہاتھ چھوڑا اور دو قدم پیچھے ہوی

اناہیتا میری بات سنو شاہ میر نے جھکی پلکوں کو دیکھ کر جسکی نظریں ابھی تک اسکے ہاتھ پر تھی

شاہ میر دو قدم اگے ہوے

میرے پاس مت انا اناہیتا نے جیسے ہی اپنی پلیکس اٹھا کر خوف کے شاہ میر کی طرف دیکھ کر روکا

شاہ میر اسکی انکھوں کے رنگ دیکھ کر وہی ساکت ہو گیا

ان انکھوں کو اسنے کہاں کہاں تلاش نہیں کیا تھا ہر ملک میں لوگوں کی بھیڑ مس ڈھنڈا تھا

لیکن اب وہی انکھیں اس سے ہراساں ہوی پڑی تھی شاہ میر کی بے بسی حد سے زیادہ بڑھ گی

#Gawahy_ishq
#Epi_12
#Wrriter_afzonia_zafar
#dont_copy_paste_without_my_permission

رات میں اناہیتا اتنی ڈرگی تھی کہ صبح صبح شاہ میر کو بغیر بتاے واپس اپنے فلیٹ میں چلی گی

دعا نے اسکے جھلسے بازوں دیکھے تو شاہ میر پر بے حد غصہ ایا لیکن اسکی بھی تو غلطی نہیں تھی اسے کیا پتہ تھا اسی لیے اپنی بھڑاس بالکل بھی نہیں نکالی

اور اناہیتا کے بازوں پر ٹیوب لگا دی جسے وہ شروع سے یوز کرتی ارہی تھی

اج اذلان اور دعا کا نکاح تھا جانتے تو وہ کسی کو بھی نہیں تھے اسی لیے کوی بھی مہمان نے نہیں انا تھا

اذلان تو اج بے حد خوش تھا اناہیتا نے بھی شلوار قمیض پہنی ہوی تھی وہ دونوں کسی خاص موقعے پر ہی پہنا کرتی تھی جیسے عید وغیرہ پر

اناہیتا اپنے بال کنگی کرنے تو اسکے اتنے زیادہ بال ایک دفعہ ہی کنگی کرنے سے اتر گے

اناہیتا کی بازوں کے علاوہ اسکے پاوں کمر اور پیٹ پر بھی خود بخود زخم ہو رہے تھے جسکا اس نے کسی کو نہیں بتایا

کیونکہ دعا تو اناہیتا کی بے حد پیلی رنگت اور انکھوں کے نیچے پڑے گہرے سیاہ حلقوں کی وجہ سے پریشان رہتی تھی

اس وجہ سے اناہیتا باہر جانے سے پہلے میک اپ کرنا شروع ہو گی لیکن کچھ دن سے اناہیتا شاہ میر کے پاس بھی نہیں جا رہی تھی

کیونکہ تھوڑا سہ چلنے پر اسے بے حد چکر محسوس ہونے لگتے

اناہیتا نے شیشے میں اپنے اپ کو دیکھا تو اسکی ناک سے خون کی ایک لکیر بہہ رہی تھی

اناہیتا نے جلدی سے ٹشو سے اپنے خون کو صاف کیا اور واش روم میں جا کر ٹھنڈے پانی سے اچھی طرح اپنا چہرہ دھویا جس کی وجہ سے خون انا بند ہو گے

ایک انسوانا ہیتا کی انکھ سے گر کر بے مول ہو گیا

اسکی بے پناہ خوبصورتی مرجھا کر رہ گی جو دیکھنے والوں کو وہی مسمرایز کر دیتی تھی

تبھی دعا کمرے میں ای جو ہمیشہ سے ہی چاند کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی

اج تو اذلان کی خیر نہیں انا ہیتا دعا کو دیکھ کر مسکرای

دعا بھی انا ہیتا کو مسکراتے ہوے دیکھ کر مطمین ہوی ورنہ جس طرح کی اسکی حالت تھی وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتی تھی

انو ہم یہ نکاح ڈیلے کر دیتے ھیں جب تمھاری طبعیت ٹھیک ہو جاے گی تو تب کر لیں گے

نہیں بیٹا ہم مرنے سے پہلے تمھیں اپنے گھر بار کا ہوتے دیکھنا چاہتے ھیں یہ ہماری اخری خواہش سمجھ کر پورا کر دوں

انا ہیتا نے اپنے لہجے کو نقاہت زدہ کرتے ہوے بڑی اماں کی طرح ماتھے پر ہاتھ ٹکا کر بولی

اسکے بوڑھیوں جیسے انداز پر دعا کھلکھلا کر ہنسی

تبھی شاہ میر نے اندر اکر مولوی صاحب انے کا بتایا

اناہیتا تو شاہ میر کو وہاں دیکھ کر خوف سے وہی ساکت ہوگی

شاہ میر نے اسکی نظروں میں خود کے لیے خوف دیکھتے ضبط سے مٹھیاں بند کی

اور اوپر سے اسکے کمزور وجود اور پیلی رنگت مرجھاے چہرے کو دیکھ کر شاہ میر کے دماغ میں جھکڑ چلنے لگے

انکھیں ضبط کی وجہ سے بے حد سرخ ہوگی

تبھی گھبراہٹ سے دعا نے اناہیتا کا ہاتھ پکڑا اناہیتا نے گڑبڑاتے ہوے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا

یہ لمحہ ہوتا ھے ہر بہادر سے بہادر لڑکی بھی اس ٹایم پر کنفیوز ہوجاتی ھے

اتنے میں مولوی صاحب اندر اے اور دعا سے ساین کرنے کے لیے کہا

دعا نے کپکپاتے ہوے ہاتھوں سے نکاح کے پیپرز پر ساین کریں

مولوی صاحب باہر چلے گے شاہ میر نے اگے بڑھ کر دعا کے سر پر بڑے بھای کی طرح ہاتھ رکھا

اور خوش رہنے کی دعا دی

شاہ میر اور اذلان جو چند لوگ اے تھے انھیں کھانا کھلا کر رخصت کرنے لگے

تبھی دعا کی دلخراش چیخ سنای دی اذلان اور شاہ میر نے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر کمرے کی طرف بھاگے

وہ دونوں جیسے ہی کمرے میں پہنچے دونوں کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گی

کیونکہ انابیتا نیچے زمین پر گری ہوی تھی اور اسکے منہ سے خون نکل رہا تھا

دعا کی گود میں اسکا سر رکھا ہوا تھا

شاہ میر کو لگا جیسے کوی اسکی سانسیں چھین رہا ہو

شاہ میر نے اگے بڑھ کر انابیتا کو اپنی گود میں اٹھایا اور باہر کی طرف بھاگا اور اسکے پیچھے ہی دعا بھاگی

جبکے اذلان وہی کھڑے کا کھڑا رہ گیا

اذلان کو پتہ تھا وہ اسے ہوسپٹل لے کر جا رہا ھے لیکن وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں پایا

وہ کیا بتاتا انھیں کہ ڈاکٹرز کے پاس اسکا علاج نہیں ھے

باہر گاڑی کے سٹارٹ ہونے کی اواز پر ہوش میں ایا اور باہر کی طرف بھاگا میز پر سے گاڑی کی چابیاں اٹھای اور گاڑی نکال کر انکے پیچھے گاڑی بھگای

انابیتا کی حالت دیکھتے ہی ڈاکٹرز اسے جلدی سے ایمرجنسی روم میں لے گے

لیکن کسی کو بھی کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ اخر اس لڑکی کو ہوا کیا ھے

ساری مشینیں رک چکی تھی کوی بھی مشین کوی رسپانس نہیں کر رہی تھی

ڈاکٹرز اپنی جگہ پر پریشان تھے جبکہ اناہیتا کی سانسوں کی رفتار وقت کے ساتھ ساتھ اہستہ ہو رہی تھی

تینوں باہر ضطرابی کیفیت میں ادھر ادھر ٹہل رہے تھے

دو گھنٹے ہونے والے تھے لیکن جو بھی ایمر جنسی روم میں گیا وہ باہر نہیں نکلا

اذلان کو بار بار کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا لیکن اپنے ہر خیال کو جھٹکتے ہوے پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا

تبھی شاہ میر جھٹکے سے مڑا اور ایمر جنسی روم کو کھولنے کی کوشش کی لیکن روم اندر سے لاک تھا

کیا ہوا شاہ میر اذلان نے حیرت سے پوچھا جبکے دعا نے بھی اپنے انسو پوچھتے ہوے سوالیہ نظروں سے پوچھا

مجھے کچھ غلط سہ محسوس ہو رہا ھے جیسے کوی میری انابیتا کو مجھ سے دور لے کر جا رہا ہو

شاہ میر کے پریشانی سے کہتے ہوے اذلان کو بھی ڈر سچ ہوتا محسوس ہوا

شاہ میر نے اگے بڑھ کر پوری جان سے دروازے میں اپنی لات ماری

اور دروازہ ٹوٹ کر کافی دور جا گرا

اور دونوں نے اندر کی طرف قدم بڑھاے

سر مبارک ہو اس لڑکی کا پتہ چل گیا وہ بھی اسکے سالگرہ سے ایک دن پہلے

جیسے ہی اسنے یہ خبر سنی خوشی سے اسکا چہرہ کھل گیا

تو دیر کیوں کر رہے ہو لاؤں اس لڑکی کو تم سارے انتظام کروں میں اپنی بہن کو خوشخبری سنا کر اتا ہو

اس شخص نے اپنے قدم تہہ خانے کی طرف بڑھاے

میری دیکھو اج میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا کچھ ہی دیر میں وہ لڑکی میری سامنے ہو گی اور تم ہمیشہ کے لیے ازاد ہو جاوں گی

اخر اتنا تو میں کر ہی سکتا ہو بہن جو ہو میری اس شخص کے ہر لفظ سے خوشی پھوٹ رہی تھی

مت کروں ایسا برباد ہو جاوں گے تم اتنی طاقت ایک عام انسان برداشت نہیں کر پاے گا میری نقاہت زدہ لہجے میں بولی

ہاہاہا میں عام انسان نہیں ہو اج جو ہو تا ھے بس دیکھنا کیا کرتا ہو میں

اتنا کہہ کر وہ باہر چلا گیا تاکہ سارے انتظام کو دیکھ سکے اج وہ کسی بھی غلطی کو برداشت کرنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھا سالوں کی محنت کا صلہ جو ملنے والا تھا

شاہ میر اور اذلان جیسے ہی اندر گے سارے ڈاکٹرز بیہوش ہو کر نیچے پڑے تھے جبکہ اناہیتا کا روم میں نام ونشان تک نہیں تھا

شاہمیر کے ہاتھوں سے سفید دھواں نکلنا شروع ہو گیا

جبکہ بے تحاشہ غصے میں ہونے کی وجہ سے انکھوں کا رنگ تبدیل ہونا شروع ہو گیا

تبھی اذلان نے شاہ میر کے ہاتھ کو پکڑا شاہ میر نے چونک کر اذلان کی طرف دیکھا اور اپنے ہاتھ کی طرف لیکن کوی درد اسے محسوس نہیں ہوا

شاہ میر بھای اناہیتا کے پاس جانے سے پہلے اپکو اپنی اصلیت جاننا ضروری ھے اپنا سچ سنو اذلان نے اسے روکا

جو بھی کہنا بعد میں کہنا اگر اناہیتا کو مزید ایک بھی چوٹ ای تو میں پوری دنیا کو اگ لگا دونگا شاہ میر نے اپنے ہاتھ کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اگے سے اذلان کی گرفت بھی مضبوط تھی

وہ لوگ اناہیتا کو رات کے بارہ بجنے سے پہلے کچھ نہیں کہے گے اور ابھی ہمارے پاس ایک گھنٹہ ھے

For more visit (exponovels.com)

اذلان کے اتنے یقین سے کہنے پر دعا اور میر نے چونک کر اذلان کی طرف دیکھا

کیا مطلب تم انھیں جانتے ہو شاہ میر نے حیرت اور غصے سے اذلان کی طرف اپنا رخ کرتے ہوے کہا

ہاں لیکن پہلے میری پوری بات سنو تم تبھی ہم اسے پکڑ سکتے ھیں اور انا ہیتا کو بچا سکتے ھیں

دعا تم ایسا کروں گاڑی لے کر گھر چلی جاوں ہم تھوڑی دیر تک انا ہیتا کو لے کر اجاے گیں ویسے بھی
ہوسپٹل میں رکنے کا کوی فایدہ نہیں ھیں

دعا نے نا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھا پھر اثبات میں سر ہلا کر باہر کی طرف چل دی

دیکھو شاہ میر بھای دعا کے جاتے ہی اذلان اسے ہوسپٹل سے باہر لے کر ایا اور اسکی سوالیہ نظروں کو
دیکھتے ہوے اپنی بات کو اغاز کیا

شاہ میر بھی مکمل توجہ سے اپنی بات سننے لگا کیونکہ یہاں بات انا ہیتا کی زندگی کی تھی

شاہ میر بھای اپ ایک انسان نہیں ھے اذلان نے شاہ میر کے سر پر دھما کے کیے

اپ ایک شاہی خاندان کے پہلے وارث اور اسکے شہزادے ھیں

ہزاروں سال بعد ایک ایسا شہزادہ پیدا ہوا جو نہ تو مکمل طور پر ایک جن تھا نہ ہی ایک ویمپایر

تمھیں میر ی میں اتنا سب کیسے پتہ اور تم کون ہو تمھیں چھونے سے مجھے زخم کیوں نہیں ھیں

شاہ میر نے اذلان سے دو قدم کا فاصلہ قایم کیا

بھای اپ میر ی بڑے بھای ہو اذلان نے مسکراتے ہوی جواب دیا

ہماری ماں ایک ویمپایر ھیں اور ہمارے بابا ایک شاہی خاندان کے بادشاہ ھیں

اوران دونوں کی اپ پہلی اولاد ھے اس لیے اپکے اندر ایک جن اور ویمپایر دونوں کی طاقتیں ھے کیونکہ
اپ نہ تو مکمل طور پر جن ھے نہ ہی ویمپایر اسی لیے اپکو انسانوں کے چھونے سے زخم ہوتے ھیں

لیکن اپکو زخموں کو صرف انا ہیتا ہی بھر سکتی ھے لیکن صرف اپکو شاہی فیملی کے لوگ ہی چھو سکتے ھیں کیونکہ انکی رگوں میں شاہی خون ھے

اپ میں ایسی طاقتیں ھے جن کا اج اپکو پتہ ہونا لازمی ھے

اس دنیا میں واحد صرف اپ ھے جو انا ہیتا کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ھیں اور کوی بھی مخلوق انا ہیتا کی موجودگی کو محسوس نہیں کر سکتے ہیں

اپ دوسروں کے ذہین کو پڑھ سکتے ھیں لیکن اسکے لیے اپکو کوشش کرنی ہوگی

چونکہ اپ ایک جن ذادے ھیں اسی لیے اپ ایک جگہ سے غایب ہو کر دوسرے ہی پل دوسری جگہ جا سکتے ھیں

لیکن کیونکہ اپ ایک ویمپایر بھی ھے اس لیے ہوا کی سپیڈ سے بھی تیز بھاگ سکتے ھیں لیکن نہ تو اپکے دانت باہر نکلے گے اور نہ کسی کا خون اپکو اپنی طرف اٹریکٹ کریں گا

اپ اپنی برف کی طاقت سے کچھ بھی کر سکتے ھیں ہوا میں راستہ تک بنا سکتے ھیں برف سمندر کو دو منٹ میں برف کا بنا کر اس پر چل سکتے ھیں

اپ اپنی طاقتوں سے کسی بھی چیز کو اسکی جگہ سے ہلا سکتے ھیں اور بہت سی طاقتیں ھے جو اپکو خود کو پتہ کرنی ہوگی

ایک اہم بات اکپے جسم میں کوی بھی زخم زیادہ دیر تک نہیں ہو سکتا سواے اکپے الرجی کے زخموں کے کیونکہ وہ خون میں ھے اور اسکا اناہیتا کے علاوہ کوی علاج نہیں ھے

کیا میرا اناہیتا سے کوی تعلق کیا اناہیتا بھی ایک جن زادی ھے

شاہ میر نے کب سے اپنے ذہین میں مچلتے سوال کو پوچھا

تعلق تو اپکا اس سے بہت گہرا ھے لیکن اسکے علاوہ میں اپکو کچھ نہیں بتا سکتا اپ اسے ایک عام انسان ہی سمجھوں جسے اکپے لیے بنایا گیا ھے

اپ اناہیتا کو محسوس کرنے کی کوشش کروں کیونکہ جنھوں نے اناہیتا کو کڈ نیپ کیا ھے وہ عام انسان نہیں ہماری جان بھی ج سکتی ھے

شاہ میر کو اس بات کی کوی پروا نہیں تھی لیکن وہ خوش تھا کہ اسے ایک بھای مل گیا لیکن وہ یہاں تک کیسے پہنچا یہ بعد میں جانے گا

اج شاید ہی وہ بچ پاے لیکن جو ہو گا وہ بعد کی بات تھی

اذلان اج اگر مجھے کچھ ہو جاے تو اناہیتا کا اچھے سے خیال رکھنا اور کسی اچھے انسان سے اسکی شادی کر دینا

شاہ میر کے کہنے پر اذلان نے اپنے لب بھینچے اور اثبات میں سر ہلایا کیونکہ وہاں کچھ بھی ہو سکتا تھا کچھ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔#Gawahy_ishq

#Epi_13
#Writer_afzonia_zafar
#Don't_copy_paste_without_my_permission
شاہ میر نے اپنی انکھیں بند کی اور اناہیتا کو محسوس کرنے کی کوشش کی

لیکن سے کچھ نظر نہیں ایا شاہ میر نے اپنی انکھیں کھولی تو اذلان نے بے تابی سے پوچھا جس پر اسنے نفی میں گردن میں ہلای

شاہ میر نے بے بسی سے ادھر ادھر نظریں گھمای تبھی اسے ہوا میں ستر نگے پھول اڑتے ہوے دیکھای دیے

یہ پھول کہاں سے ارہے ھیں اور انکی خوشبو کتنی پیاری ھیں شاہ میر نے نا سمجھی سے اذلان کی طرف دیکھ کر پوچھا

کیونکہ پھولوں کی خوشبو اسکے پورے دماغ پر سوار ہو رہی تھی

اذلان نے اپنے پیچھے دیکھا لیکن اسے کچھ نہیں دیکھای دیا نہ ہی کوی خوشبو محسوس ہوی

کیا بھای کہی بھی تو نہیں ھیں اپ بس انا ہیتا کے بارے میں سوچوں

نہیں یہ ستر نگے پھول ہو سپٹل کی کھڑکی سے نکل رہے ھیں لیکن اتنی دیر سے ہوا میں ہی کیوں رکے ہوی ھیں

اذلان نے ایک دفعہ پھر سے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے پھر سے اندھیرے کے سوا کچھ نظر نہیں ایا

تبھی عقیل صاحب کی بات اذلان کے دماغ میں گونجی کیونکہ اناہیتا کے گرد کسی نے حفاظتی دایرہ بنایا ھے

کہی شاہ میر کو اناہیتا کی موجودگی سے تو محسوس نہیں ہورہی کیونکہ اسکی انکھیں بھی تو سترنگی ھیں

شاہ میر بھای ایسا کرتے ھیں انکا پیچھا کرتے ھیں اذلان نے چونکتے ہوے کہا

اسکی بات شاہ میر کو بھی ٹھیک لگی اور تیزی سے اسکا پیچھا کرنے لگا

جبکے اذلان کھڑا ہو کر دیکھتا ہی رہ گیا کیونکہ وہ ایک سیکنڈ کے اندر اندر اسکی انکھوں کے سامنے سے اوجھل ہو چکا تھا

شاہ میر تیزی سے ان پھولوں کی بیل کے پیچھے جا رہا تھا

تبھی اسے اذلان کی غیر موجودگی کا احساس ہوا لیکن بجاے رکنے کے وہ تیزی سے اگے بڑھنے لگا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اذلان کو نقصان ہو وہ اکیلا ہی ان سب سے مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتا تھا

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ صرف اناہیتا کی موجودگی کو محسوس نہیں کر سکتا ھے وہ شاہ میر کی موجودگی کو اسانی سے محسوس کر سکتا ھے

اور اگلے ہی لمحے وہ شاہ میر کے پاس موجود جو اس دیکھ کر بالکل بھی حیران نہیں ہوا

لیکن ایک جگہ پر جا کر وہ پھولوں کا راستہ ختم ہو گیا شاید وہ بیچ جنگل تھا

شاہ میر نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا لیکن دور دور تک کسی گھر یہ کسی ذی روح کا نام و نشان نہیں تھا

اہ سالوں کی خواہش پوری ہو گی میری ڈینل نے اپنے سامنے زمین پر لیٹی ہوی بیہوش پڑی اناہیتا کو دیکھ کر خوشی سے بھر پور شیطانی قہقہہ لگایا

بارہ بج چکے ھیں تیاری کروں ڈینل نے ان سب حکم دیا

دو منٹ کے اندر اندر ایک سفید ہیرے کو اناہیتا کے نزدیک رکھا

اناہیتا کے نزدیک رکھتے ہی وہ ہیرا اپنی پوری اب و تاب سے چمکنا شروع ہوگیا

ڈینل نے سالوں سے سمبھالا ہوا بکس سے چاقو نکالا اور اناہیتا کے پاس بیٹھا

اسکے روی جیسے ہاتھ کو پکڑا اور چاقو کو اسکے ہاتھ پر چلانے لگا

کیا اہوا بھای رک کیوں گے اذلان نے حیرت سے شاہ میر کو بیچ جنگل میں رکتے دیکھ کر کہا

اگے کوی بھی پھولوں کی لڑی نظر نہیں ارہی ھیں اسکا مطلب اناہیتا یہی کہی ھے

اور اسنے ہماری نظروں کو دھوکا دیا ھے شاہ میر نے تیز نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوے کہا.جس پر اذلان نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

For more visit (exponovels.com)

تبھی شاہ میر کو ایک درخت نظر ایا شاہ میر نے شاہ میر نے اسے اگے بڑھ کر چھونا چاہا لیکن چاہ کر بھی اسے چھو نہیں پایا اسے جیسے کوی بہت مضبوط دیوار اسکے اگے ہو

شاہ میر کو سمجھنے میں دیوار نہیں لگی یہی وہ جگہ ہے جہاں انا ہیتا کو رکھا گیا ہے

اور اس گھر کو سب کی انکھوں سے اوجھل کر کے رکھا گیا ہے تاکہ کوی بھی اسکے کام میں دخل اندازی نہ کرے

شاہ میر نے ہاتھوں سے اپنے گلوز اتارے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اس دیواری پر رکھا دیکھنے پر ایسا لگ رہا جیسے شاہ میر نے اپنے ہاتھ ہوا میں ہی رکھے ہوے ہیں

اذلان ابھی تک شاہ میر کو نا سمجھی سے دیکھ رہا جب دیکھتے ہی دیکھتے پوری دیوار پر سفید برف جمنے لگی

اذلان کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ یہاں گھر ہے جو کسی کو نظر نہیں ارہا شاید اس شخص کے کالے جادو کا اثر تھا

- -

ڈینل نے جیسے ہی اسنے اسکی ہتھیلی پر چاقو چلایا ہلکا سہ کٹ لگا اتنے میں پورے گھر کی دیوار پر برف جمنے لگی

وہاں موجود سبھی لوگ ٹھنڈ کی وجہ سے کانپنے لگے خیر ٹھنڈ تو اسے بھی لگنے لگی تھی

لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اخر کار اتنی ٹھنڈ ہو کیسے گی اور اس برف پر اسکا کالا جادو بھی اثر نہیں کر رہا تھا

ڈینل غصے سے اپنی جگہ سے اٹھا لیکن اسکے اٹھتے ہی ایک زوردار دھماکا ہوا اور اس گھر کی ساری دیواریں ہلنے لگی

اور ایک دھماکے کی اواز سے ساری دیوار زمین میں دفن ہو گی کیونکہ وہ ایک جادوی گھر تھا

ڈینل کی نظر شاہ میر پر پڑی جو دہکتی انکھوں سے کبھی اسے تو کبھی اسکے قدموں میں پڑی انا ہیتا کو دیکھ رہا تھا

شاہ میر نے اپنے قدم اگے بڑھاے توڈینل کے اشارے پر اسکے ادمی شاہ میر پر حملہ کرنے کے لیے اگے بڑھے

جبکہ اذلان گہری سوچ میں کھڑا تھا

شاہ میر نے اپنا ہاتھ تھوڑا سہ پیچھے کیا اور ایک جھٹکے سے اپنی طرف بڑھتے ہوے ادمی کی طرف کیا

شاہ میر کے ہاتھ سے ایک انتہای نوکیلی برف نکلی اور سیدھا اسے ادمی کے گلے میں پیوست ہوگی

وہاں موجود سبھی لوگوں میں خوف وہراس کی لہر دوڑگی

اس دفعہ شاہ میر نے اپنے دونوں ہاتھوں کواوپر کرکے ان سب کی طرف جھٹکا دیا

اس دفعہ اسکے ہاتھ میں بے تحاشہ نوکیلی برف نکلنا شروع ہوگی جوایک ایک کرکے ان سب کے جسم میں پیوست ہونا شروع ہوگی

اذلان ابھی تک خود حیران تھا اسے یہ تو پتہ تھا کہ ایک شہزادہ اور ایک ویمپایر اور جن کی پہلی اولاد ہونے کی وجہ سے شہزادہ بے حد طاقتور ہوگا

لیکن اتنا طاقتور ہوگا اذلان کو اندازہ نہیں تھا وہ جو سمجھ رہا تھا شاید وہ انکے کالے جادو کا مقابلہ کر سکے لیکن اذلان نے تو چٹکیوں میں ان سب کا خاتمہ کر دیا

اب صرف فساد کی جڑ باقی رہ گی تھی شاہ میر اسکی طرف بڑھا اسکی انکھوں کا بدلا ہوا رنگ ڈینل کو اندر سے خوف زدہ کر رہا تھا

لیکن ابھی ہار نہیں مان سکتا تھا وہ ڈینل نے سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر اپنا چاقو اٹھایا اور رانا ہیتا کی شہ رگ پر رکھا

اسکی اس حرکت پر جہاں شاہ میر کے بڑھتے قدم رکے وہی اذلان بھی اپنی جگہ پر ساکت رہ گیا

وہی رک جاوں ورنہ اج میں اس ختم کرنے میں دیر نہیں لگاوں گا

- -

دعا اپنے کمرے میں اضطرابی کیفیت میں ادھر ادھر پھر رہی تھی

تبھی اسکے سامنے ہوا کے جھونکے کی طرح کوی اکر رکا

دعا اپنی جگہ پر پوری ہل کر رہ گی اور خوف سے سامنے والے کو دیکھنے لگی

لیکن خوف کی بجاے وہی مسمرایز ہو گی کیونکہ سامنے والے کی خوبصورتی دیکھنے کے لایق تھی

موٹی موٹی بھوری انکھیں بھورے ہی بال بے حد سفید رنگت کٹاو دار بے تحاشہ خوبصورت لب لمبا قد روی جیسے گال جو بمشکل ہی چوبیس پچیس سال کی لگ رہی تھی

دعا تو اس لڑکی کو اپنے سامنے دیکھتے ہی مسمرایز ہو گی

اہ ہاں میرے بیٹے کی چوایس کو تو ماننا پڑے گا بے شک خوبصورتی میں کسی سے کم نہیں ھے صفا نے دعا کا پورا جایزہ لیتے ہوے کہا

اخر انکی بہو تھی اذلان نے کسی کو بھی بغیر نکاح تو کر لیا تھا لیکن وہ یہ بات بھول گیا کہ اسکی ماں اسکی رگ رگ سے واقف تھی

اپ کون ہو اور یہ کیسے ای دعا نے ڈرتے ڈرتے اور کچھ سامنے والی کی خوبصورتی سے متاثر ہوتے ہوے کہا

جبکہ صفا اسکی کپکپاتے لہجے کو محسوس کرتے ہوے کہا شفقت سے مسکرای

ارے بیٹا میرے پیچھے چوڑ پڑ گے تھے تمھارے گھر کا درازہ کھلا تھا اسی لیے جلدی سے اندر داخل ہوگی لیکن تم تو بہت گھری سوچ میں ڈوبی ہوی تھی

ارے اپ اپنے اپ کو اتنا بڑا سمجھ رہی ھیں کہ مجھے بیٹا کہہ رہی ھے اپ تو بمشکل ہی مجھ سے چار پانچ سال بڑی ہوگی

دعا نے ساری باتوں میں صرف میں بیٹا ہی سنا

جبکہ اسکی بات پر صفا دلکشی سے مسکرای اگر یہ بچی الاراپی کو دیکھ لے پھر تو اسکے ہوش ہی اڑ جاے صفا اسکی سوچ کو پڑھتے ہوے مسکرای اب وہ اسکے کیا بتاتی کہ وہ اسکی ساس اور دو جوان بیٹوں کی ماں ھے

اپکا نام کیا ھے دعا نے یادا نے پر اسکا نام پوچھا

صفا سکندر نام ھے میرا صفا نے اپنے مخصوص شفیق لہجے میں کہا

تو میں تو اپکا صرف صفا ہی بلاوں گی اگر اپی کہوں گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا دعا نے جلدی سے کہا

ارے اذلان اللہ پوچھے کیسی بہو ڈھونڈی ھے جو اپنی ساس کو اسکے نام سے ہی پکار رہی کوی حیا٦ شرم نام کی چیز نہیں ھے صفا بظاہر تو مسکرا رہی تھی لیکن اندر ہی اندر سے اذلان کو کوسے جا رہی تھی

اب اس میں دعا کی بھی کوی غلطی نہیں ہر کوی میری عمر سے دھوکا کھا جاتا ھے میرا تو خود کا بیٹا اکثر میرے ہی نام سے پکارتا ھیں صفا کو بھی بعد میں احساس ہوا کہ اس میں بیچاری دعا کی تو کوی غلطی نہیں ھے

#Gawahy_ishq-----------------------

#Epi_14
#wrriter_afzonia_zafar
#dont_copy_paste_without_my_permission

ڈینل نے چاقو کی نوک پر دباو ڈالا تو ایک قطرہ خون اسکی بے داغ گردن پر ابھرا

شاہ میر کو لگا جیسے کوی اسکی سانیس چھین رہا ہو

اور یہی اسکی ہمت جواب دے گی اور اگلے ہی ڈینل کی گردن شاہ میر کے ہاتھوں میں تھی

اذلان نے بغیر ٹایم ضایع کیے اگے بڑھ کر اناہیتا کو اپنی گود میں اٹھایا اور وہاں سے ایک سیکنڈ کے اندر اندر غایب ہو گیا

کیونکہ اس وقت سب سے زیادہ اہم شہزادی کی جان اور طاقتیں بچانا تھی

بس یہ خطرہ کل تک تھا اسکے بعد دنیا کے سب سے بڑے جادوگر کا بھی کالا جادہ شہزای اناہیتا پر اثر نہیں کر سکتا تھا

ڈینل کو اس وقت بے تحاشہ غصہ ایا جب اسنے اذلان کو شہزادی کو لے جاتے ہوے دیکھا

شاہ میر نے بھی اسی پل اذلان کی طرف دیکھا اور سکون کا سانس لیا اور یہی شاہ میر کا دھیان اپنے دشمن پر سے ہٹا

ڈینئل نے موقع کا بھرپور فایدہ اٹھایا اور دو قدم اگے بڑھ کر اپنی پوری طاقت سے ہاتھ میں پکڑا چاقو شاہ میر کے پیٹ میں مارا

شاہ میر درد کی شدت سے ایک پل کے لیے نیچے جھکا تبھی ڈینئل نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کیا

اسکے چھوتے ہی شاہ میر کو اپنے پورے جسم میں درد ہوتا محسوس ہوا شاہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اب اسکے پورے جسم میں زخم ہونا شروع ہو گے ھیں

ڈینئل نے اسے کمزور پڑتے دیکھ کر ایک دفعہ پھر سے اسکے پیٹ میں سے چاقو نکال کر دوسری جگہ ڈالا

- -

اچھا دعا میں چلتی ہو اپنا دھیان رکھنا صفا کو جیسے ہی باہر سے اذلان کی موجودگی کا احساس ہوا فورا سے اپنی جگہ سے اٹھی

دعا سے اسکی اچھی خاصی دوستی ہو گی اتنی دیر میں صفا کو اچھا خاصہ اندازہ ہو گیا تھا کہ دعا انتہای معصوم لڑکی ھے

باقی کے انسانوں جیسی اسکے اندر کوی تیزی اور چالاکی نہیں ھے

صفا اپ اتنی جلدی کیوں جا رہی ہوی اس عرصے میں دعا صفا سے بات کرتے ہوے کافی ریلیکس ہوگی تھی

اور کہی نہ کہی اسے پورا یقین تھا کہ اذلان اور شاہ میر انا ہیتا کو کچھ نہیں کہے گیں اور سہی سلامت اسے گھر لے کر اے گیں

اوپر سے صفا کی باتوں میں شاید کوی جادو تھا جو اسے اسکا گرویدہ کرنے لگا

اہ وہ میرے گھر والے انتظار کر رہے ہونگے صفا نے اسکی بات سنے بغیر باہر کی طرف قدم بڑھاے

اور اذلان جو گھر میں اندر داخل ہو رہا تھا اسک نظروں میں اے بغیر باہر نکل گی لیکن یہ نہ دیکھ سکی کہ اسکی گود میں کوی ھے یہ نہیں

اذلان کو اناہیتا کو اس طرح اٹھائے اندر اتے دیکھ کر دعا خوشی سے اسکی طرف بڑھی لیکن اناہیتا کے ہاتھ اور اسکی گردن سے نکلتے خون کو دیکھ کر اسکی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے ضبط سے انکھیں بند کی

اخر اور کتنا امتحان ہوگا اسکا یہ اللہ پاک اناہیتا کی ساری تکلیف کو ختم کردے دعا نے انکھیں بند کر کے سچے دل سے دعا کی اور شاید یہ دعا بہت جلدی قبول ہونے والی تھی

شاہ میر نے اپنی انکھوں کو ایک وقفے کے بعد کھولا اور اپنے ہاتھ کی مٹھی کو بند کیا

اسکے مٹھی بند کرتے ہی اسکے ہاتھ میں ایک نوکیلی برف اگی

شاہ میر جس برف سے ہمیشہ چڑتا ایا تھا اسے نہیں پتہ تھا یہی تو اسکی اصل طاقت ھے

اگلے ہی شاہ میر نے اسکے سی جگہ وہ برف ماری جہاں اسنے اناہیتا کے چاقو کی نوک رکھی تھی

ڈینل کے کچھ بھی سمجھنے سے شاہ میر نے اسکے اوپر ایک بعد ایک وار کیا

اور اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں پکڑا برف ڈینل کی نسوں میں دوڑتے خون کو اسی وقت جمانے لگی

اور اسکا پورا جسم نیلا پڑنے لگا جتنا بڑا جادوگر ہو لیکن موت توانی ہی تھی

شاہ میر کھڑا ہوا اور اگلے ہی اناہیتا کے کمرے میں موجود تھا

اناہیتا کے اوپر کمبل ڈالا ہوا تھا جبکے اے سی اون تھا اذلان اور دعا دونوں ہی کمرے میں موجود نہیں تھا شاید باہر ہو

شاہ میر کا اناہیتا کے قریب ایا اتنے اسکے پیٹ میں لگے چاقو کے زخم بھر گے اور درد کی شدت میں بھی کمی ای

لیکن ان زخموں کا کیا کرتا جو صرف اناہیتا کے چھونے سے ٹھیک ہی ہوتے

شاہ میر گرتا پڑتا اناہیتا کے ساتھ بیڈ پر ایک سایڈ پر لیٹا اور بغیر وقت ضایع کیے اسکا ہاتھ تھاما

تھوڑی دیر میں شاہ کا درد بالکل ختم ہو چکا تھا جبکہ جسم میں ہوے زخموں کو ابھی بھی محسوس کر سکتا تھا

شاہ میر نے اپنی نظریں اسکے چہریں پر جمای جو بالکل مرجھا گیا تھا اسکے چہرے پر بے تحاشہ زخم ابھی تازہ تھے اور کچھ نشان تھے لیکن اسنے اسکے چہرے سے یہ جسم سے تھوڑی محبت کی تھی

محبت تو روح سے ہوتی محبت تو وہ ہوتی جب ہم اپنے محبوب کی تکلیف کو خود محسوس کرے

شاہ میر کی نظر اسکے نازک لبوں پر گی شاہ میر اسکے چہرے پر جھکا اور اپنی محبت کی نشانی اسکے ہونٹوں پر چھوڑی

اتنے میں شاہ میر کو باہر سے قدموں کی اواز ای شاہ میر اگلے ہی لمحے اپنے کمرے میں تھا

شاہ میر نے گہرا سانس بھرا رات کے ڈیڈھ بج رہے تھے اسی لیے خود کو سونے کے لیے تیار کیا

انابیتا کو دوپہر تک ہوش ہو گیا تھا لیکن اسکی حالت ابھی ٹھیک نہیں ہوی تھی

شام ہو چلی تھی لیکن بستر پر لیٹے لیٹے اسکی طبعیت میں کافی حد تک چڑچڑا پن شامل ہو گیا تھا

شاہ میر بھی صبح سے کتنی دفعہ اچکا تھا لیکن اناہیتا نے کسی سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کی

شاہ میر نے اذلان اور دعا کو منع کر دیا تھا کہ کل کے واقعے کا اناہیتا کے سامنے بالکل بھی ذکر نہ کریں

اس وقت شام کے سات بج رہے تھے شاہ میر ایک میٹینگ سے ابھی ایا تھا

لیکن اناہیتا نہ تو کچھ کھا رہی تھی بلکہ دوسروں کا سنا رہی تھی

سب ہی کو اسکی طبعیت کا اندازہ تھا اسی لیے کوی بھی ماتھے پر شکن لائے بغیر اناہیتا کے کاموں کو کر رہا تھا

شاہ میر کو ابھی دعا سے پتہ چلا تھا کہ کل اناہیتا کا برتھ ڈے ھیں

شاہ میر کو خوشگوار حیرت ہوی کیوں نہ رات کو بارہ بجنے کے بعد اناہیتا کو سرپرایز دیا جاے تاکہ اسکا موڈ بھی ٹھیک ہو جاے

اس پلان میں اس نے اذلان کو بھی شامل کیا لیکن مسلہ یہ تھا کہ اناہیتا کے سامنے تیاری کیسے کریں

دعا ہمارا گھر میں دم گھٹ رہا ھے ہمیں باہر جانا ھے دعا اسے سوپ پلانے کے اندر ای تو اناہیتا التجایہ لہجے میں بولی

دعا اسکی کنڈیشن سمجھ سکتی تھی اسے لیے اثبات میں سر ہلایا اور تیار ہونے کا اکہہ کر باہر ای

اب مسلہ یہ تھا کہ اذلان اور شاہ میر کو کیسے منایے جو اپس میں ناجایے کیا ڈسکس کر رہے تھے

میں اناہیتا کو لے کر باہر جا رہی ہو اگر اپ دونوں میں سے کسی کو کچھ کہنا ہے تو پلیز مت کہنا کیونکہ میں اناہیتا کی بات کو نہیں ٹال سکتی ویسے بھی اسے فریش ہونے کی ضرورت ھے

دعا نے ایک ہی سانس میں اپنی بات کو ختم ہوی اور ان دونوں کی ڈانٹ کے لیے خود کو تیار کرنے لگی

لیکن حیرت کی بات تھی دونوں میں سے کچھ نہیں کہا بس اہستہ سے سر اثبات میں ہلا دیا

For more visit (exponovels.com)

اچھے سے گھمانا چاہے ادھی رات کو اجانا شاہ میر نے کہا تو دعا کو بے حد حیرت ہوی اتنے میں اناہیتا بھی اگی

جلیے دعا اناہیتا نے اتے ہی کسی کو بھی دیکھے بغیر دعا کو مخاطب کیا جس نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا جیکٹ لینے اندر چلیے گی انو وہی کھڑی ہو کر اسکا انتظار کرنے لگی

جبکے شاہ میر کے نظریں اسکے کمزور سے سراپے میں ہی اٹک گی

اناہیتا اپنے اندر کے ڈر کی وجہ سے ابھی تک شاہ میر سے دور رہنے کی کوشش کر رہی تھی

شاہ میر اناہیتا کے چہرے کو محبت سے تکنے لگا جس سے اسے الجھن ہو رہی تھی

اناہیتا نے باہر جانے کے لیے پھر سے لینز لگا لیے تھی بڑی بڑی انکھیں سوج کر چھوٹی ہوی اور کافی حد تک اندر چلیے گی تھی گہرے سیاہ حلقے میک اپ سے بھی نہیں چھپ رہے تھے

اتنے میں دعا بھی اگی جس پر انو نے سکون کا سانس لیا اور اپنے قدم باہر کی طرف بڑھاے

اناہیتا نے دعا کو ساحل پر چلنے کا کہا گیارہ سے اوپر کا ٹایم ہو گیا تھا لیکن اناہیتا گھر جانے کا نام ہی نہیں لے رہی

تب سے شاہ میر نے نجانے کتنی دفعہ دعا کو فون کر کے اسکی خیریت کا پوچھ چکا تھا

دعا بھی اناہیتا کی طبعیت کی وجہ وہی بیٹھی رہی سردیوں کی وجہ اتنی رات کو اس وقت سمندر پر ان دونوں کے علاوہ کوی نہیں تھا

تبھی اناہیتا کو اپنی کمر میں ناقابل برداشت درد محسوس ہوا

اناہیتا نے جلدی سے دعا کو پکڑا اسکے چہرے پر درد کی شدت کو محسوس کرتے ہوے دعا کی خود ہوایاں اڑنے لگی

دعا نے جلدی سے اناہیتا کے کہنے پر اسکے کمر سے شرٹ اٹھا کر دیکھا تو بیہوش ہونے تک گی خود کو سمبھالا

جو اپی پڑھے وہ لایک بھی کرتا جاے 😍 #Gawahy_ishq

#Epi_15
#Wrriter_afzonia_zafar
#Dont_copy_paste_with_out_my_permission

دعاڈر کر تھوڑاسہ پیچھے ہوی

دعا ہمیں بتاوں ہو کیا رہا ھے انا ہیتا نے بمشکل اپنی سسکی کو دبایا جبکے انکھوں سے انسوا بھی جاری تھے

انو وہ کچھ نکل رہا ھے دعا نے جلدی سے اسے بتایا

کیا نکل رہا ھے انو نے اپنے ڈر پر بمشکل ہی قابو پایا

کچھ ہاتھ سہ نکل رہا ھے دعا نے کچھ ڈر اور نا سمجھی سے بتایا

کیا ہاے اللہ ہاتھ نکل رہا ھے وہ بھی میری کمر سے انو اپنا درد بھول کر خوف سے کھڑی ہو کر ادھر ادھر اچھلنے لگی

اسے بندر کی طرح اچھلتے دیکھ کر دعا کو اتنے سیریس ٹایم پر بھی ہنسی اگی

تبھی انو کو سچ میں اپنی کمر میں سے کچھ نکلتا محسوس ہوا اس دفعہ درد بھی کم ہوا

دعا اپنی جگہ سے اٹھی اور اچھلتی ہوی انو کو بازوں سے پکڑا

انو کچھ نہیں ہوتا اس دن بھی تھوڑی دیر بعد درد ختم ہو گیا تھا نہ اج بھی ہو جاے گا

اسکی بات سن کر انو بھی اپنی جگہ پر خاموشی سے کھڑی ہو گی کیونکہ سچ میں درد بڑھنے کی بجاے کم ہو رہا تھا

دعا نے انو کے چہرے پر دیکھا تو اسکے چہرے کے زخم خود بخود وہاں سے غایب ہو رہے تھے

دعا نے جلدی سے انو کے ہاتھوں کو پکڑا اس دفعہ انو نے بھی اپنے پورے ہاتھوں کے زخموں کو بھرتے ہوے دیکھا

انو کو وہ والا ٹایم یاد ایا جب شاہ میر کا ٹھیک اسی طرح زخم بھرے تھے

انا ہیتا کی رنگت میں ایک چمک سی انے لگی انکھوں کے نیچے جو گہرے حلقے تھے خود بخود غایب ہو گے

اناہیتا کی انکھوں میں لینز نکل کر گال پر اگے جنہیں حیرت کی بت بنی دعا نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے

تبھی اناہیتا کے پیچھے کچھ نکلتی ہوی چیز پر پڑی

دعا نے اناہیتا کو بالکل بھی نہیں بتایا کیونکہ خوف سے وہ خود اپنی جگہ پر جمی ہوی تھی

دعا نے اپنی پوری اانکھیں کھول کر اناہیتا کے پیچھے پوری اب و تاب سے کھلے ستر نگے پروں پر پڑی

ڈر کی جگہ حیرت اور خوشی نے جگہ نے لے لی

اناہیتا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکے پر دوسری سایڈ پر اگے جو اناہیتا کو نظر نہیں اے

بلکے اناہیتا کی پشت اب دعا کی طرف تھی جس سے دعا نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسکے پروں کو چھوا

اتنے خوبصورت پر اسنے فلموں میں بھی اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھے

انو یہ تمھارے پر ھیں مطلب تم ایک پری ہو دعا نے اشتیاق سے اسکے پروں کو دیکھا جو بالکل اسکی انکھوں کی طرح مسمرایز کر رہے تھے

اناہیتا نے دل میں خواہش کی کے کاش وہ اپنے پروں کو بھی دیکھ سکتی

اسکے سوچنے کی دیر تھی کہ اسکے بے حد خوبصورت پروں مڑ کر بالکل ہی اناہیتا کے سامنے اگے اناہیتا تو خود اپنے پروں کو دیکھ کر حیران ہو گی

دعا کہی ہم خواب تو نہیں دیکھ رہے اناہیتا نے دعا کی انکھوں میں دیکھ کر جو بے حد خوشی سے اسکے پروں کو دیکھ رہی تھی اور ایک دفعہ بھی اپنی پلکوں کو نہیں جھپکا

اناہیتا کو اپنے اندر عجیب سی طاقت محسوس ہو رہی تھی جو کمزوری اسے اتنے دنوں سے محسوس ہو رہی تھی ایسا لگ رہا جیسے وہ کمزوری اسے کبھی ہوی ہی نہیں

نہیں انو یہ بالکل سچ ھے اتنا لمبا خواب تھوڑی ہوتا ھے دعا کی بھی عجیب ہی ٹریجیڈی تھی

دعا کیا ہم سچ میں پری بن گے اناہیتا ابھی بھی بے یقین تھی بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ھے

For more visit (exponovels.com)

نہیں انو سچ میں ایسا نہیں ہوسکتا ھے وہ شاید کسی پری نے اپنے پر تمھیں ادھار دے دیے ھے جا جاوں انو عیش کروں اتنے خوبصورت پروں کے ساتھ

حد ھے انو تم ایک پری ہو تو تمھیں یہ پر ملے ھیں دعا نے جیسے اسکی عقل پر ماتم کیا

دعا اب ہم انھیں کیسے چھپاے گے کاش یہ ابھی غایب ہوجاے انو نے ڈر سے دعا سے کہا جھٹکا تو تب لگا جب اسکے پر اسی وقت غایب ہوگے

یہ یہ کہاں گے دعا سے زیادہ تو انا ہیتا کو جھٹکا لگا منہ تو انا ہیتا کا بھی اتر گیا اتنے خوبصورت پروں کو کھونے پر

انو ابھی تو تم ان سے اڑی بھی دعا کو شاید کچھ زیادہ ہی جھٹکا لگا تھا

اتنے میں دعا کا فون بجنے لگا دعا نے دیکھا تو شاہ میر کا فون تھا

ہیلو دعا کہاں ہو تم دونوں ایسا کروں جلدی سے واپس گھر اجاو شاہ میر نے اپنا کام ختم کرتے ہی دونوں کا بلایا

اذلان نے ان دونوں کے جانے کے بعد شاہ میر کو بتایا کہ اناہیتا کے ساتھ اج دعا کا بھی برتھ ڈے ھیں

شاہ میر کو تھوڑی حیرت تو ہوی لیکن پھر ان دونوں کے نام کی تیاری کرنے لگے

ہاں شاہ میر بھای ہم دس منٹ کے اندر اندر گھر واپس ارہے ھیں

دعا نے اگے سے جلدی انے کا جواب سن کر کال کاٹ دی

دعا تم اس کے بارے میں کسی سے ذکر مت کرنا اناہیتا نے پتہ نہیں کیوں دعا کو منع کر دیا جس پر دعا نے اسکا پورا پورا ساتھ دیا

اور دونوں گھر کی جانب بڑھ گی

وہ دونوں اندر داخل ہوی تھی پھولوں کی روش سجی ہوی تھی جس پر دونوں ہی حیرت سے اگے بڑھی

جیسے ہی ہال میں داخل ہوی سامنے وال پر ہپی برتھ ڈے انابیتا اینڈ دعا لکھا ہوا تھا

دونوں کو ہی بے تحاشہ خوشگوار حیرت ہوی جس کا ان دونوں کے چہرے سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا

انابیتا کو اس طرح خوش دیکھ کر شاہ میر کو لگا اسکی ساری محنت وصول ہوگی ہو

- -

پرستان میں اج ہر طرف ستر نگے پھول کھلے ہوے تھے

الارا جو اپنی بیٹی کے کھونے کے غم میں اتنے سالوں سے اپنے غم کو جھوٹی مسکراہٹ کے نیچے چھپا یا ہوا تھا

اٹھارہ سال پہلے جو اسکے ساتھ ہوا اسنے الارا کو کہی کا نہیں چھوڑا

لیکن ایسے وقت میں صفا نے اسکے چھوٹی بہن کی طرح مدد کی اور اسے زندگی کی طرف واپس لای جہاں اپنی جان سے زیادہ پیار کرنے والا شوہر اسکا منتظر تھا

لیکن اج پرستان کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوی

پرستان پر سالوں سے چھایا ہوا اندھیرا جیسے کہی دور جا سویا تھا

ارد گرد رنگ برنگے پھول کھلنا شروع ہو گے تھے

پرستان میں جیسے بہار اترای تھی

پریوں نے سالوں بعد خوشی سے رقص کرنا شروع کر دیا

ملکہ سفینہ اور بادشاہ عالم بھی خوشی سے محل سے باہر نکلے

پرندوں نے خوشی سے چہچہانہ شروع کر دیا

کیا ہم سوچ رہے ھیں وہی اپ سوچ رہے ھیں الارا نے خوشی سے اپنے ماں باپ کو دیکھ کر کہا

For more visit (exponovels.com)

دونوں نے اگے سے اثبات میں سر ہلایا

اسکا مطلب بہت جلد ہماری شہزادی ہمارے پاس ہوگی وہ زندہ ھے الارا وہ زندہ ھے ملکہ سفینہ نے خوشی سے ان ستر نگے پرندوں کو دیکھتے ہوے کہا

- -

عقیل صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے عبادت کرنے میں مشغول تھے

جب ایک دم سے پورے محل میں روشنی بکھر گی

بابا جان ہزمان خوشی سے بھاگتا ہوا عقیل صاحب کے کمرے میں ایا

عقیل صاحب بھی ہزمان کی خوشی دیکھتے ہوے مسکرا ے

ہماری بیٹی زندہ ہے بابا جان شہزادی زندہ ھے محل میں بکھری ستر نگی روشنی بکھری اسکا مطلب جانتے ھیں نہ اپ

ہزمان عقیل صاحب کے گلے لگتے ہوے بولے

ہم ابھی الارا کو بلا کر اسے خوشخبری دیتے ھیں ہزمان نے دور ہوتے ہوے کہا

خوشی اسکے لہجے سے جھلک رہی تھی

نہیں ہزمان اب تک الارا کو اب تک خبر ہو چکی ہو گی

جتنی اس شاہی محل میں روشنی بکھری ھے یہ بہار ای ھے

اس کہی زیادہ بہار پرستان میں ای ھیں سالوں سے چھایا ہوا اندھیرا ختم ہو چکا ہو گا

اتنے میں باہر کھڑکی میں سے باہر خوشی کی گیت گاتے ستر نگے پرندے نظر اے

بابا اپکو یاد ھے نہ یہ پرندے صرف تب اپنی جگہ سے اڑے تھے تب شہزادی ہماری دنیا میں ای تھی

ہم ابھی اپنی شہزادی کو ڈھونڈنے جا رہے ھیں اب اس سے زیادہ ہم اپنی بیٹی سے جدا ای نہیں سہہ سکتے ھیں

ہزمان کہتے ہوے باہر کی طرف جانے لگا

نہیں ہزمان ابھی صحیح وقت نہیں ھے ہماری طرح دشمن بھی شہزادی کا انتظار کر رہے ھیں

تھوڑا صبر سے کام لے کچھ ہی عرصے بعد شہزادی ہمارے سامنے ہوگی عقیل صاحب نے ہزمان کو روکا جو اپنی بیٹی سے ملنے کے بے تحاشہ بے تاب تھے

بابا جان کیا ہماری دوسری شہزادی بھی زندہ ھے ہزمان نے عقیل صاحب سے پوچھا

جس پر انھوں نے اثبات میں سر ہلایا

اور شہزادہ جزلان ہزمان نے خوشی سے پوچھا

ہزمان اپ جانتے ہو اگر شہزادی زندہ ھے تو شہزادہ بھی زندہ ہوگا بے شک وہ ایک ساتھ اس دنیا میں نہیں اے لیکن انکی موت ایک ساتھ لکھی ھے

اپ ایسا کریں کہ پورے خاندان کو بچے بڑے سب کو اکھٹا کریں ہم سب سے اسی وقت بات کرنا چاہتے ھیں

عقیل صاحب نے کہا تو ہزمان نے سر ہلایا اور باہر جا کر ایک تالی بجای تبھی ایک ملازم جن سیکنڈ سے پہلے وہاں نمودار ہوا

ہزمان نے اسے حکم دیا کہ سب گھر والوں کو ہال میں اکھٹے کیا جاے تو وہ سر ہلاتے ہوے دوبارہ سے غایب ہوگیا

جبکہ ہزمان نے الارا کو انکھیں بند کر کے مخاطب کیا اور اسے محل میں واپس انے کا کہا جس پر وہ خوشی سے سر ہلاتی ہوی واپس انے کی تیاری کرنے لگی#Gawahy_ishq
#Epi_16
#Writer_afzonia_zafar
#Don't_copy_paste_without_my_permission
وہ لوگ تو گھر کی تیاری دیکھ کر چونکی

لیکن شاہ میر اور اذلان دعا اور انابیتا کے چہرے پر نظر انے والی چمک دیکھ کر حیران ہوے

انوکی پریشانی میں دعا کوا پنے اندر کوی بھی چینج محسوس نہیں ہوے جو اسکے اندر اے

شاہ میر توانا ہیتا کے بے تحاشہ خوبصورت چہرے میں گم ہو کر رہ گیا

دو تین گھنٹے میں انہوں نے فیس پہ ایسا کیا للگایا جس سے ہر زخم غایب ہو گیا چہرے پہلے سے زیادہ چمکنے لگا

جبکہ اذلان کو پتہ چل گیا تھا کہ دونوں کے اندر انکی پاورز اچکی ھیں لیکن وہ انا ہیتا کو چاہ کے بھی کچھ نہیں بتا سکتا تھا

وہ شہزادی تھی جس میں شہزادے سے بھی کہی زیادہ طاقتیں تھی دو شاہی خاندانوں کا خون اسکی رگوں میں دوڑ رہا تھا

شہزادی کو اپنا اصل خود ہی پہچاننا ہو گا

اگے بڑھوں اور کیک کاٹو اذلان نے دونوں کو حیرت سے وہی جمیں دیکھ کر کہا تو مسکراتے ہوے اگے بڑھی

پھر دونوں نے ایک ساتھ چھری پکڑ کر کیک کاٹا انابیتا نے ایک ٹکڑا پکڑ کر شاہ میر کی طرف بڑھایا

شاہ میر تو حیرت سے اسے دیکھنے لگا جو مسکراتے چہرے کے ساتھ اس کیک کھلا رہی تھی

ورنہ شاہ میر نے تو امید ہی چھوڑ دی تھی کہ اج اسے کیک بھی کھانے کو ملے گا

شاہ میر نے ہلکا سہ منہ کھول کر حیرت سے شرافت سے کیک کھایا

دعا نے دوسرا ٹکڑا لیا اور اذلان کی طرف بڑھایا

اذلان نے مسکراتے ہوے منہ کھولا لیکن جیسے ہی اسنے کیک اسکے منہ میں ڈالا اذلان نے اسکی انگلیوں کو اپنے دانتوں کے بیچ میں دبا کر کاٹا

دعا کو بھی کافی حد تک اسی چیز کی توقع تھی اسی لیے منہ بنا کر اپنی انگلی باہر نکالی اور غیر ارادی طور پر باقی بچا ہوا کیک اپنے منہ میں ڈالا

اذلان مسکراتے ہوے اسکے کان کے پاس جھکا اور سرگوشی میں بولنے لگا

واہ بیوی ابھی سے پیار کو بڑھانے کی تیاری اذلان کی بات پر کچھ دیر تک تو نہیں ای لیکن پھر اسکا جھوٹا کھانا یاد ایا

دعا اب دانت پیسنے کے علاوہ کر بھی کیا کر سکتی تھی اور یہی کرنے لگی

اناہیتا نے شاہ میر کو کیک کھلانے کے بعد اذلان کی طرف بڑھایا اور دعا نے شاہ میر کی طرف کیک بڑھایا اور پھر اناہیتا اور دعا نے ایک دوسرے کو کھلایا

اور پھر کافی دیر تک یونہی مستی کرتے رہے اور تبھی شاہ میر کو فاریہ کی کال اگی جسکی وجہ سے اسے جانا پڑا

اناہیتا کمرے میں ای تو ایک دم سے پریشان ہوگی اتنے پیارے پر کہاں چل گے کاش وہ ابھی واپس اسکتے

اناہیتا کمرے کے بیچوں بیچ کھڑی ہو کر سوچ رہی تھی جب پھڑاک کی اواز کی اوز کے ساتھ اسکے پر پیچھے سے پوری اب و تاب سے کھلے

اناہیتا خوشی سے دو قدم اگے بڑھی اور اپنے اپ کو شیشے میں دیکھا

لیکن یہ کیا اسکے لینز تو وہاں ہی ہٹ چکے تھے پھر دوبارہ سے کیسے لگے کہ اناہیتا کو محسوس بھی نہیں ہوے اسی وجہ سے کسی کا بھی دھین اسکی انکھوں کی طرف نہیں گیا

لیکن سوال یہ تھا یہ لگے کیسے اناہیتا نے اسے چھوڑا اور اپنے پروں کو دیکھا

اتنے پیارے پر وہ بھی ہمارے اناہیتا تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی

اگر ہمارے پر ہے تو کیا پھر ہم اڑ بھی سکتی ہو اناہیتا نے اپنے پروں کو دیکھ کر سوچا

اور اپنے پروں کو ہلانے کی خوشی کی

اور نتیجہ یہ نکلا کہ اناہیتا سیدھی چھت میں جا کر لگی اور نیچے گری

For more visit (exponovels.com)

اہ مر گے ہم لیکن تبھی باہر سے قدموں کی اوازاناہیتا پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتی تھی کہ یہ اذلان ھے

کاش ہمارے پر پھر سے غایب ہوجاے اناہیتا نے اپنی انکھ بند کر کے سوچا اتنے میں اذلان نے پریشان سے دروازو کھول کر دیکھا

اناہیتا کا تو گھبراہٹ کے وجہ سے براحال ہوگیا کہ اب اذلان اسکے پروں کو دیکھ لے گا اور وہ کیا جواب دے گی

انو کیا ہوا نیچے کیسے گر گی کہ باہر تک اواز ای

اذلان نے اناہیتا کو نرمی سے جھک کر اٹھایا اور بیڈ پر بٹھایا

اذلان کے لہجے میں بھایوں جیسی فکر تھی

For more visit (exponovels.com)

انابیتا نے اپنے اپ کو شیشے میں دیکھا تو پروں کا نام و نشان تک نہیں تھا اسکا مطلب تھا وہ پر اسکی مرضی سے اے اور اسکی مرضی سے غایب ہو جاے گا کتنے فرما نبردار پر میرے اتنی تو دعا بھی نہیں ھے انابیتا نے خوشی سے دل میں سوچا

نہیں اذلان بھای وہ ہم وہ ہم ہاں ہم ڈانس کر رہے تھے انابیتا نے جلدی سے بہانہ یاد کر کے بتایا

اچھا جوٹ تو نہیں لگی اذلان نے پیار سے سر میں تھپکی ماری اور اس سے پوچھا جس پر انابیتا نے نفی میں سر ہلایا

اذلان نے اسے اپنا دھیان رکھنے کا کہا اور واپس چلا گیا

- -

عقیل صاحب کے تین بیٹے تھے ہزمان یزمان اور شاہزمان لیکن وہ بیٹی کی رحمت سے محروم رہے تھے وہ ایک شاہی خاندان سے تعلق رکھتے

یسمین بیگم نے اپنے بچوں کی بہت اچھی پرورش کی تھی ایک مللکہ ہونے کے ناطے بھی انہوں نے اپنے بچوں کی پرورش کنیزوں سے نہیں کروای بلکہ خود کی

تینوں شہزادے بے تحاشہ خوبصورت تھے

تبھی ملکہ یسمین کو پتہ چلاکہ انکی نسل میں انے والے پہلے شہزادے اور شہزادی کی قسمت ایک دوسرے سے جڑی ہوگی

لیکن اسکے علاوہ انھیں اور بھی بہت کچھ پتہ چلاکہ شاہی محل کے اوپر کتنا بڑاخطرہ منڈلارہاتھا

تینوں شہزادوں کواور مضبوط کرنے کے لیے انھیں انکی ضد پرانسانی دنیا میں کچھ عرصے کے لیے بھیج دیا گیا

اوروہاں سے ہزمان اوریزمان کی زندگی پوری طرح سے بدل گی

- -

الاراانسانی دنیامیں ای توحیران رہ گی اتنے زیادہ انسانوں کوجبکے خوبصورتی میں دنیا بھی پرستان سے کم نہیں تھی

شہزادی الاراکوپتہ تھاجیسے ہی رات ہوجاے گی اسکا بدن چاندکی روشنی میں ہیرے کی طرح چمکنا شروع ہوجاے گا

اسی لیے رات کو چھپنے کے لیے کوی محوظ جگہ ڈھنڈنی شروع کردی

شہزادہ ہزمان کو شکار کرنے کا بے حد شوق تھا لیکن اسکے دونوں بھایوں کو اس میں رتی برابر شوق نہیں تھا

ہزمان شکار سے واپس ارہا تھا جب اسے سڑک پر چلتی پھرتی روشنی نظر ہزمان ایک جن زادہ ہونے کے باوجود ایک پل کے لیے ڈر گیا ہزمان نے اپنی گاڑی اسکے پیچھے دوڑای

الارا جو سڑک پر خوشی سے ادھر ادھر جنگلوں کو دیکھتی چلتی ارہی تھی تبھی ایک ڈروانی سے اواز سنای دی

الارا نے پیچھے مڑکر دیکھا تو وہ عجیب و غریب چیز تھی جو اسکی طرف ارہی تھی الارا کا اشتیاق اور بڑھ گیا اور وہی کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگی

ہزمان نے جیسے ہی گاڑی اسکے پاس روکی تو اسے شک ہوا کہ جیسے یہ کوی لڑکی ہو ہزمان گاڑی سے اترا

اورالارا کے سامنے گیا لیکن وہی ساکت ہوگیا اتنا حسن چہرے پر بے تحاشہ معصومیت تھی اور بڑی بڑی انکھوں میں زندگی سے بھرپور رونق لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

لیکن حیرت کی بات تھی وہ اتنا چمک کیوں رہی تھی ہزمان نے اپنے اپ کو کنٹرول کیا

جبکے الارا اپنے سامنے کھڑے یونانی شہزادے کو دیکھ رہی تھی

- -

یزمان اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا سوچوں کا درمدار صفا تھی

یونی کی وہ واحد لڑکی تھی جو اسے لفٹ نہیں کرواتی تھی

نہ ہنستی تھی اور نہ ہی کسی سے کوی بات کرتی تھی جبکے اسکی ذہانت کے چرچے پوری یونی میں مشہور تھے

صفا کی خوبصورتی سے لڑکے تو کیا یونی کی تمام لڑکیاں بھی متاثر تھی

- -

ہزمان اس وقت تو الارا کو اپنے گھر میں لے ایا لیکن دن بدن اسکی طرف کھینچتے چلے گے

اورالارا بھی اسے پسند کرنے لگی ادھر الارا بھی ہزمان اوراسکے دونوں بھایوں کے ساتھ کافی حدتک اٹیچ ہوچکی تھی

لیکن اسکی ماں کی طرف سے مسلسل اسے واپس انے کے پیغام ارہے تھے جسکی وجہ سے اسے کسی کو بتاے بغیر واپس پرستان انا پڑا

الارا کی جدای پر ہزمان کی طبعیت بے حد خراب ہوگی تھی اسنے دنیا کے چپے چپے میں الارا کو ڈھنڈنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور اخر کر بستر سے لگ گے

یزمان کے اشاروں کو صفا کافی حدتک سمجھ چکی تھی لیکن وہ اسے پسند کرنے کا حق نہیں رکھتی تھی وہ اسے ایک عام انسان سمجھتی تھی

جبکے وہ خود ایک ویمپایر تھی جسکی قسمت میں صرف انسانوں سے دور ہی رہنا لکھا تھا

لیکن صفا جانتی تھی کہ اگر اسنے غلطی سے کسی بھی انسان کا خون پی لیا تو وہ ہمیشہ کے لیے ایک درندہ بن جاے گی

اسی لیے خود کو خون سے دور رکھا اور انسانوں کیطرح انکے بیچ میں رہنے لگی اور ان جیسا ہی کھانے لگی
جس سے کسی کو بھی اس پر شک نہیں ہوا

لیکن اگے قسمت میں کیا لکھا تھا یہ تو کوی نہیں جانتا تھا

#Gawahy_ishq-------------------------
#epi_17
#wrriter_afzonia_zafar
#Dont_copy_paste_without_my_permission
پرستان میں بھی الارا کا دل نہیں دل لگ رہا وہ بے چین سی رہتی ہر وقت

اخر کار الارا نے واپس انسانوں کی دنیا میں جانے کا فیصلہ کیا

لیکن بادشاہ اور ملکہ نے اجازت نہیں دی لیکن الارا کی مسلسل جانے کی رٹ سے انھوں نے الارا کو
جانے کی اجازت دے دی

For more visit (exponovels.com)

الارا جیسے ہی ہزمان کے کمرے میں پہنچی تو ہزمان نے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا

اور کبھی نہ جانے کا وعدہ لیا ہزمان کی بگھری طبعیت کی وجہ سے الارا کو وعدہ کرنا ہی پڑا

لیکن وہ نہیں جانتی تھی یہ وعدہ اسے کتنا بھاری پڑنے والا تھا

- -

پرستان کی اگلی سرپرست ایک شہزادی تھی جس میں عام پریوں سے زیادہ طاقت تھی

اگر شہزادی الارا کی شادی اسکے اٹھارہ سال کے ہونے سے پہلے نہ ہوی تو پورا پرستان اندھیرا میں ڈوب جاے گا

اور تمام پریوں کی طاقت چھین جاے گی لیکن اگر الارا کو کچھ ہو جاتا ھے تو پرستان کا شاہی ٹوٹ پھوٹ کب ریزہ ریزہ ہو جاے گا

لیکن الارا اس سب باتوں سے بے خبر تھی ادھر زمین پر اسنے فیصلہ کیا تھا

جیسے ہی ہزمان کی طبعیت سمبھلے گی ویسے ہی وہ اسے اپنی ساری سچای بتا دے گی اور واپس پرستان
چلے جاے گی

ملکہ سفینہ اور بادشاہ عالم کی پریشانی میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا تھا

لیکن شہزادی کو کوی اتہ پتہ نہیں تھا اور اخر کار الارا اٹھارہ سالوں کی ہوگی اور اسکی شادی نہیں ہو پای

اور جسکا ڈر تھا وہی ہوا ساری پریوں کی طاقتیں ان سے چھین گی

لیکن ایک بات کی تسلی تھی کہ شہزادی بالکل سلامت تھی

ہزمان نے اپنے ماں باپ سے الارا کو ملایا عقیل صاحب اپنی مرضی تھوپنے والوں میں سے نہیں تھا

لیکن مسلہ یہ تھا کہ وہ اپنی قوم کے بادشاہ تھے اگر وہ ہی کسی اور مخلوق میں اپنے بچوں کی شادی کرتے تو
باقیوں کو کیا جواب دیتے

کچھ دن بعد الارا نے اپنی ساری حقیت ہزمان کو بتا دی

خر کار عقیل صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ پرستان جاے گے اور اپنے بیٹے کو اسکی محبت سے دور نہیں ہونے دیں گے

جیسے ہی وہ سب پرستان میں داخل ہوی تو سب ہکا بکا رہ گے

پریاں اپنے پروں سے محروم ہو چکی تھی اسی لیے ادھر ادھر گری پڑی تھی

وہ لوگ محل میں داخل ہوے تو ملکہ اور بادشاہ کی بھی حالت اس سے مختلف نہیں تھی

لیکن ان سب میں الارا کا کوی قصور نہیں تھا کیونکہ وہ حقیقت سے ناواقف تھی

لیکن ان سب کے باوجود وہ ایک جن زادے سے اپنی شہزادی کی شادی نہیں کرواسکتے تھے

لیکن ہزمان نے گڑگڑا کر اپنی محبت کو بادشاہ سے مانگا اسکی انکھوں میں اپنی بیٹی کی کے لیے سچا پیار دیکھ کر وہ پگھل گے

لیکن ان سب کا حل یہی تھا کہ الارا کی شادی جلد سے جلد کروادی جاے اور الارا کی جو پہلی اولاد ہوگی اس میں ہی الارا کی ساری طاقتیں ہونی تھی

لیکن ان میں سے کسی کو نہیں پتہ تھا کہ جس شہزادی کے پیدا ہونے کا وہ سالوں سے انتظار کر رہے تھے وہ الارا کی بیٹی ہونی تھی

یہ اگلی نسل میں ہونی تھی یہ پھر اس سے اگلی نسل میں ہونی تھی کیونکہ وہی شہزادی تھی جو پرستان کو اس اندھیرے سے نکال سکتی تھی

لیکن شہزادی کے ساتھ شہزادہ کسی نسل سے ہوگا کس قوم سے ہوگا کسی کو کچھ نہیں پتہ تھا جو انکی پریشانی بڑھانے کے لیے کافی تھا

اس سب عرصے میں ملکہ یاسمین بلکل خاموش تھی کیونکہ جو انھیں پتہ تھا وہ کسی کو نہیں پتہ تھا لیکن وہ اپنے بیٹوں کی خوشیوں میں بالکل بھی رکاوٹ نہیں بن سکتی تھی

اسی لیے شہزادی کو اور شہزادے کی شادی کرنے کی تیاری کرنے لگے

یزمان نے صفا کو شادی کے منایا لیکن صفا نے پہلی فرست میں ہی انکار کر دیا

یزمان نے اپنے گلے پر چھری رکھی اور اسے دھمکی دی صفا اندر رہی اندر یزمان سے پیار تو کرتی تھی لیکن اپنی حقیقت کا سامنا کرنے سے ڈرتی تھی

لیکن یزمان کی انکھوں میں پختہ عزم دیکھ کر صفا نے لڑکھڑاتے لہجے میں ہاں کر دی

عقیل صاحب کو کوی اعتراض نہیں تھا لیکن اگے انے والے طوفان سے بے حد خوفزدہ تھے

شاہزمان کی شادی عقیل صاحب نے اپنے بھای کے بیٹے سے طے کر دی

اور تینوں بیٹوں کی شادی کی تیاری کرنے لگے

اسی دوران صفا نے اپنے ویمپایر ہونے کا بھی بتا دیا جس سے کسی کوی فرق نہیں پڑا دھچکا تو تب لگا

جب یزمان نے اپنے جن ہونے کا بتایا صفا ایک پل کے لیے اس سے بے حد خوفزدہ ہوگی لیکن اب وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

تینوں شہزادوں کی شادی بخیر وعافیت سے ہوگی

لیکن جیسے ہی دوسروں جنوں کو پتہ چلا کہ شہزادوں کی شادی کسی اور قوم سے ہوی ہیں تو سب اپنے اپے سے باہر ہوگے

لیکن ان میں سے کچھ ابھی بھی اپنے بادشاہ کے وفادار تھے

انہوں نے محل پر حملہ کیا لیکن صفا اور الارا اور شہزادوں کی بے تحاشہ طاقت کے اگے وہ کچھ نہ کر سکے

اور سہی موقعے کا انتظار کرنے لگے صفا ٦ امید سے ہوی تو پورے محل میں خوشی کے شادیانے بجنے لگے

اور اخر کا بے حد خوبصورت شہزادے نے محل میں اپنی انکھیں کھولی

ملکہ یاسمین نے بچے کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ یہ وہی شہزادہ ھے جسکی قسمت شہزادی سے لکھی ھے

چونکہ وہ پہلا وارث تھا اسی لیے اگے بھی بادشاہ کی گدی اسے ہی سمبھالنی تھی اسی لیے اسکا نام جزلان رکھا گیا

سب کے لیے حیران کن بات تھی کیونکہ شہزادے کو جب بھی غصہ اتا اسکے ہاتھوں سے برف نکلنا شروع ہو جاتی اور انکھوں کا رنگ بدلنے لگ جاتا

ایک دفعہ چھوٹے سے شہزادے کو کسی کنیز نے اٹھا لیا جسکی وجہ سے شہزادے کے پورے جسم میں زخم ہو گے

اسی لیے شہزادے سے تمام کنیزوں اور غلاموں کو دور رہنے کا حکم دے دیا

منسہ الارا اور صفا کی دوستی مثالی تھی

منسہ نے دونوں کو اپنی بڑی بہنوں کا درجہ دیا

اسی طرح پورے محل میں صرف خوشیوں کا راج تھا

الارا کی گود میں ایک اور شہزاہ آگیا جس کا نام اذلان رکھا گیا

شادی کو ہوے چار سال ہو گے لیکن الارا کی گود نہیں بھری

پورے پرستان والے بے حد پریشان ہو گے خود الارا اور ہزمان بھی بے حد پریشان ہو گے لیکن مسلے کا کوی حل نہیں تھا

شاہزمان کو بھی اخر کار خوشخبری مل گی لیکن الارا اور ہزمان اس دفعہ بھی امید نہیں چھوڑی

ہزمان کا پیار دن بدن الارا کے لیے بڑھتا جا رہا تھا اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اسکے پیار میں کوی فرق نہیں ایا

اس خوشخبری کے کچھ ہی دن بعد شہزادی الارا کام کرتے وقت بیہوش ہو گی

ویدوں نے شہزادی ہونے کی خوشخبری دی جسے پورے محل میں رقص کر کے منایا گیا

دشمنوں کو بھی اس بات کی خبر ہو گی کہ ہونے والی شہزادی کوی عام شہزادی نہیں ھیں

ستر نگی شہزادی جسکا پرستان اور جن زادوں کو بے صبری سے انتظار تھا جس کے اندر دو دو شاہی خاندانوں کا خون دوڑ رہا تھا

شاہ زمان اور ہزمان کے گھر ایک دن دو نوں بیٹیاں ہوی سب کو پتہ چل گیا تھا الارا کے ہاں وہی شہزادی ہوی ھیں جس کا برسوں سے انتظار تھا

محل کے لوگوں کے علاوہ اس بات کو ملکہ یاسمین نے ستر نگی شہزادی کی پیدایش کو خفیہ رکھنے کا کہا اس کو سب نے ہی سرہایا

اسی لیے صرف جشن کی وجہ شاہ زمان کے گھر ہوی چھوٹی سے شہزادی کا بتایا گیا

لیکن محل کے باہر صدیوں سے بیٹھے ستر نگے پرندے پہلی دفعہ اڑے جس سے دشمن کو شہزادی کے ہونے کی خبر ہو چکی تھی

ملکہ یاسمین نے سب کچھ عقیل صاحب کو بتا دیا جس سے وہ بے حد پریشان ہو گے

باقی کنفرم تب ہوگیا جب جزلان نے پہلی دفعہ شہزادی کو اپنی گود میں لے لیا تو شہزادے جزلان کے سارے زخم خود بخود بھر گے

لیکن ملکہ یاسمین کے بتانے کے مطابق اگر دشمنوں کو شہزادے اور شہزادی کا پتہ چل گیا ھے تو بہت جلد طوفان انے والا تھا

شہزادی جب کچھ ہی دن کی اسکا فرضی طور پر نکاح شہزادے جزلان سے کروا دیا

لیکن اخر کار ہوا وہی جس کا ڈر تھا جسنے سب کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا

دشمنوں نے محل پر حملہ کر دیا

لیکن دونوں شہزادیاں ایک ساتھ تھی اسی لیے کسی کو پتہ نہیں چلا الارا کی بیٹی کونسی ھے

#Gawahy_ishq-----------------------------

#Epi_18
#Writer_afzonia_zafar
#Don't_copy_paste_without_my_permission

صفا نے پوری بہادری کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کیا

کیونکہ منسہ اورالارا بچے کی پیدایش کے بعد بے حد کمزور تھی

دشمنوں کو اپنے اوپر بھاری پڑتا دیکھ کر ملکہ یاسمین نے صفا کو حکم دیا کہ دونوں شہزادیوں اور شہزادے جزلان کو کہی دور جا کر چھوڑ اے

لیکن شہزادے جزلان کو ان سے الگ چھوڑے تا کہ وہ اپنے اپ کو رشتوں کی وجہ سے کمزور محسوس نہ کرے

تا کہ جیسے ہی جنگ ختم ہو جاے انھیں واپس ڈھونڈ لیا جاے

شہزادے جزلان کے حد غصے کی وجہ سے صفا نے اپنی پاورز کے ذریعے اسکی یادداشت کو اس سے چھین لیا اور اپنے اندر محفوظ کر لیا

یہ وقت صفا کے لیے بے حد مشکل تھا اپنے بیٹے کو خود سے دور کرنا وہ بھی پتہ ہونے کے باوجود کے جزلان اسے بھول جاے گا

لیکن ایک امید تھی لیکن پتہ کسی ہوتا ھے کہ ایسا ہو جاے گا

راستے میں جنگل سے گزرتے ہوے صفا کے اوپر شمنوں نے حملہ کر دیا

صفا ایک بہت طاقتور ویمپایر تھی لیکن جنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور وہ بھی شہزادے اور شہزادی کو ان سے چھیننا چاہتے تھے

صفا ایک پل میں ہزاروں میٹر تیز بھاگ سکتی تھی ہوا سے تیز اسکی سپیڈ تھی

صفا نے اپنا رخ فورا سے شہر کی طرف کیا اور ایک بڑے سے گھر کے اندر بیہوش ہوے جزلان کو چھوڑا

اور فورا وہاں سے بھاگی دونوں شہزادیوں کو لے کر صفا کو نہیں پتہ تھا وہ اس وقت دنیا کے کس کونے میں ھیں لیکن اس وقت اسکے لیے ان دونوں کی حفاظت ضروری تھی

صفا نے ان دونوں کو ایک چھوٹے سے گھر کے اندر ڈالا اور وہاں سے چلے گی تا کہ جن اسے ڈھونڈ نہ سکے

ہیری کو اپنے گھر کے باہر بچوں کے رونے کی اواز ای تو جلدی سے باہر بھاگا

باہر کمبل میں لپٹے روی جیسی بچیوں کو دیکھ کر حیرت سے انکھیں پھٹ گی

ہیری اس وقت اسٹریلیا میں کام کے سلسلے ایا تھا

لیکن اس ستر نگی انکھوں والی لڑکی کو دیکھ کر کچھ الگ سہ محسوس اسی لیے دونوں کو لے کر اپنے گھر لنڈن میں لے جانے کی تیاری کرنے لگا

ہیری میری اور ڈینیل بیک ساتھ ایک ہی یونی میں پڑھتے تھے

اوران لوگوں کو ریسرچ کے لیے شاہی خاندان کا ٹوپک ملا

جس میں ان تینوں کو اردو بھی سیکھنے کو ملی

ہیری کو اسکی انکھیں دیکھ کر ہی پتہ چل گیا تھا کہ دونوں کوی عام لڑکیاں نہیں ہے

میری اورڈینل کا باپ ایک جادوگر تھا جسکی وجہ سے دونوں ہی جادو کرنا جانتے تھے

ہیری نے لنڈن جاکر سب سے پہلے میری سے رابطہ کیا

اوراس سے ملنے کے بعد اس یقین ہوگیا کہ دونوں ہی شہزادیاں ھے

میری نے سب سے پہلا کام دونوں کے گرد حفاظتی دایرہ بنایا تاکہ کوی بھی دشمن انھیں ڈھونڈ نہ سکے

اس سب بات سے ڈینل کو بے خبر رکھا گیا کیونکہ وہ ہر وہ کام کرتا جس سے وہ طاقت پا سکے

اسی وجہ سے اسکے پاس بہت کالا جادو تھا اور ہیری اور میری دونوں کی ڈینل سے حفاظت نہ کرپاتے

اسی لیے بچوں کو ایک سال تک ہیری نے اپنے گھر میں رکھا

اس عرصے میں انابیتا بہت چھوٹی تھی اسی لیے اس برفیلے شہر میں اسے اتنی گرمی نہیں لگتی تھی

لیکن ڈینل کو نجانے کیسے ہیری پر شک ہوگیا اسی لیے میری کی مدد سے ان دونوں کو ایک اینجیو میں ڈال دیا

بچوں کی حفاظت کے لیے میری نے اپنے شوہر سے اجازت لے کر اسی انجیو میں جاب کرنا شروع کر دی

اور ان دونوں کو اردو بھی سیکھانے لگی اور اسکے دو سال کے ہوتے ہی میری نے اناہیتا کو لینز لگانا شروع کر دیا

کیونکہ دونوں کی بھی بے حد خوبصورتی کی وجہ سے وہاں موجود ٹیچریں انکی طرف اٹریکٹ ہوتی لیکن اناہیتا کی بے حد خوبصورت سترنگی انکھوں کو دیکھ کر ہر کوی مسمرایز ہو جاتا

اور ہر وقت اناہیتا کو ڈسکس کرنے لگ جاتے

اناہیتا اور دعا کے بارہ سال کے ہوتے ہی میری نے ڈینل کے بڑھتے شک کی وجہ سے دونوں کو انجیو سے کچھ رقم دے کر نکال دیا

اور اپنی دوست کے پاس بھیج دیا جسکی کوی اولاد نہیں تھی اسی لیے ان دونوں کو بھی شک نہیں ہوا کہ یہ سب انھیں بچانے کا پلان ھے

ان دونوں کے پندرہ سال کے ہوتے ہی ہیری نے ان دونوں کو اپنے نیوز چینل میں اتنی چھوٹی ہونے کے باوجود بھی جاب دے دی

میری کی دوست کی ڈیتھ ہوجانے کے بعد ہیری کوشش کرتا کہ دعا اور انابیتا زیادہ تر وقت اسکے افس میں ہی گزارے تاکہ وہ پر سکون رہ سکے کہ دونوں کو کوی خطرہ نہیں ھے

اسی وجہ سے ہیری زیادہ تر کام ان دونوں کو ہی دیتا تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے رابطے میں رہ سکے اسی لیے دونوں ہی اسے ہیری سے گنجا بنا دیا

اور دونوں ہی بے حد ڈرتی تھی اس سے

ہیری نے دونوں کی سیکیورٹی کے لیے اپنے افس کے باہر گارڑز بھی رکھے تھے

وہ دونوں کو اپنی بیٹیوں کی طرح چاہتا تھا لیکن کبھی بھی اپنے پیار کر اظہار نہیں کر پایا

ہیری یہ بھی جانتا تھا کہ اناہیتا میں غیر معمولی پاورز ھے جسکی وجہ سے ڈینل اسکے پیچھے پاگل ہوا پڑا ھے
اسی لیے ہیری اناہیتا کے اٹھارہ سال کے ہونے کا انتظار کرنے لگا

فاریہ کے گھر شادی کے چھ سال بعد بھی کوی اولاد نہیں ہوی تو وہ اکثر ہی ڈپریشن کا شکار رہنے لگی

لیکن اچانک ہی اپنے گھر کے باہر بھوری انکھوں والے سنجیدہ لیکن حد سے زیادہ گورے اور خوبصورت بچے کو دیکھ کر حیران ہی ہوگی اور اس سے اسکے ماں باپ کا پوچھنے لگی

لیکن بچے کو کچھ بھی یاد نہیں تھا شام میں شہریار صاحب بھی گھر اگے

لیکن بچے کے ماں باپ کا کچھ پتہ نہیں چلا اسی لیے دونوں نے ہی اسے اپنا بچہ بنانے کا فیصلہ کیا

لیکن بچے کے پورے جسم میں زخم دیکھ کر حیران ہوگے

اور ڈاکٹر کو بلایا ڈاکٹر کو اپنی بے شمار مشینوں کے باوجود بھی صرف اتنا ہی پتہ چل سکا کہ بچے کو چھونے سے اسکے زخم ہوتے ھیں

اسی لیے دونوں اسکا علاج کروانے کے لیے اسے لنڈن لے گے لیکن دونوں کو ہی اس بات کا احساس ہوگیا تھا کہ شاہ میر ایک عام بچہ نہیں ھیں

اس میں بہت سی باتیں تھی جو اسے دوسروں سے مختلف بناتی تھی

- -

اج پاسٹ ختم ہوگیا کیسا لگا اب تو سب کلیر ہوگیا نہ اناہیتا اور دعا بہنیں نہیں ھے اور نہ ہی دعا پری ھے#Gawahy_ishq

#Epi_19

#Writer_afzonia_zafar

#Don't_copy_paste_without_my_permission

اناہیتا صبح جلدی سے تیار ہو کر شاہ میر کے بلانے پر اسکے گھر چلی گی

گیسٹ چوکیدار کو شاہ میر نے پہلے ہی اناہیتا کو عزت سے اندر بھیجنے کا کہہ دیا

اسی وجہ سے جیسے ہی اناہیتا نے گیٹ کے باہر روکی چوکیدار نے جلدی سے اسکے لیے دروازہ کھول دیا

فاریہ کی عادت تھی وہ صبح بہت جلدی اٹھ جاتی تھی

For more visit (exponovels.com)

لیکن جب سے اسے شاہ میر کے نکاح کے بارے میں پتہ چلا تب سے ہی وہ بے حد پریشان تھی

کیونکہ اسکے چھونے سے شاہ میر کو زخم بھی ہونے تھے جو اسے بہت تکلیف دینے تھے

اپنے بیٹے کی تکلیف کو سوچتے اسے راتوں میں نیند نہیں اتی تھی

لیکن دوسری طرف اسکے بیٹے کی خوشی تھی انھی سوچوں میں گھری وہ اپنے لان میں ٹہل رہی تھی

جب ایک گاڑی پورچ میں اکر رکی فاریہ نے حیرت سے سے انے والی گاڑی کو دیکھا

اخر اتنی صبح کون اسکتا ھے لیکن جب گاڑی میں سے جینز اور بلیک ٹی شرٹ میں بے حد خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر چندھیا گی

نازک سی گڑیا کو دیکھ کر فاریہ کے قدم خود بخود اسکی طرف بڑھنے لگی

ایک گریس فل سی لیڈی کو اپنی طرف اتا دیکھ کر انا ہیتا بے حد کنفیوز ہوگی

کون ہو بیٹا تم فاریہ نے نرمی سے اسکے گھبراے چہرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوے پوچھا

ہم وہ شاہ میر سر کی سیکریٹری ھے انا ہیتا نے اپنی انگلیوں کو اپس میں پھنساتے ہوے کہا

فاریہ کو یاد ایا جب شاہ میر اس سے پہلی دفعہ وہ بھی ایسے ہی بول رہا تھا

اچھا بیٹا وہ اپنے کمرے میں ھیں اپ ادھر ہی چلی جاوں

فاریہ نے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوے کہا

انا ہیتا سیدھی شاہ میر کے کمرے کی طرف بڑھ گی

انا ہیتا نے دروازہ نوک کیا تو اگے سے کوی رسپونس نہیں ملا

اسی لیے سیدھی اندر چلے گی دیکھا تو شاہ میر کمبل میں لپٹا ہوا تھا

اور کمرے میں ہیٹر کی بجائے اے سی اون ہوا پڑا تھا

اناہیتا نے مسکراتے ہوے دیکھا اتنے ٹھنڈے موسم میں اے سی کا اون ہونا کسی بھی بندے کو بیمار کر سکتا تھا

اب اسے کیا پتہ تھا جیسے اناہیتا کو عام لوگوں سے زیادہ گرمی لگتی ھے اسی طرح شاہ میر کو بھی عام انسانوں سے زیادہ سردی لگتی تھی

تبھی تو بیچارے کا یہ حال ہوا پڑا تھا

سر اٹھ بھی جاے اناہیتا نے تمیز کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوے کہا

اندر چھپے شاہ میر بیچارے کو تو حال ہی برا ہو گیا

شاہ میر نے اپنا منہ کمبل سے باہر نکالا تو اسکا چہرہ دیکھ کر اناہیتا کی ہنسی نکل گی

شاہ میر کی ناک اور گال ٹھنڈ کی وجہ سے سرخ ہوی پڑی تھی

اناہیتا انے اگے بڑھ کر اے سی اف کر دیا لیکن کمرے کی ٹھنڈک عروج پر تھی

ایک کپ کافی کا لے کر او شاہ میر نے اسے ہنستے دیکھ کر چڑ کر کہا

اناہیتا نے منہ بنایا اور کافی بنانے چلیے گی اب لاڈ صاحب کا حکم تھا ٹال کون سکتا تھا

پانچ منٹ بعد اناہیتا اس کے لیے کافی بنا لای

شاہ میر نے ارام سے کافی ختم کی تب تک اناہیتا وہی بیڈ کے پاس کھڑی رہی

اب میرے لیے کھانا لاو بہت بھوک لگی ھے شاہ کو کافی سے تھوڑی گرماہٹ ملی تو اگلا حکم بڑی شان سے دیا

اناہیتا مجبور تھی اسی لیے واپس کچن میں گی اور کھانا بنا کر واپس شاہ میر کے لیے لے کر ای

باہر لاونج میں بیٹھی فاریہ اس لڑکی کی بھگدڑ دیکھ رہی تھی

شاہ میر کے کمرے میں پہلی دفعہ شاکر کے علاوہ گیا اور وہ بھی لڑکی یہ بہت ہی زیادہ تعجب کی بات تھی

کہی یہ وہی لڑکی تو نہیں جس سے شاہ میر نے نکاح کیا ھے فاریہ سوچوں میں گم ہوگی

شاہ میر نے مزے سے کھانا کھایا اب کوی حکم ھے سر اناہیتا نے بظاہر سے مسکراتے ہوے پوچھا لیکن اندر سے اسے گنجا کرنے کو دل کر رہا تھا

ہاں شاہ میر نے اثبات میں سر ہلایا

شاہ میر حیران تو تھا کہ ایک ہی رات میں ایسا کیا ہوا کہ اناہیتا کا سارا ڈر کہی دور جا سویا لیکن وہ خوش تھا اسے پہلے والی اناہیتا مل گی تھی

ادھر لیپ ٹاپ لے کر میرے پاس اوں شاہ میر نے ٹیبل پر پڑے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کیا

اناہیتا نے لیپ ٹاپ اٹھایا اور شاہ میر والی سایڈ پر ایک طرف کونے میں بیٹھ گی

شاہ میر نے اسے کونے میں بیٹھا دیکھ کر بھنویں اچکا ی

اور اپنی طرف کمبل اٹھا کر اسے اپنے پاس انے کا اشارہ کیا

شاہ میر کا اشارہ سمجھتے ہی اناہیتا کی کان کی لویں تک سرخ پڑ گی

جبکہ شاہ میر بڑی دلچسپی سے اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا

ایگریمنٹ شاہ میر نے جب اسے اسی جگہ بیٹھے دیکھا تو اپنی والی دھمکی دی

دھمکی نے تو اپنا اثر فورا کیا اور جلدی سے اپنی سینڈل اتاری اور کمبل میں اگی

لیکن بیچ میں کافی فاصلہ تھا جسے شاہ میر نے کم کیا اور بالکل ہی اسکے ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا

تمھیں پتہ ھے جب تم میرے قریب ہوتی ہو تو مجھے بالکل بھی سردی نہیں لگتی ایک سکون سہ محسوس ہوتا ھے شاہ میر اسکے کان کے پاس جھک کر سرگوشی میں بولا

انا ہیتا کی سانسیں رک گی اسکی قربت پر اسے کیا بتاتی اسے تو خود کوی گرمی کا احساس نہیں ہوتا ھے ایسا لگتا ھے جیسے بہت پہلے سے اسکا رشتہ ھے

لیکن کہنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

شاہ میر کی نظریں اسکے سرخ گالوں سے پھسل کر اسکے مومی لبوں پر پڑی

شاہ میر کے دل کی دھڑکنیں اسکے سرخ لبوں کو دیکھ کر بڑھنے لگی

اور بے ساختہ دل ان لبوں کو چھونے کا دل کیا

اس پر بغیر سوچے عمل کرنے کے لیے اگے اور انا ہیتا کے اوپر جھک گیا

انا ہیتا تو شاہ میر کو اپنے اوپر جھکتے دیکھ کر ہی ساکت ہو گی

شاہ میر اسکی انکھوں میں ہی دیکھ رہا تھا

For more visit (exponovels.com)

اور مسکراتے ہوے اسکے لبوں پر جھک گیا اور اسکے لبوں پر اپنے پیار کی نشانی چھوڑنے لگا

شاہ میر نے اسکے لبوں سے اسکی گردن تک سفر کرنے لگا

اور پوری شدت سے اسکی شہ رگ پر پیار نچھاور کیا

جسکی وجہ سے اناہیتا کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی

تھوڑی دیر بعد شاہ میر نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور اسکی گردن کی طرف دیکھا جہاں بے حد سرخ نشان بن چکا تھا

اناہیتا اکی انکھیں بند تھی کچھ ڈر سے کچھ شرم سے

دعا سو کہ اٹھی تو ساتھ والی سایڈ پر دعا نہیں تھی

اسکا مطلب تھا وہ جا چکی تھی

دعا سستی سے اٹھی افس اسے جانا نہیں تھا کیونکہ ہیری سر نے مکمل طور پر سے انے سے اسے منع کیا تھا

دعا اور فریش ہو کر کچن میں گی اور اپنے لیے کھانا بنانے لگی

اذلان بھی اپنے لیے کھانا بنانے کے لیے کچن کی طرف ایا تو دعا کو کھانا بناتے دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ اگی

دعا کی اسکی طرف پشت تھی

اذلان نے اہستہ سے قدم بڑھاے اور دعا کی کمر کو ایک جھٹکے میں جکڑ کر اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگایا

دعا کی چیخ نکلتی نکلتی بچی لیکن وہ اذلان کے لمس کو محسوس کر چکی تھی

کیا بات ھے بیوی شوہر کا اتنا خیال صبح صبح اٹھ کر اسکے لیے کھانا بنایا جا رہا ھے

For more visit (exponovels.com)

اذلان نے جان بوجھ کر دعا کو چڑایا لیکن دعا کی تو اسکے لمس پر بولتی ہی بند ہوگی

اذلان نے مسکراتے ہوے اسکی گردن سے گیلیے بال ہٹا کر ایک سایڈ پر کیے

اور وہی اپنے لب رکھ دیے دعا نے لمبے لمبے سانس لے کر اپنے اپ کو نارمل کرنے کی کوشش کی

لیکن اسکا جلتا لمس مسلسل اسے تڑپا رہا تھا اذلان نے ایک جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف کیا

اور اسکی کمر کے گرد حصار بنا کر اپنے اور زیادہ نزدیک کیا

دعا نے سختی سے اپنی انکھیں بند کر رکھی تھی اور اپنے نچلے لب کو چبا رہی تھی

اذلان نے انگھوٹھے سے اسکے ہونٹ کو اس ظلم سے ازاد کروایا

اتنا ظلم مت کروں ان کے ساتھ انکی نرماہٹ کو ابھی تک تو میں نے بھی محسوس نہیں کیا

اذلان نے اسکی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ اوپر کیا اور خود جھک کی اسکی انکھوں میں دیکھ کر بولنے لگا

اسکے گھمبیر لہجے پر دعا کی تو جان ہی نکلنی لگی

اذلان اہستہ سے اسکے لبوں پر جھکنے ہی لگا تھا جب صفا کی اواز اسکے کانوں میں گونجی جو اسے وہاں بلا رہی تھی اسی وقت

اذلان دانت کچکچا کر پیچھے ہوا تم کھانا بناوں میں فریش ہو کر اتا ہو

اذلان نے اسکا گال تھتھپایا اور اور اسے اپنی پکڑ سے ازاد کر کے کچن سے باہر نکلا

اگلے ہی پل وہ صفا کے سامنے کھڑا تھا جو اسے گھور رہی تھی

جسکی اذلان کو بالکل بھی سمجھ نہیں ای

اذلان جس گھر میں اپ رہتے ہو وہی شہزادی بھی رہتی ہے یہ بات اپ نے ہمیں بتای کیوں نہیں

اپنی ماں کا اپ اور ہم کر کے بولنا محسوس کر کے اسنے گردن پیچھے گھما کر دیکھا تو اسکی سانسیں ہی اٹک گی

کیونکہ سارے ہی اسے گھورنے میں مصروف تھے

جبکہ الارا کے ہاتھوں میں سٹک دیکھ کر اذلان کا تو مانو یہاں سے غایب ہونے کا دل کیا

اور اس سے پہلے اس پر عمل کرتا صفا نے سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر اذلان کا ہاتھ پکڑا جس کی وجہ سے اذلان اپنی پوری طاقت استعمال کر کے بھی وہاں سے فرار نہیں ہو سکا

اذلان نے التجایہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا لیکن اپنی ماں کی انکھوں میں شرارت صاف تھی جو اج اسے مار پڑوانے والی ہی تھی

اور سب نے اسکی پوری طاقت کی ہوی تھی

صفا کے ہاتھ میں اذلان کا ہاتھ قید دیکھ کر سب پر سکون ہو گے کیونکہ اب اذلان یہاں فرار نہیں ہو سکتا تھا

اذلان نے کلمہ پڑھنے میں ہی بھلای سمجھی اور انکھیں بند کر کے کلمہ پڑھنے لگا

تو برخودار دونوں شہزادیوں کے ساتھ رہ رہے تھے اور شہزادی کے ساتھ نکاح بھی کروا چکے ھیں واہ الارا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا

جان من میری۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا الارا نے گڑبڑاتے ہوے ہزمان کی طرف نظریں گھمای

اسکے طرز مخاطب پر یزمان نے جل بھن کر پہلو بدلا لیکن اب تو بہانہ بھی تو اج سارے بدلے چکانے کا سوچا

اذلان نے بروقت ہزمان کی طرف دیکھا جسکے چہرے کے اثرات اسے کچھ اور ہی اشارہ کر رہے تھے

اذلان نے تھوک نگلتے ہوے منسہ کی طرف دیکھا لیکن اج کسی کے چہرے پر رحم نظر نہیں ارہا تھا

اوکے فاین سوری اذلان نے ایکدم سے کہا لیکن کسی نے کچھ خاص ری ایکٹ نہیں کیا

صفا نے الارا کے مومی ہاتھوں سے سٹک لی اور اذلان کی طرف رخ کیا

جانو میری فیلنگز سمجھنے کی کوشش کروں اذلان نے صفا کا رخ اپنی طرف دیکھ کر اس سے اپنے ہاتھ چھڑوانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے کہا

تمیز سے اگر میری بیوی سے کوی بیہودہ لفظ کہہ کر پکارا تو اپنی بیوی کو کہنا ایسے لفظ اس دفعہ یزمان نے جلتے ہوے کہا

جبکہ بیہودہ کہنے پر صفا نے یزمان کی طرف چونکتے ہوے دیکھا ج ایسے لفظوں کو بیہودہ کہہ رہا تھا

اور اج تک یزمان نے اسے انہی بیہودہ ناموں سے بلایا تھا

یزمان نے گڑبڑا کر اپنی صفای دینے کی کوشش کی لیکن صفا اپنا رخ موڑ چکی تھی

اس کھوتے کے پتر نے میری بیوی کو مجھ سے ناراض کروادیا

لاحولاولاقوت اپنے اپ کو ہی کھوتا کہہ رہا ہو یزمان نے جلدی سے جھرجھری لی

لیکن اذلان کی چیخ پر سوچوں میں سے باہر نکلا#Gawahy_ishq
#Epi_20
#Writer_afzonia_zafar
#Don't_copy_paste_without_my_permission
شاہ میر نے اہستہ سے اپنا سر اٹھایا اور اناہیتا کی بے انتہا سرخ رنگت کو دیکھنے لگا اور اسکی سختی سے بند ہوی انکھوں پر ہلکے سے جھک کر ہلکا سہ بوسا دیا

تم مجھے دن بدن جنونی بنا رہی ہو شاہ میر نے ہلکے سے سرگوشی کی

اور اسکے اوپر سے ہٹ کر ایک سایڈ پر ہو گیا

اج کوی میٹنگ اور کنسرٹ ھے کوی شاہ میر کو پتہ تھا کہ اج اسکا ایک کنسرٹ ھے لیکن پھر بھی اناہیتا کا دھیان بٹانے کے لیے بولا

اناہیتا نے گھری سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور اس سے بدلا لینے کا سوچ کر اسے کنسرٹ کے بارے میں بتانے لگی

اور تھوڑی دیر بعد شاہ میر شاور لے کر باہر نکلا لیکن صرف ٹروازر میں تھا

جسے دیکھ کر اناہیتا نے اپنے دانت کچکچاے اور اپنا سر نیچے جھکا لیا

کبرڈ میں سے میری شرٹ اور کوٹ کو لے کر اوں شاہ میر پھر سے اپنے ازلی لہجے میں بولا

لیکن اناہیتا مجبور تھی ایک تو بیوی تھی اور اوپر سے پرسنل سیکریٹری اور اوپر سے کنٹریکٹ ساین کر کے پھنس چکی تھی

اسی لیے شرافت سے اٹھ کر کبرڈ کھولی اور وہاں سے اسکی ہینگ ہوی شرٹ اور کوٹ کی بجاے جیکٹ نکالا

اناہیتا دونوں کو لے کر شاہ میر کے پاس گی اور سر جھکا کر ہاتھ لمبا کر کے اسکی طرف دونوں چیزیں بڑھای

شاہ میر نے مسکراتے ہوے اسکے جھکے چہرے کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر شرٹ پکڑنے کی بجاے اسکا ہاتھ پکڑا اور ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا

اور وہ سیدھا اسکے چوڑے سینے سے ٹکرای

کیا ہوا اتنی دور سے تم مجھے شرٹ کیسے پہنا سکتی ہو شاہ میر اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوے بولا

کیا مطلب ننگے انسان ہم تمھیں شرٹ پہناے گے ہاتھ ٹوٹے ھیں کیا

اناہیتا اپنا ضبط کھوتے ہوے چلای جبکہ اسکے چلانے پر شاہ نے ایک انگلی اپنے کان میں گھسای

لیکن نظریں اسکے ہاتھ پر چمکتے ہوے اسکے نام پر پڑی

جہاں اناہیتا لکھا ہوا تھا اور وہ پوری اب و تاب سے جگمگا رہا تھا

شاہ میر نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اور اناہیتا کی طرف متوجہ ہوا

فاریہ جو شاہ میر کے کمرے کی طرف ارہی تھی لیکن اس لڑکی کا اپنے بیٹے پر چلاتے دیکھ کر وہی ساکت
ہوگی کہ بھای اب اس لڑکی کی خیر نہیں

لیکن تھوڑی دیر بعد بھی شاہ میر کی کوی اواز نہیں ای نہ ہی وہ لڑکی روتے ہوے کمرے سے باہر نکلی

فاریہ کو تو حیرت کے اتنے جھٹکے لگے اور الٹے قدموں شہریار کی طرف بھاگی

- -

کنٹریکٹ شاہ میر نے ایک ادا سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا جو اناہیتا کے تن بدن میں اگ لگا گیا

اور غصے کی شدت سے اپنے سرخ چہرے کے ساتھ اسے شرٹ پہنانے لگی

اور اسکے بعد شاہ میر نے بہت ہی احسان کرتے ہوے جیکٹ کی طرف اشارہ کیا

جسے اناہیتا نے مسکراتے ہوے پہنایا جبکہ اچانک سے اسکے چہرے پرانے والی مسکراہٹ شاہ میر کو بالکل بھی ہضم نہیں ہوی

چلیں سر اب شاہ میر کی تیاری مکمل کرواتے ہوے اناہیتا نے ایک دفعہ پھر اپنی مسکراہٹ کے جلوے بکھیرتے ہوے بولی

شاہ میر نے اسکے چہرے کو کھوجتے ہوے پر سوچ انداز میں سر ہلایا اور اسکے ہمراہ باہر نکلا

جبکہ انو کے چہرے پر اس وقت شیطانی مسکراہٹ بکھری ہوی تھی جسکا شاہ میر کو باخوبی اندازہ تھا

شاہ میر اور اناہیتا ایک بڑی سے کار میں بیٹھے

شاہ میر نے انا کے ہاتھ کی طرف سر سری سہ ہی دیکھا

لیکن اناہیتا کے ہاتھ پر لکھا ہوا نام ایسے لگ رہا تھا جیسے کوی ٹیٹو ہو

شاہ میر نے اچھنبے سے اناہیتا کی طرف دیکھا لیکن وہ اپنے فون میں بیزی تھی

میر نے کچھ سوچا اور جان بوجھ کر اسکے ہاتھ کو پکڑا

لیکن نظریں مسلسل اسکے دایں ہاتھ پر ہی تھی

شاہ میر کے چھوتے ہی وہ نام کسی ڈایمنڈ کی طرح جگمگانے لگا

انابیتا نے مسکراتے ہوے شاہ میر کی طرف دیکھا اور ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا

اسکے ہاتھ چھڑواتے ہی وہ روشنی پھر سے بجھ گی

اتنے میں وہ جگہ بھی اگی جہاں اسکا کنسرٹ تھا

شاہ میر نے ان سب کو بعد کے لیے رکھا اور ایک دفعہ پریکٹس کرنے کے لیے ہوٹل کی طرف سے دے جانے والے روم کی طرف بڑھ گے

الارا نے ہلکے سے ہی سٹک اذلان کی پشت پہ ماری لیکن اذلان کی دلخراش نکلنے والی چیخیں اسے ہنسنے پر مجبور کر گی

ہزمان نے محبت سے اذلان کی طرف دیکھا جسکی وجہ ہی سے الارا دل سے ہنستی تھی

جان من اذلان کی ایکٹنگ عروج پر تھی لیکن اپنے ہینڈسم سے بڑے پاپا کو تنگ کرنے میں اپنا ہی مزا تھا

اسی لیے جان بوجھ کر الارا کو ایسے بولانے لگا

ہزمان کی محبت دور جاسوی اور غصے سے مٹھی بند کی جس میں اپنے اپ ہی سٹک اگی

ہزمان سٹک کو لے کر اذلان کی طرف بڑھا اور ایک زوردار سٹک اذلان کی بم پر اپنے نشان چھوڑ گی

اہ ظالم بوڑھے اتنی حسین لڑکی سے شادی کر کے اپنے اپ کو کہی کا بادشاہ ہی سمجھنا شروع ہو گے

اذلان نے جل کر اپنی بھڑاس نکالی جبکے بوڑھا کہنے پر ہزمان کے کانوں میں سے دھواں نکلنا شروع ہو گے

ایک جن ہونے کی وجہ سے ان میں سے کوی بھی بوڑھا نہیں لگتا تھا بلکے تیس سال کے نوجوان ہی لگتے تھے

اور ہزمان کو تو اپنی جوانی سے تھا ہی بہت پیار اسی لیے اپنے اپ کو بوڑھا سوچ بھی نہیں سکتے تھے

جبکے اس بات کا اذلان کو پتہ تھا

بے بی اپنے داماد کو نہیں بچاوں گی ان ظالموں سے

اذلان نے اہیں بھر کر پاس کھڑی ہنستی ہوی منسہ کو مخاطب کیا

جسنے منہ پر ہی ٹکا کر انکار کر دیا

بیٹا میں بچاتا ہو تمھیں ان ظالموں سے لیکن ایک شرط پر شاہ زمان نے اذلان سے کہا

اذلان نے تو شرط سنے بغیر ہی زور و شور سے سر ہلانے لگا

تم میری بیوی کو اج کے بعد بے بی نہیں بولوگیں شاہ زمان نے اپنے مطلب کی بات رکھی

منسہ اور الارا کے علاوہ سارے ہی جب اپس میں بات کرتے تھے تو تم اور میں کر کے بات کرتے تھے
انسانوں کی دنیا میں بڑے ہونے کی وجہ سے

جبکے ملازموں اور عقیل صاحب کے سامنے سارے ہی ہم اور اپ کر کے بات کرتے تھے

شاہ زمان کی بات پر تینوں بھای ہنسنے لگے لیکن اذلان بھی اپنے نام کا ایک تھا

میں اپنی تینوں گرل فرینڈز سے بریک اپ کسی صورت میں نہیں کر سکتا

سچا پیار کرتا میں ان سے اور اسکا اعتراف بھی کرتا ہو اب اسکے لیے چاھے مجھے سولی پر کیوں نہ لٹکا دیا جاے

اذلان نے دل پر ہاتھ رکھا ایک جزب سے کہا

جس پر الارا صفا اور منسہ نے قہقہے لگاے اور اور تینوں بھایوں کے ایک دفعہ پھر سے منہ بن گے

اذلان کو سچ میں دکھ تو عقیل صاحب کی وجہ سے ہوا تھا جس نے خود اسے بتانے سے منع کر کے سب کو بتا دیا

اور اسے ان جلادوں کے بیچ میں پھنسا دیا

اذلان ہمارے بچوں سے کب ملا رہے ہو ہمیں شاہ زمان نے سب کے دل کی بات کہی

شہزادی دعا سے تو اپ مل سکتے ھیں لیکن شہزادی انا ہیتا اور شہزادے جزلان سے اپ لوگ نہیں مل سکتے اذلان نے انھیں سنجیدہ ہو کر سچای بتا ی

کیوں نہیں مل سکتے ہم انسے اتنے سالوں سے دور رہے ھیں الارا نے بھرای ہوی اواز میں کہا

اذلان الارا کی انکھوں میں انسو دیکھ کر فورا اسکی طرف بڑھا اور اسے اپنے سینے سے لگایا

اسکے سینے سے لگاتے ہی ہزمان کا جلن سے برا حال ہو گیا

اذلان نے بھنویں اچکا کر ہزمان کی طرف دیکھا اور جھک کر الارا کے ماتھے پر بوسہ دیا

ہزمان کی غصے سے مٹھیاں بھینچ گی بیٹا انے دوں تمھاری بیوی کو ہزمان غصے سے بڑبڑایا

جانِ من ابھی کچھ دشمن ھے جو شہزادی کا انتظار کر رہے ھیں

لیکن ہماری شہزادی اتنی ڈرپوک ھیں انکی شکلیں دیکھ کر ہی بیہوش ہو جاے گی

اسی لیے جب تک شہزادی خود کی پاورز کو نہ پہچان لے اور اپنے اپ کو مضبوط نہ کر لے تب تک اپ لوگ اسے نہیں مل سکتے

لیکن اپ سب کو ایک بات بتاوں شہزادی دعا اور شہزادی اناہیتا ایک ہی ساتھ رہتی ھے اور اناہیتا بالکل جانِ من کی کاپی ھے

اذلان نے ایک دفعہ پھر سے الارا کے ماتھے پر بوسہ دیا اور ہزمان کے سرخ چہرے کو دیکھ کر انکھ ماری#Gawahy_ishq

#Epi_21

#Writer_afzonia_zafar

#Don't_copy_paste_without_my_permission

شاہ میر سٹیج پر ایا ہمیشہ کی طرح اپنی مغرور چال چلتا ہوا

ہر طرف اسی کے نام کی چیخ و پکار ہو رہی تھی

انہی کے پیچھے اناہیتا بھی کھڑی تھی

شاہ میر کی نظریں اناہیتا کو ہی ڈھونڈ رہی تھی لیکن وہ اسے کہی بھی نظر نہیں ارہی تھی

اسکا دل یونہی بیچین ہوگیا لیکن اب کنسرٹ تو سٹارٹ تو کرنا ھی تھا

شاہ میر نے ہاتھ مایک تھاما اور سبھی لڑکیوں کی دھڑکن تھم گی

شاہ کے ہونٹ ہلے لیکن نظریں ابھی تک اناہیتا کو ڈھونڈ رہی تھی

Iusedtobelieve

Wewereburningonthe

Edgeofsomethingbeautiful

Somethingbeautiful

Sellingadream

Smokeandmirrorskeepus

Waitingonamiracle

Onamiracle

Saygothroughthe

Darkestoftheday

Heaven'saheartbeats

Away

Neverletyougo

Neverletmedown

Oh,it'sbeenahellof

For more visit (exponovels.com)

شاہ میر کی اواز ہر طرف گونج رہی تھی اور اسکی اواز کے سحر نے وہاں موجود تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنے سحر میں جکڑا ہوا تھا

Aride

Drivingtheedgeof

Aknife

Neverletyougo

Neverletmedown

Don'tyougiveup,nah-nah-nah

Iwon'tgiveup,nah-nah-nah

Letmeloveyou

Letmeloveyou

Don'tyougiveup,nah-nah-nah

Iwon'tgiveup,nah-nah-nah

Letmeloveyou

Letmeloveyou
شاہ میر نے جیسے ہی گانا ختم کیا ہر طرف تالیوں کی اواز گونجنے لگی

تبھی شاہ میر کو سب سے اخر میں اناہیتا نظر ای جسکی ہلکی سی جھلک ہی نظر ارہی تھی اتنے سارے لوگوں کے اخر میں

شاہ میر نے سر ہلا کر سب کو دیکھا اور سٹیج سے نیچے اتر گیا

سبھی لوگ اٹوگراف اور سیلفی لینے کے لیے اسکے پیچھے بھاگے

اناہیتا جو شاہ میر کو نیچے اترتے دیکھ کر اسکی طرف بڑھ رہی تھی

تبھی ایک لڑکی اس سے ٹکڑا کر تیزی میں بھا گنے کی وجہ سے گرنے لگی

اناہیتا نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا

اناہیتا کی انکھیں بند ہوگی اور کچھ عجیب سہ نظرانے لگا

اور ایک ہی سیکنڈ بعد سب کلیر ہونے لگا جس میں وہ لڑکی اس سے ٹکڑا کر اگے بھاگتی ھے اور سڑک کراس کرتے وقت ایک گاڑی اسے بری طرح کچلی جاتی ھیں

اناہیتا نے ڈراور خوف سے اس لڑکی کا ہاتھ جلدی سے چھوڑا

اناہیتا کی رنگت بالکل سفید پڑ چکی تھی

لیکن نظریں سی لڑکی پر تھی جو ایسے ہی بھاگے جا رہی تھی

اور جیسے اسے نظر ایا ویسے ہی وہ لڑکی سڑک کی طرف بھاگی

For more visit (exponovels.com)

اسے سڑک کی طرف بھاگتے دیکھ کر اناہیتا ہوش میں اور اسکے پیچھے تیزی سے ای

لیکن جیسے ہی اناہیتا بھیڑ سے باہر ای تب تک وہ لڑکی بیچ سڑک میں پہنچ گی تھی

اور سیم ایسے ہی ایک گاڑی ای اور اسے کچلتی ہوی اگے بڑھ گی

اناہیتا نے ایک دلخراش چیخ ماری خون دیکھ کر ویسے ہی اسکا برا حال ہوتا

اور کہاں کہ وہ اتنی بری طرح سے کچلی گی

اناہیتا کو چیختے دیکھ کر شاہ میر اسکی طرف بڑھا

شاہ میر نے جیسے ہی اسکا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن اناہیتا ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوی

اناہیتا نے ادھر ادھر دیکھا تو جسکے جسم پر اناہیتا کی نظر پڑتی جہاں اسے سفید کلر میں ٹایم چلتا نظر ارہا تھا

اناہیتا کی انسووں کی وجہ سے انکھیں دھندلی ہونے لگی

اناہیتا شاہ میر نے اناہیتا کے چہرے پر ڈر و خوف کے سائے لہراتے دیکھ کر اسے نرمی سے پکارا

سبھی لوگ شاہ میر کو دیکھنے لگے جو ایک لڑکی کو بلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اگے سے ڈر رہی تھی

تبھی شاہ میر نے زبردستی روتی ہوی اناہیتا کو اپنے گلے لگایا

لیکن تب تک اناہیتا اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگی

اناہیتا شاہ میر کے لہجے میں ڈر تھا اسے کھونے کا اور تڑپ تھی جو سب اسکے پکارنے پر محسوس ہوی

سبھی لڑکیوں نے شدید جلن کی وجہ اسکی بانہوں میں موجود لڑکی کو دیکھا

شاہ میر نے ایک بھی سیکنڈ کا دیر کیے بنا اناہیتا کو اپنی گود میں اٹھایا

اور اپنی گاڑی کی طرف بھاگا اور ڈرایور کو فوراً سے ہوسپٹل کی طرف لیجانے کا کہا

اذلان نے سب کو سچ بتایا تو منسہ اور الارا دعا سے ملنے کی ضد کرنے لگی کسی بچی کی طرح

اب اگر بوائے فرینڈ اپنی گرل فرینڈز کے نخرے نہیں اٹھائے گا اور ضد پوری نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا

اسی لیے اذلان انھیں ملانے کا کہا اور تینوں اذلان کے ساتھ چل دی

اذلان نے لاک کھولا اور دونوں کے ساتھ اندر کی طرف بڑھا

جہاں دعا ٹیبل پر بیٹھ کر اپنا ناشتا کرنے میں مگن تھی

منسہ کا تو اپنی بیٹی کو دیکھ کر وہی انکھیں بھر ای

تبھی کھٹکے کی اواز پر سر اٹھا کر اذلان کے ساتھ کھڑی بے تحاشہ خوبصورت لڑکیوں کو دیکھا

دعا جلدی سے کھانا چھوڑ کر اٹھی اور سوالیہ نظروں سے اذلان کی طرف دیکھا

For more visit (exponovels.com)

اس سے پہلے اذلان کچھ بولتا منسہ خود ہی بول پڑی

بیٹا میرا نام منسہ ھے اور انکا نام الارا ھے ہم گھومنے کے لیے اے تھے تبھی الارا کو پیاس لگی اسی لیے پانی پینے کے لیے اندر اگے باہر ہی اذلان کھڑا تھا

اسی لیے وہ ہیمں اندر لے ایا دعا نے الارا کو دیکھا جو بالکل ہی انا ہیتا کی طرح لگ رہی تھی

منسہ نے محبت بھری نظروں سے اپنی کنفیوز ہوی بیٹی کو دیکھا

اے اپ لوگ بیٹھیے نہ میں پانی لے کراتی دعا نے جلدی سے ان دونوں کہ یوہنی کھڑے دیکھ کر جلدی سے بولی

اور خود جلدی سے کچن میں گی اور ٹرے میں پانی لے کرای تب تک وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گی تھی

دونوں ہی بے حد قیمتی لباس میں مبلوس تھی

تبھی الارا کی نظر لاونج میں لگی اتنی بڑی پوٹریٹ پر پڑی جس میں اناہیتا اور دعا کی تصویر لگی ہوی تھی

الارا اٹھ کر اس تصویر کے پاس ای اور ہاتھوں سے اپنی بیٹی کے چہرے کو چھوا

یہ میری بہن ھے اناہیتا ابھی باہر گی ھوی ھے شام تک واپس اجاے گی اپ پانی پی لے

دعا نے الارا کو اناہیتا کی تصویر کے پاس کھڑے دیکھ کر اسے بتایا

الارا نے سر ہلایا اور پانی پینے کے لیے کرسی پر بیٹھ گی

اپ دونوں بہت پیاری ھے اگر میرے دو بھای ہوتے نہ تو انکی شادی میں اپسے کروادیتی دعا نے اپنی انگلیاں چٹکاتے ہوے کہا

منسہ جو پانی پی رہی تھی اپنی بیٹی کے منہ سے اتنی بونگی بات کر اچھولگا اور مسلسل کھانسنے لگی

منسہ کو اس طرح کھانستے دیکھ کر دعا بھی پریشان ہوگی جبکے الارا نے جلدی سے اسکی کمر تھپتھپای

شاہ میر بےچینی سے باہر کھڑا تھا جب ڈاکٹر نے اسے اناہیتا کے ہوش میں انے کا کہا

شاہ میر بے تابی سے اندر گیا اور اناہیتا کے پاس بیٹھ گیا

اس سے پہلے شاہ میر اسکا ہاتھ پکڑا اناہیتا نے پٹ سے اپنی انکھیں کھولی اور اس سے دور ہونے لگی

شاہ میر کی کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا اناہیتا ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہی ھیں

تبھی شاہ میر غصے سے اٹھا اور اناہیتا کے بازوں کو زور سے پکڑا

اناہیتا یہ جو یہ سب کرنے کی وجہ ھیں نہ ابھی کہ ابھی مجھے بتاوں ورنہ جو اگے میں کروں گا وہ تمھاری سوچ میں بھی نہیں ہو گا

شاہ میر کی بے حد سرخ انکھیں دیکھ کر اناہیتا کے اندر خوف کی لہر دوڑ گی

اور کپکپاتے لہجے میں اج کا سارا واقعہ بتایا

For more visit (exponovels.com)

توتم مجھ سے دور کیوں جارہی تھی اس دفعہ شاہ میر نے نرم لہجے میں پوچھا

ہمیں ایسا لگا اگر ہم تمھیں چھوے گے تو ہمیں کچھ ایسا ہی نظر اے گا اور تمھیں کچھ ہو ہم یہ برداشت نہیں کرپاے گیں

اناہیتا نے سوچے سمجھے بغیر اپنی حالت کا اعتراف کر دیا

جو شاہ میر کے لیے خوش گوار حیرت کا باعث بنا

اناہیتا دیکھوں مجھے کچھ نہیں ہو گا لیکن اگر تم اسی طرح مجھ سے دور جانے کی کوشش کرنے لگی نہ تو مجھے سچ میں کچھ ہو جاے گا

شاہ میر نے اسکے نرمی سے انسو پوچھے اور جھک کر ما تھے پر بوسہ دیا

جس سے اناہیتا کو اپنے سکون اور طاقت سی محسوس ہوی شاہ میر کے پیار بھرے لمس پر ایسا لگا ڈر کہی دور جا سویا ھے

For more visit (exponovels.com)

اس خود کیا ہو رہا تھا اسے نہیں پتہ لیکن یہ نیا احساس شاہ میر کا اس طرح پریشان اسکی فکر کرنا اسے سب اچھا لگ رہا تھا

وہ بھول گی تھی اسے کچھ شرارت بھی کرنی تھی اسکے ساتھ لیکن اب تو ٹایم نکل چکا تھا

شاہ میر باہر گیا اور تھوڑی دیر بعد ڈسچارج پیپر لے کر اگیا

اناہیتا بھی اسکے ساتھ چل دی لیکن ہوسپٹل میں اسکی نظر جتنے بھی لوگوں پر پڑ رہی تھی سب کا مرنے کا ٹایم اسے نظر ارہا تھا

شاہ میر نے اس وقت اپنا ماسک پہنا ہوا تھا اور اوپر کیپ تاکہ کوی اسے پہچان نہ سکے ورنہ وہ اتنی اسانی سے وہاں گھوم نہیں سکتا تھا

اناہیتا کی نظر ہوسپٹل کے باہر ایک بچی پر پڑی جو اپنے ماں باپ سے کچھ کھلونوں کا کہہ رہی تھی

لیکن انکی حالت دیکھ کر ہی لگ رہا تھا کہ انکے پاس اتنے پیسے نہیں ھے جتنے کے وہ کھلونے ھیں

جبکہ اس کے پاس صرف دو دن تھے اس دنیا میں انا ہیتا کے منہ سے ایک سسکی نکلی انسوں کا گولہ اسکے گلے میں پھنس گیا

شاہ میر سمجھ گیا تھا وہ کیوں رو رہی ھے اسے ایسا کوی نظر ایا ہو گا جو مرنے والا ہو گا

سر ہمیں اس بچی کے پاس جانا ھے انا ہیتا نے اپنے انسو پوچھے اور اس لڑکی کی طرف اشارہ کیا

بیٹا اپکو جو لینا ھے لو میں اپکو دلاتی ھوں انا ہیتا کے کہنے اس بچی کے چہرے پر ستاروں سی چمک اگی جسے دیکھ کر انا ہیتا بھی مسکرا دی

جبکہ اسکے ماں باپ حیران پریشان ہو کر انا ہیتا کی طرف دیکھ رہے تھے

انکی حیرانی دیکھ کر شاہ میر نے اپنے منہ سے ماسک ہٹایا

جبکہ اتنے بڑے سپر اسٹار کو اپنے سامنے دیکھ کر دونوں کی انکھوں کی پتلیاں پھیل گی

دوسرے لوگوں کے متوجہ ہونے سے پہلے وہ واپس اپنا ماسک چہرے پر چڑھا چکا تھا

پھر اناہیتا نے وہ سب چیزیں اسے دلای جس کا اس بچی نے کہا

بل کی باری پر اناہیتا نے دینا چاہا تو اس نے کہہ دیا کہ مجھے دینے دوں بعد میں تمھاری سیلری سے کاٹ لوں گا

پورا دن اس بچی کے ساتھ اور اسکے ماں باپ کے ساتھ گزار کر وہ گھر اے اس بچی کی ساری خواہشیں پوری ہونے کی وجہ سے اسکی خوشی دیکھنے کے لایق تھی

اناہیتا خوش ہونے کے ساتھ اداس بھی تھی اسنے جو کچھ بھی اس لڑکی کے لیے وہ اس خوش تھی کم از کم اسکی بچی کی اسنے کچھ تو خواہیشیں پوری کی

شاہ میر نے اسے اسکے گھر کے سامنے ڈراپ کیا اور واپس چلا گیا اسے پتہ تھا اناہیتا کے ساتھ جو بھی ہو رہا ھے وہ کسی بھی لڑکی کے لیے جو اتنی ڈرپوک ہو تھوڑا مشکل ہو گا اسی لیے وہ اس کی طاقت بننا چاہ رہا تھا#Gawahy_ishq

#Epi_22
#Writer_afzonia_zafar
#Don't_copy_paste_without_my_permission

اناہیتا اندر ای تو دیکھا دعا منہ بنا کر صوفے پر بیٹھی ہوی تھی

اور اذلان اسے گھورنے میں مصروف تھا

دعا کا منہ بنا دیکھ کر اناہیتا سب کچھ بھول کر دعا کی طرف بڑھی

دعا کیا ہوا تمھیں منہ کیوں بنایا ہوا ھے

دیکھو دعا دو لڑکیاں ہمارے گھر ای تھی وہ اتنی پیاری تھی میں نے کہہ دیا کہ اگر میرا کوی بھای ہوتا تو میں انکی شادی اپ دونوں سے کروا دیتی

یہ سن کر وہ اتنی حیرانی سے مجھے دیکھنے لگی میں بھی حیرانی سے انھیں دیکھنے لگی

اس سے پہلے میں ان سے کچھ اور کہتی وہ دونوں جلدی سے اٹھی اور واپس چلے گی

انکے جانے کے بعد اذلان صاحب مجھے ڈانٹنے لگے بھلا میری کیا ضرورت تھی انسے یہ بات کہنے کی

لواب بتاوں اس میں میرا کوی قصور ھے کیا دعا نے کہتے ہی منہ پھلا کر بیٹھ گی

اذلان دعا انے کچھ غلط تو نہیں کہا تھا ایک طرح سے اسنے انکی تعریف کی ھے انو نے دعا کی بھرپور سایڈ لیتے ہوے کہا

اور اذلان کا دل کیا اپنا سر کسی دیوار میں جا کر پھوڑ دے

تبھی اذلان کی نظر انا ہیتا کے چہرے پر پڑی جو صبح کی بانسبت بہت کمزور دیکھای دے رہی تھی

اذلان کی تیز نظروں سے یہ چھپا نہ رہ سکا کچھ تو ھے جو انا ہیتا کے ساتھ غلط ہو رہا ھے کیا ہو رہا ھے نہ تو وہ انا ہیتا سے پوچھ سکتا تھا نہ ہی وہ بتاے گی

اذلان انا ہیتا کی طرف ایا اور نا محسوس انداز میں اسکا ہاتھ پکڑا اور ایک سایڈ پر لے کر ایا

اور اپنی انکھیں بند کی اور جو بھی اج انا ہیتا کے ساتھ ہوا سب اذلان کو نظر انا شروع ہو گیا

اذلان ہمیں یہاں کیوں لے کر ہو انا ہیتا نے اپنی اواز دھیمی کرے پوچھا

اذلان نے ایک جھٹکے سے اپنی انکھیں کھولی

وہ میں کیا کہہ رہا ہو تم نہ اس دعا کی بچی سے دور رہا کروں ورنہ جیسی وہ بونگیاں مار رہی ھیں نہ ویسی ہی تم مارنا شروع ہو جاوں گی

اذلان نے بہت ہی خوفیہ انداز میں بتایا اناہیتا بھی اپنے اپ کو سمجھدار سمجھتے ہوے جلدی سے سر ہلایا اور دعا کی طرف بڑھی

پتہ نہیں ہماری پاگل سی شہزادی کیسے اتنے بڑے دو شاہی خاندانوں کو سمبھالے گی

اذلان اناہیتا کی بیوقوفی پر پیچھے سے انتہای افسوس سے بڑبڑایا

اور اگلے ہی لمحے وہ عقیل صاحب کے روم کے باہر کھڑا تھا

دروازے کے نوک کر کے اندر گیا عقیل صاحب نے اسکے چہرے پر پریشانی دیکھی تو اس سے پوچھنے لگی

اذلان نے عقیل صاحب کا ہاتھ پکڑا اور اپنی انکھیں بند کر کے اناھیتا کے ساتھ اج جو کچھ بھی ہوا سب اسے دیکھانے لگا

تھوڑی دیر بعد عقیل صاحب نے اپنی انکھیں کھولی تو انکے چہرے پر بھی اسی طرح پریشانی کے اثرات تھے

ہمارے دشمنوں کو شہزادی کی خبر ہو چکی ھے یہ سب چھلاوا کر کے وہ شہزادی کی پریشانی کو مزید بڑھانا چاہتے ھیں

تاکہ وہ ڈپریشن میں چلی جاے اصل میں وہ بچی مرنے نہیں والی تھی لیکن دشمنوں نے انکو پریشان کرنے کے لیے یہ سب کیا اور وہاں کوی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا

تو دادا اب کیا کریں ہماری شہزادی حد سے زیادہ معصوم ھے وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہی ھیں اذلان نے پریشانی سے انسے پوچھا

اج رات جب شہزادی اپنے ارام گاہ میں سونے کے لیے جاے گی جب وہ سوجاے تو اپ صبح ہونے سے پہلے شہزادی کو یہاں لے کراوں گے صبح شہزادی کی انکھیں محل میں کھلنی چاھیں

اور کچھ دن بعد شہزادے کو بھی سب بتا دیجیے گا عقیل صاحب نے کچھ سوچتے ہوے اذلان کو کہا جسکی اذلان کو کچھ سمجھ نہیں ای

لیکن پھر بھی سر ہلا کر ادب سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکلا اور اگلے ہی لمحے اپنے روم میں تھا کچھ ہی دیر میں وہ خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا

- -

انابیتا چلو اج کلب چلتے ھیں دعا نے انابیتا کی اتری شکل کو دیکھا

ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہی ہو ہم اور کلب کبھی نہیں کتنی بیہودگی ہوتی ھے وہاں انابیتا نے دعا کی بات سنتے ہی انکار کر دیا

دعا بھی اسکا انکار سن کر منہ بنا کر بیٹھ گی

انابیتا نے اسے ایسے بیٹھے دیکھا تو دل کو کچھ ہوا

اچھا چلو چلتے ھیں لیکن بس ایک گھنٹہ پھر ہم واپس اجاے گے

اناہیتا کے کہتے ہی دعا خوشی سے اٹھی اور جلدی سے اپنا کوٹ وغیرہ پہن کرای

اناہیتا منہ بنا کر اسکے ساتھ چل دی دونوں نے ہی اذلان کو بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی

- -

سر اناہیتا میم اور دعا میم ابھی نے نایٹ سٹار کلب اکراتری ھے

شاکر جسکی ذمہ داری اناہیتا کو پروٹیکٹ کرنے کی تھی فوراسے شاہ میر کو فون کرکے بتایا

اچھا تم انکے پیچھے اندر جاوں تھوڑی دیر میں وہاں پہچتا ہوا

شاہ میر نے شاکر کو ہدایت دی اور جلدی سے کپڑے چینج کرکے گاڑی کی کیز پکڑی

- -

اناہیتا اور دعا وہی سٹول پر بیٹھ کر لڑکیوں کا ڈانس دیکھنے لگی

کافی دیر ہوگی اناہیتا نے ویٹر سے مینگو شیک لیا اور پینے لگی

تبھی اپنی کمر پر ہاتھ رینگتا ہوا محسوس ہوا

اناہیتا نے کچھ ڈر اور کچھ چونکتے ہوے پیچھے دیکھا جہاں ایک لڑکا اپنی ہوس بھری نظروں سے اسے مسکراتے ہوے دیکھ رہا تھا

شاہ میر کی نظر بھی اناہیتا پر پڑی جیسے ہی لوگوں کو چیر تا وہ اسکی طرف بڑھنے لگا تبھی کسی ادمی نے اسکی کمر پر ہاتھ لگایا

ان دونوں میں کافی فاصلہ تھا شاہ میر نے جب یہ دیکھا غصے سے دماغ کی نسیں ابھر گی اور اگلے ہی شاہ میر لوگوں کی پروا کیے بغیر اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہوے

ہوا کی تیزی سے انکے نزدیک اور اپنا ہاتھ اس ادمی کے گلے میں ڈال کر اسکا گلا دبایا جس سے اسکا سانس بند ہونے لگا

شاہ میر نے پوری طاقت سے اسے زمین پر پھینک کر مارا کہ نیچے سے فرش تک ٹوٹ گیا

شاہ میر اسکے پاس نیچے بیٹھا اور مکوں سے اسے مارنے لگا

دعا اور انا ہیتا ڈر کر ایک طرف کھڑی ہو گی

کلب کا میوزک بند ہو چکا تھا سارے لوگ خوفزدہ ہو کر اس جنونی انسان کو دیکھ رہے تھے
ہاتھ کیسے لگایا تم نے اسے تمہاری ہمت کیسی ہوی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی

زمین پر پڑے اس شخص کی اس نے مار مار کر حالت بری کر دی تھی لیکن اسکی انکھوں میں سامنے والے انسان کو مارنے کا جنون تھا

مکے پر مکہ مار مار کر اسنے اس بندے کو بیہوش کر دیا تھا

لیکن پاگلوں کی طرح پھر بھی اسے مارے جا رہا

اتنے لوگ کھڑے تھے کلب میں سبھی لوگ انکھوں میں دحشت لیے اس جنونی انسان کو دیکھ رہے تھے

لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اگے بڑھ کر اسے روک سکے

تبھی اسکی انکھوں کا رنگ بدلا جوما تھے پر سلکی بال بکھرنے کی وجہ سے کسی کو نظر نہیں ایا

سبھی لوگوں کو اچانک ہی بے سردی لگنے لگی لیکن نیچے پڑا بندہ بالکل ہی سرد پڑ گیا تھا

سر سر پلیز چھوڑ دے وہ مر جائے گا اور اپکی الرجی اسے بندے کو نیلا پڑتے دیکھ کر شاکر نے اسے روکنا چاہا

لیکن وہ سنتا تو تب نہ اسے اپنی کوی فکر نہیں تھی بس پتہ تو تھا تو بس اتنا کہ اس غلیظ انسان نے جان بوجھ کر اسکی بیوی اسکا جنون اسکے سب کچھ کو چھونے کی غلطی کی ھیں

وہ یہ بات بھول گیا تھا کہ دوسروں کو چھونے سے اسے خود کو کتنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا

تو اس انسان کو جینے کا کوی حق نہیں ھے

ساری زمین کے اوپر برف ہی برف پھیلنے لگی کلب میں موجود سبھی لوگ خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگے

تبھی اسکے کندھے پہ کسی نے ہاتھ رکھا اسکی انکھوں کا رنگ خودبخود ہی نارمل ہو گیا

پورے جسم میں گرمی کی لہر سی دوڑ گی وہ بنا دیکھے ہی جان گیا تھا کون ھیں وہ کیونکہ اس پوری دنیا میں وہی تو تھی جو بغیر کسی ڈر و خوف کے اسے چھو سکتی تھی

اسکے ہاتھوں سے برف نکلنا بند ہو گی تھی اور جو جسم پر زخم تھے خودبخود بھرنا شروع ہو گے کیا تھی وہ لڑکی جو اس جنونی انسان کے جنون کو سیکنڈوں میں کنٹرول کرنا جانتی تھی

شاہ میر نے سر اٹھا کر دیکھا تو اناہیتا انکھوں میں انسو لیے اسے دیکھ رہی تھی

کلب میں کوی نہیں تھا شاکر نے جلدی سے جھک کر اسے بندے کی سانسیں چیک کی لیکن تب تک وہ اس دنیا سے پرواز کر چکا تھا

شاہ میر ایک دم سے اٹھا اور اناہیتا کو اپنے سینے میں بھینچا

اناہیتا کو لگا اج وہ بھی مر ہی جاے گی کیونکہ شاہ میر کی گرفت اتنی سخت تھی وہ چاہ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہو پای

شاہ میر نے اپنی گرفت ہلکی کی اور اسکی انکھوں میں دیکھا جہاں انسووں کا ڈیرا ابھی بھی تھا

شاہ میر نے ایک ہاتھ اسکی کمر سے نکالا اور اور اسکی تھوڑی اوپر کر کے ہاتھ اسکی گردن میں ڈالا

اور بغیر اسکی خوفزدہ انکھوں میں دیکھے اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا

اور کسی پاگل جنونی کی طرح اسکے ہونٹوں پر بوسہ دینے لگا

اناہیتا کو اپنے ہونٹوں پہ بے تحاشہ درد محسوس ہوا لیکن افسوس وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی

#Gawahy_ishq
#Epi_23
#Writer_afzonia_zafar
#Don't_copy_paste_without_my_permission

For more visit (exponovels.com)

دعا نے جلدی سے اپنی انکھیں بند کرلی اور دوسری طرف رخ موڑلیا

ہنسی تھی کہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی

شاکر نے بھی جلدی سے چہرہ دوسری طرف کرلیاا

شاہ میر ابھی بھی اناہیتا کو چھوڑنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھا

لیکن اناہیتا کا خیال کر کے اہستہ سے پیچھے ہوا

لیکن اسکی کمر پر گرفت اتنی ہی مضبوط تھی

اناہیتا نے گھرے سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور شاہ میر سے اپنے اپ کو چھڑوانے کی کوشش کی

ایندہ کے بعد میری مرضی کے بغیر تم گھر سے باہر نہیں نکلوں گی

شاہ میر نے سخت لہجے میں اناہیتا کو وارن کیا

انا ہیتا نے ڈرتے ہوے ہاں میں سر ہلایا

شاہ میر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف رخ کیا

دعا بھی جلدی سے اسکے پیچھے بھاگی

جبکے پیچھے سے شاکر یہ سوچتا رہ گیا کہ اس لاش کو ٹھکانے کے کیسے لگایا جاے

اور جلد ہی فون کر کے دوسرے گارڈوں کو بلایا اور لاش کو ٹھکانے لگانے کا سوچا

شاہ میر نے گاڑی انا ہیتا کے گھر باہر روکی جیسے ہی انا ہیتا اور دعا باہر نکلی شاہ میر نے زن سے گاڑی اگے بڑھا دی

اس وقت شاہ میر کا غصہ تو کم ہو گیا لیکن جیسے ہی وہ منظر اسکی انکھوں کے سامنے اتا شاہ میر کی انکھوں چنگاڑیاں جلنے لگتی

For more visit (exponovels.com)

شاہ میر کا بس نہیں چل رہا تھا وہ پوری دنیا کو تنگ کر دے

اناہیتا ابھی بھی شاہ میر کے رویے کی وجہ سے ڈری ہوی تھی

بار بار انکھوں کے سامنے شاہ میر کی انکھوں کا بدلا ہوا رنگ ارہا تھا

جبکہ دعا کو خوشی ہی اتنی ہو رہی تھی شاہ میر کتنا رومانٹک ھیں

دونوں اسی سوچوں میں گھری نیند کی وادیوں میں کھو گی

اناہیتا کی انکھ اپنے گرد پرندوں کی چہچاہٹ سے کھلی

اناہیتا نے کسمسا کہ انکھ کھولی تو اپنے اپ کو بے انتہا خوبصورت کمرے میں پایا اور اسکے ساتھ ہی دعا مزے سے سو رہی تھی

اناہیتا مسکراتے ہوے کھڑکی کی طرف بڑھی اور پرندوں کو دیکھا جو کھڑکی کے پاس منڈلا رہے تھے اور اندر انے کے لیے بے تاب ہو رہے تھے

اناہیتا نے مسکراتے ہوے اتنے خوبصورت پرندوں کو دیکھا

کتنا پیارا خواب ھیں دل کر رہا ھے کبھی نہ ٹوٹے اور میں ہمیشہ اتنے خوبصورت کمرے میں رہو

تبھی دعا نے اپنی انکھیں کھولی اور انکھ کھولتے ہی چیخ ماری

اناہیتا بھی اسکی چیخ سے اچھلی

پرستان میں ساری پریاں اور سارے محل والے اپنی شہزادی کو قہقہہ لگاتے ہوے دیکھنے لگے

جو ایک چیخ سے ہی ڈر گی تھی

دعا کیا یہ ہمارا خواب نہیں ھے اناہیتا معصومیت سے کہتی ہوی دعا کے پاس ای

ارے پاگل دو لوگ ایک ہی وقت میں ایک خواب میں پورا کیسے اسکتے ھیں دعا نے کیا لوجک بتایا

جو کہ اناہیتا کے سر کے اوپر سے گزرا لیکن پھر اسکی ہاں میں ہاں ملای

الارا اور منسہ کا دل کا اپنی معصوم بیٹیوں کو اپنے اغوش میں چھپا لے

دعا چلو باہر چل کر دیکھتے ھیں ویسے سوچنے کی بات ھے ہم یہاں اے کیسے اناہیتا نے اگے بڑھتے قدموں کو روکتے ہوے کہا

انو یہ بات ہم بعد میں سوچے گے پہلے ہم باہر چلتے ھیں دعا نے سمجھداری سے کہتے ہوے باہر کی طرف قدم بڑھاے

دعا نے جیسے ہی کمرے سے باہر اپنے قدم نکالے اسکے کپڑے خود بخود ہی کسی شہزادی کے کپڑوں میں تبدیل ہو گیا

اناہیتا نے توڈر کی وجہ سے کمرے سے باہر ہی اپنے قدم نہیں رکھے

جبکہ دعا کی خوشی کی تو کوی حد ھی نہیں رہی کسی شہزادی کی طرح خود کو محسوس کر رہی تھی

انو باہر اوں دعا نے اناہیتا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا جیسے ہی اناہیتا نے باہر قدم رکھے

محل میں خوبصورت سہ گیت بجنے لگا پورے محل کا رنگ ایک دم سے بدل کر بالکل اناہیتا کی انکھوں کی طرح ہوگیا

اناہیتا کے کپڑے بے پناہ خوبصورت تھے لمبی پوشاک پہنی ہوی تھی

دعا تو ایک پل کے لیے اناہیتا کے حسن میں کھوگی

پتہ نہیں کہاں سے دو تاج اڑتے ہوے ایےااور اناہیتا اور دعا کے سر پر خود بخود جم گے

دعا کے سر پر تاج جمتے ہی سفید روشنی سے جگمگانے لگا

جبکہ اناہیتا کے تاج سے نکلنی والی روشنی پورے محل میں پھیسل رہی تھی

عقیل صاحب نے سب کو باہر چلنے کا اشارہ کیا وہ تو خود اپنی شہزادیوں سے ملنے کے لیے بیچین تھے

جبکہ اپنے ساتھ ہوتے اس عجیب وغریب واقعے سے اناہیتا تو بیہوش ہونے کے قریب تھی

لیکن پتہ نہیں کیوں نہ تو اناہیتا کو ڈر لگ رہا تھا نہ ہی وہ بیہوش ہو رہی تھی

شاہ میر صبح سے اناہیتا دعا اور اذلان کو کال کر کے پاگل ہونے کے قریب تھا لیکن کوی کال نہیں اٹھا رہا تھا

شاہ میر اگلے ہی لمحے اناہیتا کے روم میں تھا

لیکن روم کیا پورے اپارٹمنٹ میں کوی ذی روح نہیں تھا

شاہ میر باہر گیا تو گاڑی بھی وہی کھڑی تھی سبکے کپڑے بھی وہی تھے

شاہمیر سوچ سوچ کے پاگل ہو رہا تھا اخر وہ سب جا سکتے ھیں

شاہ میر نے شاکر کو کال کی لیکن اسنے تو صاف کہہ دیا کہ وہ رات س ہی یہاں ھے لیکن نہ کسی کو اندر جاتے دیکھا ھے نہ ہی باہر

شاہمیر وہی صوفے پر اپنے سر کو ہاتھوں میں گرا کہ بیٹھ گیا

اسکو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہاں ہوانا بیٹا میرا سانس بندہ رہا ھے شاہیمر اسکی وقت بے حد بری حالت میں تھا

پھر سوچا شاید جوگنگ پر گے ہو شاکر کو نہ دکھے ہو شاہ میر نے اپنے اپ کو تسلی دی اور وہی بیٹھ کر انتظار کرنے لگا

خوش امدید شہزادی انا بیٹا خوش امدید شہزادی دعا عقیل صاحب نے مسکراتے ہوے اپنی چاند سی پوتیوں کو دیکھتے ہوے کہا

جبکے دعا اور انا بیٹا تو اس نورانی چہرے والے بزرگ کے چہرے میں ہی گم ہوگی کہ پیچھے انے والی پلٹون کو دیکھ سکی

شہزادی اپنے ماں باپ سے ملیے عقیل صاحب نے ہزمان اور الارا کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

اناہیتا کی تو کچھ سمجھ ہی نہیں ای ایسا اسے کوی بھی نہیں دیکھ رہا جو اسے اپنے ماں باپ لگے ہو

تبھی دعا کی نظر صفا پر پڑی

صفا اپ یہاں کیا کر رہی ہو دعا خوشی سے کہتی ہوی صفا کی طرف بڑھی جبکے سارے اسکے صفا کہنے پر منہ کھول کر دیکھنے لگے

جبکے صفا نے مسکراتے ہوے اسے محبت سے دیکھا

#Gawahy_ishq
#Epi_24
#Writer_afzonia_zafar
#Don't_copypastewithoutmypermission.

کہاں ھیں میرے باپ اناہیتا کی عجیب سی کیفیت تھی اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا

اناہیتا نے اردگرد دیکھا تو اسے سارے ہی اپنی عمر کے نظر ارہے تھے

الارا بیٹا عقیل صاحب نے الارا کو اگے بڑھنے کے اشارہ کیا

الارا بے تابی سے اگے بڑھی اور اناہیتا کو اپنے سینے میں بھینچا

اناہیتا نے الارا کو دیکھا وہ بالکل ہی اناہیتا کی طرح لگ رہی تھی

اناہیتا کو کہی بھی کسی کے چہرے سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ لوگ مزاق کر رہے یہ جھوٹ بول رہے هیں

اناہیتا کو لگا شاید یہ اسکی بڑی بہن ہو

اتنے میں ہزمان بھی اگے بڑھا اور اناہیتا کو گلے لگایا اور اسکے ماتھے پر بوسہ دیا

اپ دونوں میری بھای بہن هے اناہیتا نے معصومیت سے پوچھا

لاحولاولاقوتہ ہزمان جلدی سے سٹپٹا کر بولا

جبکہ الارا کو اتنا اندزہ تو ہی گیا تو دونوں شہزادیاں ایک سے بڑھ کر بیوقوف هے

نہیں شہزادی یہ اپکی ماں هے اور یہ اپکے ابا حضور هے

اور شہزادی دعا یہ اپکی ماں ھیں اور یہ اپکے ابا حضور ھے عقیل صاحب نے باری باری سب کی طرف اشارہ کیا

اور ہم اپکے دادا حضور عقیل صاحب نے اپنی طرف اشارہ کیا

اور یہ اپکے بڑی ماں اور بڑے ابا حضور ھے جبکہ شہزادی انابیتا اپکے چچا چچی ھیں

ھیں اپنے سب کی بچپن میں ہی شادی کردی تھی کیا دعا کے معصومیت سے پوچھنے پر سب کا بے ساختہ قہقہہ نکلا

- -

ایک ہفتے بعد - - - - - - - - - - - - -

ایک ہفتہ ہوگیا تھا جبکہ ان تینوں کا کچھ پتہ نہیں چلا

زمین نگل گیا یہ اسمان کھا گیا

شاہ میر کی حالت بے حد خراب تھی نہ کھانے پینے کا ہوش نہ راتوں کو سوتا

بس ہر وقت اناہیتا کی فکر رہتی تھی

وہ اذلان سے بھی کوی رابطہ نہیں کر پا رہا تھا

شاہ میر نے اپنی انکھیں بند کر کے اناہیتا کی وجودگی محسوس کرنے کی کوشش کی لیکن پھولوں کی لڑی
اس کمرے میں جاکر ختم ہو جاتی تھی

شاہ میر اس وقت ساحل پر بیٹھا تھا رات کے دو بج رہے تھے اس پاس کوی بھی نہیں تھا

شاہ میر کی انکھوں سے انسو جاری تھے

کہاں چلے گی تم اناہیتا میرا کیوں نہیں سوچا پتہ نہیں تم ٹھیک ہو یہ نہیں کیسی ہو گی تم

میں کتنا مجبور ہو جو تمھیں ڈھونڈ نہیں پا رہا ہو شاہ میر خود سے ہی بولنے لگا

اور کرب سے اپنی انکھیں بند کی

تبھی اچانک اسے کچھ منظر انے لگے

شاہ میر کے ہاتھ پیچھے مٹی پر تھے جبکے چہرہ اوپر تھا

جہاں دعا اور اناہیتا ٹھیک اسی ساحل پر بیٹھی ہوی تھی

کہ اچانک ہی اناہیتا کے چہرے پر تکلیف نظر انے لگی جو شاہ میر کو اپنے دل میں محسوس ہوی

تبھی اناہیتا کے اچانک سے ہی بے حد پیارے پر نکلے

شاہ میر نے جھٹکے سے اپنی انکھیں کھولی

کیا یہ جو مجھے دکھ رہا ہے وہ سچ ہے شاہ میر خود سے بڑبڑایا

شاہ میر اس بات بے خبر تھا کہ اسکے اندر یہ بھی پاور تھی کہ جہاں اناہیتا نے کچھ پل بھی گزارا ہوگا

اگر شاہ میر بھی اس جگہ اناہیتا کو دل سے یاد کرے تو وہاں جو اناہیتا نے کیا ہوگا وہ سب اسے نظر اے گا

اور دوبارہ سے اپنی انکھیں بند کی اور سب کچھ دیکھنے لگا

شاہ میر نے اپنی انکھیں کھولی اور کچھ سوچ کر اپنی انکھیں واپس بند کی

اور اپنی پوری زندگی کے بارے میں سوچنے لگا

تبھی شاہ میر کو کچھ دھندلا دھندلا محل جیسا کچھ نظر ایا

شاہ میر نے تھوڑا سہ زور دیا تو اسے سب کچھ کلیر نظر انے لگا

جہاں اپنے اپ کو محل میں پایا اور سب کچھ

شاہ میر نے اپنی انکھیں کھولی تو ایک کرب تھا اسکی انکھوں میں

اپنی بے حد پیاری ماں باپ بڑی ماں سب سے اتنے عرصے دور رہا

شاہ میر کو محل کا پتہ تھا اسی لیے اسی وقت جانے کا فیصلہ کیا

اور اگلے ہی لمحے محل کے سامنے کھڑا تھا

جہاں کوی جشن منایا جا رہا تھا شاہ میر سیدھا اندر گیا

محل میں قدم رکھتے ہی شاہ میر کے ماتھے سے روشنی نکلنا شروع ہوگی اور انوکھا سہ احساس اسکے اندر جاگنے لگا

شاہ میر ارد گرد دیکھتے ہوے چل رہا تھا جب کسی نازک سے بدن سے ٹکرایا

شاہ میر نے سامنے والی ہستی کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے تھپڑ کی اواز پورے محل میں گونجی

- -

عقیل صاحب نے انا ہیتا کو ساری سچای بتای کہ کس طرح اسکے ماں باپ کی شادی ہوی

اورانا ہیتا کا انتظار کتنے سالوں سے کیا جارہا ھے جوایک عام شہزادی نہیں ھے سترنگی شہزادی ھے

اناہیتا کواسکی ساری پاورز کا بتایا گیا

اور بعد میں اذلان کا تعارف کروایا اذلان کو دیکھ کر دونوں ہی حیرت کی بت بن گی

شہزادے کے قیمتی لباس میں منہ پر سختی لیے لیکن انکھوں میں شرارت لیے انکی طرف بڑھ رہا تھا

دعا کو بے ساختہ اپنے لفظ یاد اے

(خودکی توحفاظت ہوی نہیں میری کیا کریں گا ننگا کرکے نکالا تھا مکان مالک نے)

سب کچھ جاننے کے بعد اذلان نے اس ایک ہفتے میں اناہیتا کو ہر چیز سکھای کس طرح دشمن سے لڑا جاتا ھے اوراسکی ساری پاورز کے بارے میں تفصیل سے بتایا

اناہیتا بھی اپنی بونگیاں چھوڑ کر سیدھی ہوگی اخرکار معاملہ ہی اتنا گھبیر تھا

انا ہیتا کو بس پرستان جانے کا زیادہ انتظار ھے کہ کب وہ جاے وہاں

اج اسکے محل میں انے کی خوشی میں جشن منایا جارہا تھا

اتنے عرصے میں سب کا اتنا پیار ملا انا ہیتا اپنا ہر درد زندگی کی ہر خلا پر ہوگی

جبکے دعا نے تو اذلان کو اسی بات سے ڈرایا ہوا کہ صفا کو سب سچ بتا دے گی کہ تم نے کیا کہہ کر ہم دونوں کو پاگل بنایا تھا کہ میرا اس دنیا میں کوی نہں ھے

وہ الگ بات تھی کہ خود اندر سے بے تحاشہ اذلان سے ڈری ہوی تھی

دعا اتنے مزے سے جشن کو انجواے کر رہی تھی جب تھپڑ کی اواز پر اسکے سمیت سب نے پوری انکھیں کھول کر دروازے کی طرف دیکھا

پورے محل میں سناٹا چھا گیا

#Gawahy_ishq
#Epi_25
#Writer_afzonia_zafar
#Don't_copy_paste_without_my_permission

اناہیتا گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے منہ کھولے شاہ میر کو دیکھ رہی تھی

ایک بار میرا نہیں سوچا تمہارے بغیر میرا کیا ہوگا پل پل مر تا رہا ہوں میں مجھے تو بتا سکتی تھی نہ ہر سیکنڈ میرا اسی پریشانی میں گزرا پتہ نہیں کیسی ہوگی تم

لیکن تمہارے چہرے سے تو کہی بھی دکھ پریشانی نظر نہیں ارہی میں ہی پاگل تھا جو ہر روز تمہارے لیے تڑپ رہا تھا

شاہ میر کی انکھوں میں انسو تھے اور اناہیتا منہ کھولے اس سن رہی تھی

جبکہ باقی سارے پہلے تو حیرت سے دیکھ رہے تھے پھر شاہ کی باتیں سن کر نیچے منہ کر کے ہنسنے لگے

عشق کی اگ ھے ہمارے بیٹے میں یزمان صفا کے کان کے قریب جھک کر سر گوشی میں بولا

صفا نے محبت بھری نظروں سے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھا

خوش امدید شہزادے جزلان عقیل صاحب نے اگے بڑھ کر جزلان کو گلے لگایا

جبکے جزلان اپنی بے خودی خود کو کوسنے لگا

محل میں ڈبل جشن منایا جانے لگا شاہ میر کو جلدی سے شہزادے کے کپڑے پہنائے اور پوری قوم سے اسے متعارف کروایا

شاہ میر کو اذلان پر بھی بہت غصہ تھا

لیکن صفا سے مل کر اسے اتنا اچھا لگا سالوں بعد ممتا کا احساس محسوس کیا تھا باپ کی شفقت محسوس کی تھی

یہ نہیں شہریار اور فاریہ نے اسے کم پیار دیا تھا

لیکن جو ممتا صفا کے وجود سے محسوس ہورہی تھی وہ کسی کے وجود سے نہیں ہو سکتی ماں اخر ماں ہی ہوتی ھے

شاہ میر کو سب سے گلے لگ کر ملنا ماں کا بوسہ اپنے ماتھے پر محسوس کرنا بے حد اچھا لگ رہا تھا

سب لوگ تھک ہار کر اپنے اپنے ارام گاہ کی طرف بڑھ گے جبکے جزلان ابھی تک صفا کی گود میں سر رکھ کر شکوے کر رہا تھا

یزمان بے شک بے حد خوش تھا لیکن جزلان تو اسکی بیوی کو ہی نہیں چھوڑ رہا تھا

لیکن وہ اس دفعہ بالکل بھی جیلس نہیں ہو رہا تھا اس کا بھی تو حق تھا اپنی ماں پر بیس سال بعد ملا تھا وہ اپنی ماں سے

اذلان کب سے اپنے باپ کے نارمل تاثرات کو دیکھ رہا تھا جبکے اگر شاہ میر کی جگہ وہ ہوتا تو اسکا باپ کب اسے سنا چکا ہوتا اور اب کتنے ارام سے بیٹھ کر اسے دیکھ رہا تھا

اللہ جی نے باپ بھی مجھے چن کر دیا ہے اذلان غصے سے دل میں بڑبڑایا

یزمان اپکوپتہ ھے اذلان اس وقت اپکے بارے میں کیا سوچ رہا ھے صفا اذلان کی سوچ کو پڑھتی مسکراتی ہوی یزمان کی طرف متوجہ ہوی

اذلان کی تو سٹی گم ہوگی

ہاں بتاوں کیا سوچ رہا کچھ اچھا تو یہ بالکل بھی نہیں سوچ رہا ہوگا یزمان نے لفظ چبا چبا کر کہے

جانواب ایسے کروں گی میرے ساتھ اذلان نے معصوم سی شکل بنا کر صفا سے کہا

یزمان کا تو سچ میں پارہ ہای ہوگیا

جزلان بیٹا کافی رات ہوگی ھیں اب اپ اپنے کمرے میں جاوں اور مجھے بھی اپنی بیوی کے ساتھ ٹایم گزارنے دوں اور تم بھی اپنے کمرے میں جاوں اخر میں اذلان کو ڈانٹتے ہوے صفا کا ہاتھ پکڑا اور اپنی ارام گاہ کی طرف بڑھ گیا

پیچھے سے اذلان کھسیا کر اپنی جگہ سے اٹھ کر دعا کے کمرے کی طرف قدم بڑھاے اور شاہ میر نے انو کے کمرے کی طرف ارے دونون مجنوں جو ٹھہرے

شاہ میر جب اسکے کمرے میں داخل ہوا تو اناہیتا شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے بال کنگھی کر رہی تھی

اپنا لباس وہ بدل چکی تھی اناہیتا نے شاہ میر کو دیکھتے ہی منہ پھیر لیا

نجانے کیوں شاہ میر کو وہ بہت زیادہ بدلی ہوی لگی وہ ڈرپوک سی اناہیتا اسے نہیں لگی

اپکی ہمت کیسے ہوی ہمارے روم میں انے کی اناہیتا رخ موڑے ہی چنگارے چباتی ہی بولی

شاہ میر مسکراتے ہوے اگے بڑھا اور اناہیتا کو کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف کرنے کی کوشش کی

لیکن جیسے ہی شاہ میر نے اسے کندھے سے تھاما اناہیتا نے وہی ہاتھ پکڑا اور سیدھا اپنے سامنے پوری طاقت سے زمین پر پٹکا اور ہاتھ موڑ کر زمین سے لگایا اور اپنا گھٹنا اسکے گلے پہ رکھ کر زور دیا

شاہ میر اسکے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا ہوتا تو بھی ستر نگی شہزادی کا مقابلہ کرنا کسی کے بس میں نہیں تھا

شاہ میر کو لگا اسکے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ چکی ہے ابھی اس سمبھلا نہیں جب ہاتھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا اوپر سے گلے میں وزن کی وجہ سے سانس لینا بھی مشکل ہو گیا

اسکی ہمت کیسے ہوے ہمارے منہ پر تھپڑ مارنے کی اناہیتا نے اسکا مڑا ہوا ہاتھ اور زیادہ موڑا ایک کڑک کی اوازای شاہ میر کو لگا اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا لیکن خیر بچت ہو گی تھی

شاہ میر کا سفید چہرہ مکمل طور پر سرخ ہو چکا تھا

یار جان لوں گی کیا شاہ میر بمشکل بولا لیکن اناہیتا کا چھوڑنے کا کوی موڈ نہیں تھا

تبھی شاہ میر کے ہاتھوں سے سفید رنگ کی روشنی نکلی اور ٹھنڈی لہر اناہیتا کے پورے بدن میں دوڑ گی اور یہی اناہیتا کی گرفت ہلکی ہوی

جیسے ہی اناہیتا کی گرفت ہلکی ہوی شاہ میر نے ای ہی جست میں اسے نرمی سے نیچے پٹکا اور اسکے دونوں ہاتھوں کو زمین پر لگا کر خود اسکے اوپر جھکا

اہ تم توسچ میں ایک ہفتے کے اندر جنگلی ہوگی ہو شاہ میر نے اسکی بے پناہ رنگ برنگی انکھوں میں دیکھتے ہوے کہا

اس سے پہلے اناہیتا کوی جوابی کاروای کرتی شاہ میر اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا

- -

اذلان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا دعا شاہی لباس میں ہی سوی ہوی تھی

وہ شاید بہت زیادہ تھک گی تھی جو اپنے کپڑے تک تبدیل کرنے کی زحمت نہیں کی

اذلان مسکراتے ہوے اسکی طرف بڑھا اور بیڈ پر اسکے قریب بیٹھ کر اسکے صبیحہ چہرے کو دیکھنے لگا

اسکے بس نہیں چل رہا تھا کہ دعا کو اپنے اندر بسا لے

اذلان کی گہری نظروں کی تپش سے دعا کی پلکوں میں جنبش ہوی لیکن اذلان نے اپنی نظروں کا زاویہ نہیں بدلا

دعا نے اپنی ہلکی سی انکھیں کھولی تو سامنے بیٹھے اذلان کو دیکھ کر دعا کی سٹی گم ہوگی

تم میرا مطلب اپ یہاں کیسے اے میرا مطلب کیوں اے ھیں دعا جلدی سے اٹھی اور پیچھے کی طرف کھسکی

وہ میں نے سوچا اج میری بیوی اتنی پیاری لگ رہی ھیں کیوں نہ میں تھوڑی سی تعریف ہی کر دوں

اذلان نے دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھے دعا کے لڑکھڑاتے لہجے پر بمشکل ہنسی کنٹرول کی اور اسکی جانب بڑھا

ہاں تو کروں تعریف اور جاوں یہاں سے اس دفعہ دعا نے اپنے لہجے کو تھوڑا مضبوط کرتے ہوے کہا

دعا اور انابیتا شروع میں جتنی اذلان اور باقی کے گھر والوں سے ڈری تھی کوی حد نہیں لیکن اب خود ایک جن زادی تھی جیسے ہی اذلان اچانک سے انکے سامنے اتا وہی اسکی چیخیں شروع ہو جاتی تھی

میں کہہ رہا تھا کہ اج تم بہت پیاری لگ رہی ہو خاص طور پر تمھارے سرخ ہونٹ اذلان اسکے بالکل قریب اکر اسکے سرخ ہونٹوں کو انگھوٹے سے چھوتا ہوا بولا

جبکہ اسکے لمس سے دعا کے پورے بدن میں کپکپی لگ گی

دعا نے بھاگنے میں ہی عافیت جانی اور اٹھ کر بھاگنے لگی

اسکے اٹھتے ہی اذلان نے اسکا بازو پکڑ کر واپس لٹایا اور خود مکمل طور پر اسکے اوپر جھک گیا

کیا ہوا بیوی ابھی تو میں نے سہی سے تعریف بھی نہیں کی اور تم بھاگنے کی تیاری کر رہی ہو اذلان کی نظریں مسلسل اسکے گلے میں موجود تل پر تھا

اسکی انکھوں کا خمار دیکھ کر دعا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گی

اذلان اہستہ سے اسکے تل پر جھکا اور اپنے اپ کو سیراب کرنے لگا

دعا نے اسکی بازو پر مکے برسائے لیکن سے کیا فرق پڑنے والا

اسکی شہ رگ سے ہونٹوں تک سفر اسنے سیکنڈوں میں کیا اور پوری طرح سے اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا اور اپنا حق لینے لگا

دعا کا تو اسکی گستاخی سے گلا تک خشک ہو گیا

اذلان نے کافی دیر بعد اسکے ہونٹوں کو ازادی دی اج کے لیے تمھاری حالت دیکھتے ہوے اتنی ہی تعریف کافی ھے باقی تھوڑا تھوڑا روز کرتا رہو گا نہ

اذلان نے اپنی ایک انکھ دباتے ہوے کہا اور اسکے گرد حصار باندھ کر اپنی انکھیں بند کر لی اور اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپایا

دعا اتنا تو سمجھ چکی تھی اج اسکے شوہر محترم کا یہی سونے کا ارادہ ھے اسی لیے اپنی انکھیں بھی بند کر لی جبکے گلے میں اسکی سانسوں کی تپش ابھی بھی محسوس ہو رہی تھی

- -

شاہ میر جو بلکل ہی اسکے ہونٹوں کے لمس میں غم ہو چکا تھا اسکی گرفت اناہیتا کے ہاتھوں پر پڑی

اناہیتا نے نامحسوس انداز میں اپنا ہاتھ نکالا اور شاہ میر کے سینے پر رکھا

اور اگلے ہی لمحے شاہ میر تین چار فٹ دور جا کر اچھل کر گرا شاہ میر کا تو اج کا دن ہی بہت خراب تھا

اناہیتا کی سرخ انگارہ انکھوں کو دیکھ کر شاہ میر نے بھاگنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی اور اگلے ہی لمحے وہ باہر لاونج میں پڑا تھا

شاہ میر اردگرد دیکھا شکر ھے کوی نہیں تھا اور جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگا

اناہیتا نے شاہ میر کو غایب ہوتے دیکھا تو زور سے ہنسی اور وہی کھڑے کھڑے بھنگڑے ڈالنے شروع کر دیے

یاہو ہمیں ڈراتے تھے اب کیسے دم دبا کر بھاگے ھیں بڑا ایا کنٹریکٹ سے ڈرانے والا

اناہیتا نے شاہ میر کی دھمکیوں کو یاد کرتے ہوے منہ بنا کر کہا

ہاے کتنا مزا ارہا ھے اواواوا اناہیتا گنگناتے ہوے ڈانس کرنے لگی

اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں ملی ہاے اللہ جی تھینک یہ سوچ اناہیتا نے اوپر کی طرف دیکھ کر کہا سونے کی تیاری کرنے لگی

اج تو نیند بھی ارام و سکون کی انے والی تھی جو پہلے کبھی نہیں ای

- -

صبح ہوتے ہی عقیل صاحب نے سب کو پرستان جانے کا حکم دیا

سارے ہی بہت زیادہ خوش تھے اور اپنی اپنی تیاریوں میں لگے ہوے تھے

شہزادی ہمیں اپکو کچھ بتانا ھیں جو اپکی کمزوری ہو سکتی ھے اسی لیے اپکو اس کے بارے میں جاننا بہت ضروری ھے

عقیل صاحب نے اناہیتا کو اپنے کمرے میں داخل ہونے کا کہا

اناہیتا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوی تو اسے لگا محل کی ساری خوبصورتی تو اسی کمرے میں ھیں

اپکی دادی ملکہ یاسمین اپکو بچانے کے لیے اپنی جان دے دی اس دن محل پر حملہ ہوا اپکی پیدایش ہوی تھی اسی لیے الارا بیٹی کمزور تھی لیکن پھر بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا

اس وقت الارا صفا میں نے اور اپکی دادی نے اپنی طاقتیں اپکوں دے دی تھی

کیونکہ اگر ہم اس وقت اپنی طاقتیں اپکو نہیں دیتے تو دشمن ہم سے ہماری طاقتیں چھین کر اپکو ختم کر سکتے تھے

اب اگر میں یہ الارا اپ پر حملہ کریں تو اپکو چوٹ پہنچی گی جیسے ایک عام انسان کو پہنچتی ھے لیکن بات یہ اتی ھے کہ ہم لوگ اپ پر حملہ کیوں کریں گے

تو ابھی ہمارا سب سے طاقتور دشمن خاموشی سے بیٹھا ھے ایسے جیسے طوفان کے انے سے پہلے کی خاموشی ہو اور اسے یہ سب باتیں پتہ ھے

وہ کبھی بھی کسی بھی طریقے سے اپکو ختم کرنا چاہتا ھے

اپکے کا خون اب لال رنگ کا نہیں ھے اور وہ اسی خون کو حاصل کرنا چاہتے ھیں تاکہ پوری جنوں اور پریوں کی قوم پر حکومت کر سکے اور یہ صرف تب ہی ہو گا جب اپکی موت ہو گی

اسی لیے اپکو ہر موڑ ہر قدم پر پھونک پھونک کر قدم رکھنا ھے اپکو اپنے علاوہ کسی پر یقین نہیں کرنا یہ لڑای ہم سبکی ھے صرف اپکے لیے اسی لیے اپ نے اپنی حفاظت سے سے پہلے کرنی ھے

کیونکہ اگر اپکو اور شہزادے کو کچھ ہو جاتا ھے تو دو قومیں عزاب میں اجائگی

عقیل صاحب نے اناہیتا کو سچ بتایا جو کہ بہت بھیانک تھا لیکن وہ پہلے والی اناہیتا نہیں رہی اب

- -

سب لوگ پرستان پہنچ چکے تھے اناہیتا جہاں جہاں سے گزر رہی تھی روشنی بکھرتی جا رہی تھی

تمام پریوں کی پاورز انھیں واپس مل چکی تھی

ہر طرف خوشیوں کے شادیانے بجنے لگے

ملکہ اور بادشاہ بے پناہ خوش تھے سالوں بعد اپنی نواسی سے مل رہے تھے

پورے پرستان میں سترنگی روشنی بکھر گی تھی

اناہیتا کو تو محل بہت خوبصورت لگ رہا تھا اسے کیا پتہ تھا کہ یہ خوبصورتی اسی کے دم سے ای تھی

سب لوگ پرستان کے پھل کھا رہے تھے جس بھی ڈش کا ذہین میں سوچتے پھل اسی کا ذایقہ دیتے

اور جو پھل توڑتے وہاں اسی وقت دوسرا پھل اجاتا تھا

تبھی محل میں عجیب سی اوازیں انے لگی

عقیل صاحب پرستان میں حملہ ہوگیا ھے عالم صاحب نے اپنی جگہ سے پریشانی سے اٹھتے ہوے کہا

عقیل صاحب نے تینوں کو اشارہ کیا اذلان شاہ میر اور انا ہیتا جلدی سے انکے اشارے پر اپنی جگہ سے اٹھے اور باہر کی طرف بڑھے

Gawahy_ishq
Epi_26
Writer_afzonia_zafar
Don'tcopypastewithoutmypermission
وہ تینوں باہر اے تو انکی توقع سے بڑھ کر باہر لوگ اے ہوے تھے

سبھی کے ہاتھوں میں ہی جادوی تلوار تھی

اور چینیٹیوں کی قطار کی طرح لوگ محل کی طرف بڑھ رہے تھے

تینوں نے ایک ساتھ ہوامیں اپنا اپنا ہاتھ بلند کیا توہاتھ میں جادوی تلواراگی

شاہ میر کے ماتھے سے روشنی نکل رہی تھی جو کہ سامنے انے والے ہر دشمن کو جھلسا رہی تھی

اناہیتا اور اذلان اگے بڑھے اور ایک ساتھ کی دشمنوں کو ختم کرنے لگے

کوی بھی بے انتہا کوشش کرنے کے بعد بھی ان تینوں میں سے کسی پر وار نہیں کر پا رہے تھے

اذلان کی تو پہلے سے ہی تمام جنوں میں اتنی دہشت تھی اسکی تلوار ایک پل نجانے کتنے لوگوں کی گردنوں کو اڑا رہی تھی

کافی دیر لڑتے ہوگی توپیچھے سے کسی نے اناہیتا کی بازو پر تلوار سے وار کیا

For more visit (exponovels.com)

درد کی لہر اناہیتا کے پورے جسم میں سرایت کر گی

غصے سے اناہیتا کا براحال ہو گیا تھا اناہیتا نے اہستہ سے پیچھے کی طرف سر کیا تب تک اسکا زخم بالکل ٹھیک ہو چکا تھا

سامنے والا تو اناہیتا کی انکھوں سے نکلتے انگارے دیکھ کر ہی تھر تھر کانپنے لگا

ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گی اناہیتا نے ایک ہی وار میں اسکی گردن تلوار سے کاٹ دی

لاکھوں جن تین لوگوں سے ہار رہے تھے

مقابلہ بھاری پڑتا دیکھ کر سردار نے انھیں واپس انے کا حکم دے دیا

اور اگلے ہی سب ہی جن واپس لوٹ بھاگ چکے تھے اور دوسرے جنوں کی لاشیں خود بخود غایب ہو گی

میدان ایسے صاف ہو گیا جیسے کبھی یہاں کچھ ہو ہی نہیں تھا

اناہیتا مسکراتے ہوے اندر محل کی طرف بڑھی

سب ہی بڑے انھیں داد دیتی نظروں سے دیکھ رہے تھے

لیکن سب ہی جانتے تھے کہ خطرہ بھی ٹلا نہیں ھے

- -

وہ لوگ پرستان میں بہت سارا وقت گزار کر محل میں واپس اے

سب کچھ اچھا ہو گیا تھا لیکن عقیل صاحب کو تو داور کا ڈر تھا

جو جنات میں سب سے بوڑھے لیکن طاقتور اور سمجھدار جن تھے

انکا مقابلہ کرنا کسی کے بس میں نہیں تھا

لیکن مقابلے میں اناہیتا تھا ستر نگی شہزادی جسکی خود کی ہی طاقت اب تک ہونے والے تمام جنوں سے زیادہ تھی

داور صاحب کی دشمنی انسے اسی لیے تھی ایک بادشاہ ہونے کے باوجود انھوں نے قوم کے خلاف جا کر اپنے شہزادوں کی شادی کی ھے

عقیل صاحب نے سب کچھ چھوڑ کر انکی شادی کی تیاریاں شروع کرنے کا حکم دیا

اذلان اور شاہ میر کی من کی مراد بھر ای

لیکن دعا اور انا ہیتا صاحبہ کا منہ بن گیا لیکن انکے منہ بنانے سے کیا ہونا تھا اسی لیے سب ہی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو گے

اج مایوں کی رسم تھی لیکن ہزمان اور یزمان مسلسل دعا کو گھیرے بیٹھے تھے

جبکہ انا ہیتا ایک شہزادی کی حثیت سے اپنی قوم کے لوگوں کے مسایل سننے کے لیے محل سے باہر گی ہوی تھی

دعا نے بے حد خوبصورت پوشاک پہنی ہوی تھی جو اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی

اسکی گہری نیلی انکھوں میں اذلان کو اپنا اپ ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

لیکن بھلا ہو اسکے باپ اور بڑے پاپا کا جو اسکی بیوی کو گھیرے ہوے تھے اور اذلان کو ڈوب کر مرنے سے بچایا

اذلان کا بس نہیں چل رہا تھا کیسے اپنے ان دونوں کو اپنی بیوی سے دور کرے اور خود اپنی بیوی کے پاس بیٹھ کر اسکی تعریف کریں

ہزمان اور ریزمان کو باخوبی اذلان کی حالت کا اندزہ ہو رہا تھا لیکن انھیں بھی اب جا کر اذلان سے بدلہ لینے کا موقع ملا تھا

اسی لیے اسے بچپن کی ساری باتیں بتانے لگے تا کہ زیادہ ٹایم گزرے پھر جب رسم شروع ہو جانی تھی پھر تو اذلان کو دعا سے بات کرنے کا موقع نہیں ملنا تھا

اور جبکے باقی کے شادی کے تینوں دنوں کا بھی ان دونوں کا یہی پلان تھا

اذلان بے بس ہو کر بیٹھا ہوا تھا تبھی اسے صفا نظر ای جو سچ میں بے پناہ خوبصورت لگ رہی تھی

بے بی اذلان نے اپنے باپ کی طرف دیکھ کر صفا کو بلایا

صفا بھی دعا کوانکے قبضے میں دیکھ اذلان کی چال کو سمجھ گی تھی اسی لیے اپنے بیٹے کا ساتھ دینے کے لیے کام چھوڑ کر اسکے ساتھ صوفے پر اکر بیٹھ گی

جانواج تواپ بہت خوبصورت لگ رہی ایک تومجھے سمجھ نہیں اتا اتنی خوبصورت لڑکی کے لیے ایک یہ سڑا ہوا بندہ ہی رہ گیا تھا

اذلان نے صفا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوے کہا ساتھ ہی صفا کے گالوں پر ایک بوسہ دیا

اسکی حرکت پر یزمان سٹپٹایا اب وہ بھی اسی کا بیٹا تھا جو اس سے دو قدم اگے کی سوچتا تھا

ماما اپکے توہاتھ بھی بہت پیارے هیں اذلان نے ایک دفعہ پھر سے اسکے ملایم ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوے کہا

اذلان یزمان نے اسکا نام چبا چبا کر لیا لیکن وہ اذلان ہی کیا جو ایک کہنے پر مان جاے

جبکہ ہزمان اب دونوں کی کیفیت پر ہنس رہا تھا اور شکر کر رہا تھا کہ الارا یہاں موجود نہیں ھے

ارے ڈارلنگ ادھر میرے پاس اوں نہ اذلان نے اپنی طرف بڑھتی الارا کو اپنے پاس بلایا اور بالکل اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا

ہزمان جو مزے سے ہنس رہا تھا اسکی ہنسی دور جا سوی

جبکہ یزمان نے طنزیہ نظروں سے ہزمان کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو اور ہنسو اب

جبکہ دعا پاگلوں کی طرح ان سب کی طرف دیکھ رہی جو غصے سے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے

اسکے گال کتنے پیارے ھے بے بی اذلان نے کہتے ساتھ ہی الارا کے گالوں پر بوسہ دیا جس سے الارا کے شرمانے کی وجہ سے اسکا پورا چہرہ لال ہوگیا

الارا سے زیادہ تو ہزمان کا چہرہ سرخ ہوگیا ارے غصے سے

دعا بیٹا اپ ہمارے ساتھ چلوا پکو محل کے باغ کی سیر کرواتے ھیں اج ہزمان نے کہتے ہوے پیار بھر بوسہ دعا کے ماتھے پر دیا

یزمان نے بھی دعا کے ماتھے پر بوسہ دیا اور دونوں اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لے اے

جبکہ پیچھے سے اذلان جل بھن کر کویلہ ہوگیا اور اسکی حالت دیکھ کر صفا اور الارا کے قہقے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے جو جلبے پر نمک کا کام کر رہا تھا

اذلان نے دونوں کو غصے سے گھورا اور شاہ میر کے کمرے میں اگیا جہاں وہ اپنی تیاری کر رہا تھا

رسم شروع ہو چکی تھی محل کو اتنے خوبصورت انداز سے سجایا گیا تھا کہ دیکھنے والے کی انکھیں چندھیا جاتی

اانا ہیتا اور دعا تو خود محل کو دیکھ کر مسمرایز ہوگی

جبکہ شاہ میر اور اذلان تو اپنی بیویوں کی خوبصورتی کو دیکھ کر مسمرایز ہوگے

فنکشن اپنے عروج پر تھا جب غیر معمولی سی ہلچل ہونے لگی

عقیل صاحب سمجھ چکے تھے ایک دفعہ پھر سے حملہ ہو چکا ھے

انابیتا سب کچھ چھوڑ کر باہر کی طرف بھاگی اسکے پیچھے ہی اذلان اور شاہ میر تھے

باہر ہزاروں معصوم جن مارے جا چکے تھے کی پریاں زخمی پڑی تھی

انابیتا نے اپنے دکھ کو ضبط کرتے ہوے انکھیں بند کی اور ہوا میں ہاتھ لہرایا اور اگلے ہی لمحے اسکے ہاتھ میں تلوار تھی جبکے انکھوں کو رنگ ستر نگے رنگ سے چینج ہو چکا تھا

مطلب صاف تھا کوی بھی اب شہزادی کے سامنے ٹک نہیں سکتا تھا کیونکہ اس دفعہ اپنی ساری طاقتوں کا ایک ساتھ استعمال کر رہی تھی

اور دشمن اسکا ایک وار تک سہہ نہیں پا رہے تھے عقیل صاحب سمیت سب ہی لوگ مقابلے میں اتر چکے تھے

For more visit (exponovels.com)

سوائے دعا کے جو خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی

اس دفعہ دشمنوں کی تعداد سے کہی زیادہ تھی

دعا کی انکھوں سے انسو جاری تھے جب پیچھے سے کسی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا

پچھلے بندے کی طاقت اتنی زیادی تھی کہ دعا بالکل بھی ہل نہیں پا رہی تھے

اس جن نے دعا کو اپنے ساتھ گھسیٹنا شروع کر دیا اور اسے ایک بگھی میں بٹھایا

اس منظر پر الارا کی نظر پڑی تو جلدی سے دعا کو بچانے کے لیے اپنے پر کھولے اور اس بگھی کی طرف
بڑھی جو اب اوپر اسمانوں میں اڑ رھی تھی

الارا ساتھ میں وار بھی کر رہی تھی لیکن اسکا کوی بھی اس بگھی پر کام نہیں کر رہا تھا

- -

#Gawahy_ishq

#Epi_second_last
#Writer_afzonia_zafar
#Don'tcopypastewithoutmypermission
الارا دعا کا پیچھا کرتے ہوے اس کمرے تک گی جس میں دعا کو رکھا گیا تھا

جیسے ہی الارا کمرے میں داخل ہوی پیچھے سے دروازہ خود بخود بند ہوگیا جسکی الارا نے کوی ٹینشن نہیں لی

الارا نے سامنے کرسی پر بندھی جادوی رسیوں سے دعا کو ازاد کروانے کی کوشش کی لیکن کوی فرق نہیں پڑا

الارا نے کی دفعہ ان رسیوں کو کھولنے کی کوشش کی پر ناکام ٹھہری

جبکہ دعا تو کب سے بیہوش کرسیوں پر بندھی پڑی تھی

الارا کے دماغ میں ایک دم سے کھٹکا ہوا اور بھاگ کر درازے تک گی اور اسے پوری طاقت لگا کر کھولنے کی کوشش کی

الارا کو اندازہ ہو چکا تھا وہ دونوں ہی بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکی ھے لیکن اسے کچھ تو کرنا تھا

اتنے میں اا س کمرے میں کسی کے قہقے گونجنے لگے لیکن قہقے لگانے والا کہی بھی نظر نہیں ارہا تھا

ہاہاہاہا شہزادی الارا اتنی معصوم ہوگی سوچا تک نہ تھا لیکن اب کیا ہے نہ تم میرے جال میں مکمل طور پر پھنس چکی ہو وہی انجان اواز ایک بار پھر سے گونجی

یہ بات تو سامنے اکر بزدل کہی کے الارا نے سرخ چہرے کے ساتھ چیلنج کرتے ہوے کہا لیکن سامنے والے کا اس چیلینج قبول کرنے کا کوی ارادہ نہیں رکھتا تھا

یہ بات تو تم بھی جانتی ہو ستر نگی شہزادی کو تمھارے اندر موجود طاقتوں کو ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے اور سنا ہے اسکی جان بستی ہے شہزادی دعا میں اور مجھے پورا یقین ہے وہ اسے ضرور بچانے اے گی

لیکن اس کو تمھارے سامنے اغوا کیا گیا تاکہ اسے بچانے تم اوں اور تمھاری طاقتوں کو لے کر ستر نگی شہزادی کو ختم کیا جا سکے

تاکہ ایک بار پھر سے پرستان میں اندھیرا چھا جاے شاہی محل کے لوگ ایک بار پھر ٹوٹ کر کمزور ہو جاے اور انھیں احساس ہو کہ انھوں ہماری بات کے خلاف جا کر کتنی بڑی غلطی کی ہے

الارا کو یقین ہو گیا تھا کہ یقینن بولنے والا سردار داور ہی ہے

غلط سوچ ہے تمھاری شہزادی کو تم مر کر بھی ختم نہیں کر سکتے کوی معمولی شہزادی نہیں ہے وہ سترنگی شہزادی ہے جسکا شاہی محل کے لوگ ہزاروں سالوں سے انتظار کر رہے تھے

موت اور زندگی تو خدا کے ہاتھ میں ہے تم کون ہوتے ہو شہزادی کو ختم کرنے والے الارا نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوے کہا

اناہیتا نے سامنے والے کے وار سے بچنے کے لیے نیچے سر جھکایا جب اسکی نظر الارا پر جو ایک بگھی کا پیچھا کرتے ہوے اسمانوں کی طرف جا رہی تھی

لیکن دشمنوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی اناہیتا چاہ کر بھی اپنی ماں کے پیچھے نہ جا سکی

اناہیتا نے انکھیں بند کی تو اپنی ماں اور دعا کو بڑے سے کمرے میں قید پایا جبکے دعا کرسی پر بندھی پڑی تھی اور اسکا سر ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا رسی اندھیرے میں بھی چمک رہی تھی جسکا مطلب وہ جادوی رسی تھی

اناہیتا کو دعا کو اس طرح اس حالت میں دیکھ کر عجیب سی بے چینی ہوی اور سب کچھ چھوڑ کر اور ہوا میں گول گول اڑنے لگی

اچانک ہی محل کے سبھی لوگوں کے گرد حفاظتی دایرہ بن گیا جس سے وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں پار ہے تھے

سبھی لوگ حیرت سے سر اٹھا کر اناہیتا کی طرف دیکھنے لگے

اتنے میں ستر نگے پرندوں سے تقریبا پورے محل جتنا اسمان ڈھک گیا اور ایک دم سے اندھیرا ہو گیا

سبھی جنگ چھوڑ کر اوپر کی طرف دیکھنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے ان سر نگے پرندوں کے منہ سے اگ کے گولے نکلنے لگے

اور ایک ایک کر کے سبھی دشمنوں پر گرنے لگے

سب سمجھ گے کہ اناہیتا نے اپنے لوگوں کے اوپر حفاظتی دایرہ کیوں بنایا

اناہیتا ایک دفعہ نیچے دیکھا اپنے سبھی لوگوں کو محفوظ دیکھ کر ہواوں میں اڑی اور اگلے ہی پل سبھی کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی

اسے اس طرح جاتے دیکھ کر شاہمیر کے دل کو کچھ ہوا اور اسنے اناہیتا کا پیچھا کرنے کی کوشش کی

لیکن اپنے گرد دایرہ کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے ہل تک نہیں پا رہا تھا شاہمیر بے بسی سے اسمان کی طرف دیکھنے لگا جہاں سے ابھی اناہیتا غایب ہوی تھی

وہ اناہیتا کا بنایا ہوا دایرہ تھا جسے کوی نہیں توڑ سکتا تھا اسکے علاوہ یہی حالت اس وقت اذلان کی تھی

وہ اسکی بہن تھی اور اسے اتنا تو اندہ ہ چکا تھا وہ کسی خطرے کی طرف بڑھی ہے لیکن اب کوی کچھ نہیں کر سکتا تھا

اناہیتا اسانی سے اس کمرے تک پہنچ چکی تھی جہاں اسکی ماں اور دعا تھی

For more visit (exponovels.com)

لیکن کچھ تو تھا کیونکہ اس کمرے کے باہر کوی تالا وغیرہ کچھ نہیں تھا مطلب وہ اسانی سے اندر جا سکتی تھی

اور اگر وہ اسانی سے اندر جا سکتی تھی تو وہ دونوں کیوں باہر نہیں اپا رہی تھی

مطلب کمرے کو باہر سے تو اسانی سے کھول سکتے تھے لیکن اندر سے نہیں کھول سکتی تھی

اناہیتا کچھ سوچ کر وہی رک گی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی

ارے واہ شہزادی ابھی تو اپکی امد کا ہم نے انتظام بھی نہیں کیا تھا اپ تو بہت جلدی اگی داور صاحب اپنی پر وقار سی چال چلتے ہوے اسکے سامنے اے انھوں نے سچ میں اناہیتا کے اتنی جلدی انے کی توقع نہیں کی تھی

اناہیتا نے سامنے دیکھا تو اسکے دادا سے بھی زیادہ عمر کے شخص چہرے پر نور لیے اسکے سامنے اکر کھڑے ہو گے

اناہیتا سمجھ گی تھی کہ یہی داور صاحب ہیں جن کے بارے میں عقیل صاحب نے بتایا تھا

انا ہیتا اگے بڑھی اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر داور صاحب حملہ کرنے کے لیے بالکل تیار تھے

لیکن یہ کیا اا انا ہیتا بے حد ادب سے جھکی اور داور صاحب کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کے بے حد عقیدت سے اپنے ماتھے پر لگایا

اور نرمی سے ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہو گی

اپ ہم سے عمر میں بہت بڑے ھے اور بے حد قابل احترام ھے ہم اپ سے لڑنے جھگڑنے یہ اپکو تکلیف پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتے انا ہیتا نے نرمی سے ان سے بات کی

جبکہ داور صاحب تو اسی پری جیسی معصوم بچی کے لہجے اور حرکت پر ہی ششدر رہ گے بھلا دشمن کے ساتھ بھی ایسا سلوک کی جاتا ھے وہ بھی اتنے ادب سے

اتنے میں پیچھے سے کسی نے انا ہیتا پر وار کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی انا ہیتا اسکا کام تمام کر چکی تھی

داور صاحب یہ بات تو پہلے سے ہی جانتے تھے کہ سٹرنگی شہزادی کا مقابلہ کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ھے لیکن اب دیکھ بھی لیا

اناہیتا داور صاحب سے زیادہ طاقتور ہونے کی باوجود بھی جنگ کی بجاے صلح کے لیے ہاتھ بڑھایا یہ بات سچ میں بے حد حیرت اور قابل تعریف تھی

داور صاحب نے پیچھے سے کسی کو اشارہ کیا اور اگلے ہی لمحے اس کمرے کا دروازہ کھل چکا تھا اور تھوڑی دیر بعد دعا اور الارا صحیح سلامت باہر اگی

یہ بات اپکی قابل تعریف ھے بے شک ایک سٹرنگی شہزادی کو ایسا ہی ہونا چاھیے جس میں اپنی طاقت کا بالکل بھی غرور نہ ہو

اپ نے تو ایک سیکنڈ کے اندر ہمیں اپنا گرویدہ بنا لیا ہمیں معاف کردوں بچی اتنا برا اپکے خاندان سے کیا اور اپ اتنے ادب سے ہم سے مل رہی ھے بے شک اپ نے ثابت کر دیا اس دنیا میں اخلاق سے بڑھ کر کچھ نہیں ھے

اناہیتا نے مسکراتے ہوئے انکی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے الارا اور دعا کی طرف بڑھی اور داور صاحب کو محل میں انے کی دعوت دے کر باہر کی طرف بڑھ گی

جبکہ پیچھے سے داور صاحب مسکراتے ہوئے انھیں جاتے ہوئے دیکھنے لگے

- -

اناہیتا نے ان دونوں کو لے کر محل میں لے کرای تو سب اپنی جگہ پر کھڑے تھے جبکہ دشمنوں کا تو نام و نشان تک نہیں تھا

اناہیتا نے مسکراتے ہوئے دیکھا اور سب کے اوپر سے داہرہ ہٹاے اور سب کو ازاد کیا

سب ہی لوگ ادھر ادھر ہوئے اور محل میں چلے گے

اناہیتا نے سب کچھ عقیل صاحب کو بتایا تو بے ساختہ فخر سے اناہیتا کی پشانی کو چوم لیا اخر سالوں کی دشمنی کو پل بھر میں جو ختم کرای تھی

جو جو سنتا گیا سب ہی لوگ اناہیتا کے کام کو سرہا رہے تھے

اور ایک دفعہ پھر سے محل میں شادی کی تیاریاں پھر سے شروع ہوگی

پریوں کا رقص بے پناہ خوبصورت لگ رہا تھا محل میں غم کے بادل چھٹ چکے تھے اب ہر جگہ صرف خوشیاں ہی خوشیاں تھی

- -

اج مہندی کی رسم تھی اور محل میں سبھی لوگوں کے سامنے ایک بار پھر دونوں کپلز کا نکاح ہونا تھا

تبھی عقیل صاحب کو داور صاحب کی امد کی خبر ملی اور سبھی لوگ انکے استقبال کے لیے محل کے دروازے پر کھڑے ہوگے اور خوب اچھے سے انکا استقبال کیا

داور صاحب محل کی تیاریاں دیکھ کر چونکے لیکن پھر سر جھٹک کر عقیل صاحب کی طرف متوجہ ہوے

عقیل بھای صاحب اج ہم اپکے پاس ایک بہت ہی اہم کام کے لیے ھیں داور صاحب نے اپنی بات کا اغاز کیا

عقیل صاحب نے مسکراتے ہوے اجازت دی

ہم اپنے پوتے کے لیے شہزادی انا بیٹا کا ہاتھ مانگنے اے ھیں تاکہ ہمیشہ کے لیے رشتے دار بن جاے اور ایک ہو جاے

داور صاحب نے جیسے ہی اپنی بات مکمل کی سبھی لوگ حیرت سے انکی طرف دیکھنے لگے

جبکہ شاہ میر کی غصے سے مٹھیاں بھینچ گی

#Gawahy_ishq
#Last_episode
#Writer_afzonia_zafar
#Don'tcopypastewithoutmypermission

لیکن داور صاحب۔۔۔ عقیل صاحب نے کچھ کہنا چاہا اس سے پہلے ہی داور صاحب کا قہقہہ گونجنے لگا

ارے ڈرو مت سب لوگ مجھے باہر ہی پتہ چل گیا تھا کہ شہزادی کی شادی ہو رہی ھیں

For more visit (exponovels.com)

لیکن پھر اپ لوگوں کے مزے بھی تو لینے تھے ہاں لیکن ہم اسی کام کے لیے اے تھے اور تھوڑا افسوس بھی ہو رہا ھے اتنی دیر کیوں کر دی لیکن خیر اب ہم سب مل کر شہزادی کی شادی کو منا ے گے

داور صاحب نے ہنستے ہوے کہا تو سب کی رکی ہوی سانس بحال ہوی اور پورے محل میں سب کے قہقہے گونجنے لگے

- -

نکاح دوبارہ سے ہو چکا تھا اور رخصتی تو محل میں ہی ہونی تھی بس کمرے چینج ہونے تھے

ساری رسموں کے بعد انابیتا اور دعا کو شاہ میر اور اذلان کے کمرے میں بٹھایا گیا تھا اب بس اپنے اپنے دلہے کا ویٹ تھا

اذلان خوشی سے جھومتا اپنے کمرے کی طرف ارہا تھا جب ہزمان یزمان اور شاہزمان اچانک سے اسکے راستے میں زایل ہو گے

اذلان کا توان تینوں دشمنوں کو دیکھ کر چودہ طبق روشن ہو گے

جبکہ شاہ میر مسکراتے ہوے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

اذلان زبردستی مسکرایا

کہاں جارہے ہو برخودار ہزمان نے اپنے کان میں انگلی ڈالتے ہوے لاپرواہی سے کہا

بڑے پاپا اج تو اپ بہت پیارے لگ رہے ہو اور پاپا اپکی تو کوی مثال ہی نہیں اور چچو اپ نے ان دونوں کو پیچھے چھوڑ دیا جاے نہ اپ لوگ اپنے اپنے کمروں میں اپکی بیویاں انتظار کر رہی ہو گی

مجھے بھی جانے دوں میری بیوی بھی میرا انتظار کر رہی ہوگی اذلان نے تینوں کی تعریف کر کے اخر میں روہانسی اواز میں کہا

ویسے اج نہ تم بھی بہت پیارے لگ رہے ہو اسی لیے سوچا اج پوری رات ہم تینوں تمھاری تعریف کریں گے ہزمان نے مسکراتے ہوے اسکی طرف دیکھ کر کہا

رحم کھاو ظالموں میرے اوپر پلیز اذلان نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیے

لیکن وہ بھی اپنے نام کے ایک ہی تھے اسی لیے گھسیٹ کر صوفے پر بٹھایا اور دو جہان کی جھوٹی تعریفوں کے پل باندھنے لگے

رات اہستہ گزرنے لگی لیکن اتنے سالوں کا بدلہ لینے کا موقع ملا تھا ایسے ہی نہ تھوڑی جانے دیتے

اور ادھر دعا بچاری انتظار کر کر کے وہی بیڈ پر سو گی انھی کپڑوں میں

- -

شاہ میر کمرے میں ایا تو انا ہیتا بیڈ پر بٹھی ہوی تھی شرافت سے شاید اسی لیے

کیونکہ ابھی ابھی ہی الارا اور صفا اسکے پاس سے اٹھ کر گی تھی

شاہ میر اسکے پاس بیٹھ گیا اور بغیر کچھ کہے اسکا گز بھر کا گھونگھٹ اٹھایا

گھونگھٹ کو اٹھانے کی دیر تھی کہ ایک بھیانک چیخ اسکے منہ سے نکلی

کیونکہ وہاں انا ہیتا کی بجاے کوی بھیانک جن تھا

For more visit (exponovels.com)

تم کون ہواور یہ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو شاہ میر نے اپنے اپ کو سمبھال کر جن نما دلہن کو گھوری ڈالتے ہوے کہا

اور ادھر دروازے کی پیچھے اناہیتا اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کے چکر میں ادھ موی ہوگی

اور ایک دم سے اسکی سریلی ہنسی کی کھنک پورے کمرے میں گونجنے لگی

اسکی اواز سن کر جن بھی جلدی سے غایب ہوگیا کیونکہ شاہ میر کا دھیان اناہیتا کی طرف ہوگیا تھا

جبکے شاہ میر تو اناہیتا کے بے پناہ خوبصورت چہرے میں ہی گم ہوگیا بلا کی کشش تھی اسکے چہرے پر اور ہنستی ہوی اسکے دل میں طوفان مچانے کے لیے کافی تھی

کیسا لگا ہمارا مزاق اناہیتا نے ہنستے ہوے کہا اور بالکل اسکے قریب اکر کھڑی ہوگی

اناہیتا کی ہنسی ابھی تک جاری تھی لیکن اچانک ہی شاہ میر نے اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور کمر پر لگا اپنی طرف کھینچا

انا ہیتا اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی جبھی ہقا بقا رہ گی شاہ میر کی حرکت پر

بہت خوصورت لگ رہی ہو میری جان بلکل پریوں کی شہزادی کی طرح شاہ میر نے اسکے کان کے قریب گھمبیر سی سرگوشی کی

چھوڑو ہمیں ورنہ پھر اپنی خیر منا لینا انا ہیتا نے غصے سے اپنے اپ کو چھوڑنے کا کہا

اچھا جی دیکھتے ہی کیا کیا کر لیتی ھے اپ شاہ میر نے کہتے ساتھ ہی اسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لے لیا

انا ہیتا کی تو اسکے لمس پر جان حلق تک اگی

کافی دیر بعد شاہ میر نے اسکے لبوں کو ازادی دی پیچھے دونوں ہاتھوں کو ایک ہاتھ میں تھاما اور اپنے ازاد ہاتھ سے اسکے بال پیچھے کیے

اور اسکی شہ رگ پر اپنی محبت کا لمس چھوڑنے لگا

انا ہیتا مکمل طور پر اسکے قبضے میں اپنے اپ کو بے بس محسوس کر رہی تھی

جب شاہ میر نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی بازوں میں اٹھایا اور بیڈ کی طرف بڑھا نرمی سے اسے لٹایا اور خود اسکے اوپر جھک کر ایک دفعہ پھر سے اسکے نرم و نازک لبوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا

- -

صبح فجر کی اذان ہونے کے بعد تینوں نے سرخ چہرہ لیے اذلان کو چھوڑا اور خاموشی سے اٹھ کر اپنے اپنے کمرے میں چلے گے

پیچھے سے اذلان نے خونی نگاہوں سے تینوں کی پشتوں کو دیکھا اور بدلہ لینے کا سوچ کر اپنے کمرے میں ایا

جہاں دعا دلہن کے لباس میں معصومیت سے سو رہی تھی

اذلان نے اپنے کپڑے چینج کیے اور بیڈ پر اہستہ سے لیٹا اسکی پیشانی پر بوسہ دے کر اسے اپنی مضبوط گرفت میں لیا اور انکھیں بند کرلی

اور کچھ ہی دیر نیند اس پر مہربان ہوگی اور وہ اپنی دعا کے ساتھ خوابوں کی دنیا میں سیر کرنے لگا

- -

صبح بہت ہی زیادہ رنگین تھی پورے محل پر ستر نگے بادل چھاے ہوے تھے اور ایسا ہی خوبصورت سہ دھواں محل کے اردگرد چھایا ہوا تھا

سب ہی کو پتہ تھا یہ بادل شہزادہ اور شہزادی کے ملن کی وجہ سے ھے

اناہیتا جو شرم کی وجہ سے شاہ میر کا سامنا نہ کرنے کا سوچ کر جلدی سے اپنے کمرے سے باہر ای

محل کی اس خوبصورتی کو دیکھ کر اپنی ماں سے پوچھے بغیر نہ رہ سکی لیکن جب الارا نے کہا کہ یہ تم دونوں کے ایک ہونے کی وجہ سے ہوا ھے تو وہ شرم سے پانی پانی ہوگی

اوراوپر سے سب ہی لوگوں کی معنی خیز نظریں اسے لال کرنے کے لیے کافی تھی

- -

کچھ ماہ بعد - - - - - - -

اناہیتا مجھے ذرا ایک کپ چاے بنا کر لاوں شاہ میر نے بیڈ پر لیٹے لیٹے ہی کمرہ صاف کرتی ہوی اناہیتا کو حکم دیا

شاہ دیکھو ابھی ہم کام کر رہے ہے تھوڑی دیر رک جاو اناہیتا نے نرمی سے کہا

کنٹریکٹ شاہ میر نے ایک ادا سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوے کہا

شاہ میر دیکھوں ہم ایک منٹ سے پہلے تمھارے پیسے منہ پر مار سکتے ہیں

اناہیتا نے چڑتے ہوے کہا

اوہ ریلی چلو مار وا ابھی شاہ میر بیڈ سے کھڑا ہوتے ہوے کہنے لگا

لاتی ہو چاے کمینے اناہیتا نے غصے سے کہا اور کچن میں چلے گی جہاں فاریہ پہلے سے ہی موجود تھی

شاہ میر بڑوں کی اجازت سے کچھ ہی دن بعد اناہیتا کو لے کر واپس اپنے گھر آگیا

جہاں فاریہ اور شہریار بے صبری اور پریشانی سے شاہ میر کا انتظار کر رہے تھے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ شاہ میر بغیر بتاے اتنے دن کے لیے کہی غایب ہو جاے

ہفتے میں دو دن وہ لوگ محل میں رہتے تھے اور باقی دن شاہ میر کے گھر رہتے تھے اور ابھی تک فاریہ اور شہریار کو دونوں کی حقیقت کا نہیں پتہ چلا تھا

اناہیتا سچ میں شاہ میر کے پیسے دے سکتی تھی لیکن مسلہ یہ تھا کہ اتنے سارے پیسے وہ ایک ٹائم میں کیسے مانگ سکتی تھی

اگر وہ وجہ پوچھتے تو اناہیتا کبھی بھی وجہ بتا کر اپنی انسلٹ نہیں کروا سکتی تھی جسکی وجہ سے شاہ میر گن گن کر پتہ نہیں کون کون سے بدلے لیتا تھا

اج بھی انھیں محل جانا تھا کیونکہ اج اذلان کا برتھ ڈے تھا اور اسی لیے اناہیتا جلدی جلدی تیاری کر رہی تھی لیکن بھلا ہوا شاہ میر صاحب کا جو اسے زچ کرنے کا کوی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا

کیا ہوا بیٹا فاریہ نے اناہیتا کی سرخ چہرہ دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں مما بس اپکا منحوس بیٹا میری کوی بات نہیں مانتا اور اپنی ہر بات منواتا ھے اناہیتا نے کچھ زیادہ ہی مبالغہ ارای کرتے ہوے کہا

ارے میری جان تم بالکل پریشان نہ ہو میں ابھی اسکے کان کھینچتی ہوی فاریہ بیگم نے اسے تسلی دیتے ہوے کہا اور شاہ میر کے کمرے کی طرف بڑھ گی

پیچھے سے اناہیتا نے زور سے یاہو کیا اب پتہ جو تھا اسکی کٹتے والی ہونی ھے اور تھوڑی دیر بعد سچ میں فاریہ بیگم نے اسکی کٹتے والی کی

- -

اذلان کا برتھ ڈے بہت ہی جوش خروش سے منایا گیا تھا

اسکی انکھیں تو دعا کو دیکھ کر ہی چندھیا گی تھی

بار بار دل اسکے پاس جانے کو ہمک رہا تھا لیکن اسکے تین ظالم دشمن اج پھر اس پر نظر رکھے ہوے تھے

جس کا اذلان کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا

سب مرد حضرات باہر بیٹھے ہوے تھے اور خواتینوں کی اندر محفل لگی ہوی تھی

کافی دیر ہو گی تھی اسی لیے سارے ہی اٹھ اٹھ کر اپنے اپنے کمرے کی طرف چل دیے

پیچھے وہ چاروں رہ گے تھے اذلان خوشی سے اٹھا لیکن اس سے پہلے ہی شاہزمان نے اذلان کا ہاتھ پکڑ لیا

کدھر برخودار تینوں نے ہی ایک ساتھ مسکراتے ہوے کہا

اذلان کو خطرے کی شدید ترین بو ای

میں کچن میں جا رہا ہو کچھ پکانے کے لیے اپ لوگوں کو میرے ہاتھ کا بنا کچھ کھانا ھے تو بتا دوں اذلان نے مسکراتے ہوے کہا

اور فرار کی راہ ڈھونڈی کیونکہ وہ محل کے اندر اپنے باپ کی اجازت کے بغیر اسکے سامنے کبھی بھی غایب نہیں ہو سکتا تھا

ارے نہیں یہ نیک کام تو تم صبح کرنا ابھی ہمارا تمھاری تعریف کرنے کو دل کر رہا ھے بیٹھو اج ہم تینوں پوری رات تمھاری تعریف کریں گے یزمان نے دل جلاتی نظروں سے اذلان سے کہا

نہ تواپ تینوں مجھے باپ بننے دے گا نہ خود دادا بن پاے گے اذلان نے روہانسی اواز میں دہای تھی اور تینوں کے قہقہے بے ساختہ تھے

شاہزمان نے ہنستے ہوے اسکی پشت پر تھپڑ مارا

اوراذلان سڑا ہوا منہ لے کرو ہی بیٹھ گیا اب پتہ تو اٹھنے نہیں دے گا اسکی کمزوری جو ہاتھ میں ای ہوی تھی انکے

😊 ختم شد 😊

For more visit (exponovels.com)